DINNING AT THE MASTER TABLE

خداوند کے دسترخوان پر کھانا

خداوند کی آواز کو سننے کے متعلق سیکھنا

’’میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں اُنہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں‘‘ (یوحنا ۱۰:۲۷)۔

Learning To Hear The Voice Of The Lord

By:Dr.Paul D.Norcross

مصنف: پال ڈی نارکراس

مترجم: پاسٹر آصف ہارون (ایم۔اے۔ایجوکیشن)

کمپوزنگ: عقیل ولیم

ترتیب کار: سرافتخار شازیب

©Copyright 1997 -Paul D. Norcross All rights reserved.

Copying of this material for private or commercial gain or profit is prohibited unless prior written permission is received from the author. Short quotations of a few sentences used for private non- commercial individual or group study or book reviews is fully encouraged and no written permission is required in such cases.

All scripture is from the king James Translation unless otherwise noted. Use of lower case for satanic references is deliberate; he is under the feet of those who are led by the spirit of the Living God.

Scripture quotations marked (NIV) are from the HOLY BIBLE, NEW INTERNATIONAL VERSION ®.NIV ®.Copyright ©1973, 1978, 1984 by international Bible society. Used by permission of Zondervan Publishing House. All rights reserved. Scripture quotations marked (AMP) are taken from the The Amplified Bible, Old Testament.

Copyright © 1965, 1987, by the Zondervan Corporation. The Amplified New Testament, copyright© 1954, 1958, 1987 by The Lockman foundation. Used by permission. Scripture quotations marked "NKJV" are taken from the New King James Version. Copyright © 1982 by Thomas nelson, Inc.Used by permission. All rights reserved.

Third Printing

ISBN 978-09671353-0-4

Library of Congress Catalog Card No: 99-93178

Printed in the United States by Morris Publishing

3212 East Highway 30

Kearney, NE 68847

1-800-650-7888

انتساب

میں نے یہ کتاب خداوند میں اپنے تمام اساتذہ کے نام منسوب کی ہے۔جن میں سب سے پہلا اوراُتم نام میرے استاد خداونداورنجات دہندہ یسوع مسیح کا ہے۔اسکے بعد میں دل سے اپنے والدین مارینا اورایڈمنڈ اپنی بیوی ریٹا اورخدا کےان تمام بندےاور بندیوں کا مشکور ہوں جنہوں نے بڑی ہی محبت اورتحمل کے ساتھ خدا کی آواز کو سننے میں میری معاونت کی ہے ۔آخر میں بڑی خوشی کے ساتھ میں یہ کتاب ان ایمانداورں کے نام منسوب کرتا ہوں جو بادشاہ کی حضوری میں مالک کی میز پر کھانے کے بڑے خزانے اورمسرت کو جاننے کے مشتاق ہیں۔خدا کرے، میرا یہ حصہ خدا کے لوگوں کو غالب آ کر خداوند کے ساتھ اُسکے تخت پر بٹھائے جانے کی دعوت کا باعث بنے۔(مکاشفہ 3:21)

فہرست مضامین

تعارف

سیکشن نمبر 1: یسوع دستک دے رہا ہے۔ کیا آپ دروازہ کھولیں گے؟

1۔ میں نے خداوند کی آواز کو سننے کے متعلق کیسے سیکھا۔ 15

2۔ خداوند کیسے آپکے وسیلہ اپنی کلیسیاء کی تعمیر کر سکتا ہے۔ 27

3۔ نیم گرم کلیسیاء کے لیے زہر مہرہ۔ 37

4۔ اُس میں (مسیح) میں قائم ہونا: آپکو کیسے اپنی نبض کو جانچنا ہے۔ 57

سیکشن نمبر 2: خداوند کے دستر خوان سے من کھانا

5۔ بیٹا کیا آپ من کھانا چاہو گے؟ 67

6۔ زندگی کی روٹی کھانا: کیسے خداوند کی خدمت کی جائے۔ 81

7۔ اُسکی آواز سننے میں پُر اعتماد ہونا۔ 101

8۔ خداوند کے اچھے دوست بننا۔ 121

سیکشن نمبر 3: خداوند راہ سے واقف ہے۔

9۔ دھوکا بمقابلہ مکاشفہ: فرق کیسے معلوم کیا جائے۔ 133

10۔ ایماندار کیسے بدروح گرفتہ ہوتے ہو سکتے ہیں؟ کیسے ایماندار بدروحوں کے قبضہ میں آ سکتا ہے۔ 151

11۔ خداوند کی راہ۔ 163

12۔ روح القدس کی معرفت دس اسباق۔ 189

تعارف

متسو کو یونیڈا زیادہ دیر تک خداوند کی آواز کو نظر انداز نہ کر سکی کیونکہ تین ماہ تک (خدا) اُسے شہر چھوڑ کر پہاڑیوں کی طرف بھاگ جانے کی تاکید کرتا رہا۔ اُسکے باطن میں خداوند کا اصرار پُرزور تھا۔ وہ جان گئی کہ ضرور ہے وہ تاخیر نہ کرے۔ متسو کو نے اپنے بچوں کو ساتھ لیا اور اپنی نند کو تفصیل سے وہ سب بتا دیا جسکا خداوند نے اُسے حکم دیا تھا۔ اُس شب اُس نے پہاڑوں میں رات گزارنے کیلئے جگہ تلاش کی۔ اگلی صبح ہیروشیما شہر فنا ہو گیا۔

خداوند کی آواز پر بھروسہ کرنا

متسو کو نے خداوند کی آواز پر بھروسہ کرنا سیکھا تھا۔ اُس نے خدا کی آواز کو پہچان کر اور اُسکی تابعداری کرنیکے وسیلہ اُس (خدا) کے ساتھ اپنا تعلق قائم کیا۔ ہیروشیما میں اور بھی مسیحی موجود تھے لیکن خداند کسی کا طرف دار نہیں ہے (رومیوں 2:11 , افسیوں 6:9)۔ اُس (خدا) نے یقیناً کوشش کی کہ اُس کے تمام بچے اُس کے کلام پر کان لگائیں مگر اُن میں کچھ نے انکار کر دیا۔

,,سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ (امثال 3:5)

لفظ ''توکل'' کا مطلب ''اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا، سپرد ہونا'' ہے ۔ جب ہم خداوند پر بھروسہ کرتے ہیں تو ہم اُسکے حضور اپنے دل کا حال کھول کر بیان کرتے ہیں۔ ہمیں خداوند کی آواز سننے کیلئے رضامند ہونا چاہیئے تا کہ وہ ہمارے راستے سیدھے بنائے ۔ بہتیرے مسیحی اپنے مصائب کو لے کر خداوند کے حضور آتے ہیں اور اُنکی ناقابل برداشت فکریں اُنہیں خداوند کی سمت نصیحت، تعلیمات اور صلاح سے روک دیتی ہیں۔

خداوند کی پرستش اور ستائش کی فکر کرنے کی بجائے انسان کی اپنی فکرمندی کمزور نتائج کا سبب ہے۔ دُکھ سے بھرا ہوا دل شکایات والی کیلئے دُعا کرتا ہے جبکہ ستائش سے بھرپور دل خدا کے حضور اُن مسائل سے چھٹکارے اور نتائج کیلئے مسلسل اُسکی مہما گاتا رہتا ہے۔

وہ دل جس میں مسائل ڈیرہ لگائے ہوئے ہیں وہاں خدا اور اُسکی مسائل سے چھٹکارا بخشنے والی قدرت کیلئے کوئی جگہ نہیں ہوتی ۔ یہ عاجزی کا نہیں بلکہ فخر کا نتیجہ ہے۔ دوسری طرف، ایک حمد و ستائش کرنیوالا دل فروتن ہے۔ خدا گھمنڈ کی مذمت کرتا ہے اور اُسکا (خدا) کا فضل فروتنی کی حمایت کرتا ہے (1۔ پطرس 5:5-6) وہ لوگ جو اُسکے میعار (حمد و تعریف اور شکر گزاری) کے مطابق اُسکے حضور آتے ہین نہ کہ اپنے میعار (خود نمائی، ناشکری) کے مطابق، اُن کی مانند ہین جن پر زیادہ فضل ہُوا۔ خدا را آپ کہیں غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائیں۔ خدا اپنے لوگوں کی آہ و پُکار سُنتا ہے! فقط اُسکی آواز اور محبت بھری رفاقت ہی اس قابل ہے کہ دلوں میں سرایت کر کے اُنہیں ستائش کے لئے تیار کرے۔

تا ہم کیسے مسیحی خداوند کے ساتھ اپنا رشتہ قائم کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ وہ سیکھتے ہیں کہ کیسے وہ (خدا) اُنکی روح میں کام کرتا ہے؟ پولس رسول نے اپنی تبدیلی کے بعد اکیلے ہی خداوند کے ساتھ عرب میں ابتدائی تین سال گزار کر کیا۔ یسوع مسیح نے چالیس دن بیابان میں گزار کر سیکھا کہ کیسے ہمارے باپ (خدا) نے اُسکی زندگی میں کام کیا۔ جب ہم اُسکی قربت حاصل کرنے کے متعلق سیکھتے ہیں تو اسکا طریقہ خداوند آپ ہمیں سیکھاتا ہے۔

اُسکی قربت حاصل کرنا۔

اُسکی قربت کو پالینے کے بہترین طریقہ کا آغاز میں جانتا ہوں کہ ہر روز باپ کے حضور میں پرستش کے وسیلہ وقت گزار جائے۔

جب آپ ایمان سے اُسکے حضور آتے ہیں تو آپکو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ آپ یسوع مسیح کی رفاقت میں گھرے ہوتے جارہے ہیں اور وہ آپکو بے شمار سمتیں مہیا کریگا۔

''شکرگزاری کرتے ہوئے آسکے پھاٹکوں میں اور حمد کرتے ہوئے اُسکی بارگاہوں میں داخل ہو''۔(زبور100:4)

خداوند کے پھاٹکوں اور بارگاہوں میں داخل ہونے سے مُراد ہیکل کا پاک ترین مقام ہے جہاں عہدِعتیق کے مطابق خدا سکونت کرتا تھا۔سال میں ایک مرتبہ سردار کاہن پاک ترین مقام میں داخل ہوتا اور خدا سے رفاقت کرتا۔اگر کاہن کی زندگی میں گناہ ہوتا تو وہ اندر جاتے ہی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔آج یسوع کے حضور اعتراف کر کے اُسے خداوند قبول کرنے کے نتیجے میں ہم اُسکا مسکن بن جاتے ہیں اور اُسکی کلیسیاء میں شامل ہوجاتے ہیں۔لیکن جب ہم اُسکے حضور اپنے گناہوں سے توبہ،ستائش اور شکرگزاری کے ساتھ نہیں آئینگے تو اُسوقت تک اُسکی گہری رفاقت سے لُطف اندوز نہیں ہو پائینگے۔

آج ہماری حمدوتعریف ہمارے ہونٹوں کی قربانی ہے۔شکرگزاری سے بھرپور دل خداوند کی قُربت پانے کیلئے کُھل جاتا ہے اور وہ (خدا) ہماری روح میں دھیمی اور خفیف آواز میں کلام کریگا(متی25۔7:18) یہ اُن مسیحیوں کے لئے سنجیدہ سچائیوں پر مشتمل ہیں جنہوں نے ہمارے خداوند یسوع مسیح اور آسمانی باپ کی آواز کو سُننے کے متعلق نہیں سیکھا۔

''مجھ سے اے خداوند اے خداوند! کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اُس دن بہتیرے مجھ سے کہینگے اے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوّت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت معجزے نہیں دکھائے؟۔ اُس وقت میں اُن سے صاف کہدونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔اَے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پس جو کوئی میری باتیں سُنتا اور اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس عقلمند آدمی کی مانند ٹھہریگا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا۔ اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر ٹکریں لگیں لیکن وہ نہ گرا کیونکہ اُسکی بنیاد چٹان پر ڈالی گئی تھی۔ (متی21.25 :7)

رومیوں9.10 :10)

'' کہ اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونیکا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو نجات پائیگا۔ کیونکہ راستبازی کے لئے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کیلئے اقرار مُنہ سے کیا جاتا ہے

1۔کرنتھیوں19 :6

'' کیاتم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کا مقدِس ہے جو تم میں بسا ہُوا ہے۔ اور تم کو خدا کی طرف مِلا ہے؟ اور تم اپنے نہیں۔

افسیوں 22 ۔2:21

''اُسی میں ہر ایک عمارت مل مِلا کر خداوند میں ایک پاک مقدِس بنتا جاتا ہے۔ اور تم بھی اُس میں باہم تعمیر کئے جاتے ہو تا کہ روح میں خدا کا مسکن بنو۔

عبرانیوں 15 :13

''پس ہم اُسکے وسیلہ سے حمد کی قربانی یعنی اُن ہونٹوں کا پھل جو اُسکے نام کا اقرار کرتے ہیں خدا کے لئے ہر وقت چڑھایا کریں۔

1۔پطرس 9 :2

'' لیکن تم ایک برگزیدہ نسل۔ شاہی کاہنوں کا فرقہ۔ مقدس قوم اور ایسی اُمت ہو جو خدا کی ملکیت ہے تا کہ اُسکی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بُلایا۔

خداوند کے حضور وقت گزارنا

ہم کیونکر اُسکے (خداوند) لبوں کے کلام کو سُن کر اُس پر عمل کر سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُسکی رفاقت میں وقت نہیں گزارتے؟ اگر ہم باقاعدگی سے خداوند کے دسترخوان پر کھانا کھانے میں وقت نہیں گزارتے تو پھر کیسے ہم اُس (خداوند) سے واقف ہو سکتے ہیں (یعنی تجربہ کے ذریعے جاننا) تا کہ وہ ہمیں یہ نہ کہے '' میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی'' یعنی میرا تمہارے ساتھ کبھی کوئی تعلق یا واسطہ نہ تھا؟

ایسے ہی خیال کا اظہار اعمال 3 میں ہُوا ہے جب پطرس کے ردعمل سے متاثر ہونے والے اسرائیلی لوگ اُس لنگڑے شخص کی شفاء پر حیرت زدہ ہوئے جو خوبصورت دروازے پر بیٹھا ہُوا تھا۔

'' پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اِس طرح خدا کے حضور سے تازگی کے دن آئیں۔ اور وہ اُس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہُوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت رہے جب تک وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جنکا ذکر خدا نے اپنے نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کریگا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اُسکی سُننا۔ اور یوں ہوگا کہ جو شخص اُس نبی کی نہ سُنیگا وہ اُمت میں سے نیست و نابود کر دیا جائیگا۔ بلکہ سیموئیل سے لیکر پچھلوں تک جتنے

نبیوں نے کلام کیا اُن سب نے اِن دنوں کی خبر دی ہے۔" (اعمال 24 ۔3:19)

میں پطرس کے خطاب کی اِن آیات کو پڑھتا کرتا اور اندازہ لگاتا ہوں کہ اِن سب کو یسوع نے اپنی زمینی زندگی کے دوران پینتیکوست سے پہلے پورا کیا تھا۔لیکن اکیسویں آیت تمام چیزیں واپس دینے کا حوالہ دیتی ہے (اپوکیٹا سٹیس جسکا مطلب '' قدیم ریاست کی بحالی ہے'')۔ یہ بحالی ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوئی تاہم اعمال 3 باب کی یہ آیات آج بھی پوری ہو رہی ہیں۔میرا موقف یہ ہے کہ یسوع آج بھی ایمانداروں سے کلام کر رہا ہے اور ہمیں اُسکی آواز کو سُنتا رہے۔آج ہمیں فقط وہی نہیں سُننا جو کتاب مقدس میں رقم ہے بلکہ وہ سب بھی جو وہ (خداوند) ہمیں فرمائے گا۔

'' دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہُوا کھٹکھٹاتا ہوں۔اگر کوئی میری آواز سُن کر دروازہ کھولیگا تو میں اُسکے پاس اندر جا کر اُسکے ساتھ کھانا کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ۔" (مکاشفہ 3:20)

شاید آپ اِن اُصولوں سے واقف ہوں اور شخصی طور پر ماضی میں ایمانداری سے اِنکا اطلاق کر کے مستفید ہوئے ہوں لیکن کسی نہ کسی طرح آگ بُجھ چکی ہے۔کیونکہ روزانہ کے معمولات اور کام کی کثرت کے باعث آپ خداوند کے حضور علیحدگی میں وقت گزارنے سے قاصر ہیں۔بے شک ایسا ہوتا ہے! شیطان اِس میں مصروف رہنے کی کوشش کرتا ہے۔لہٰذا آپ ایسی صوتحال میں کیا کر سکتے ہیں؟

آپ خداوند کی مدد سے آگ جلا سکتے ہیں۔

اکثر میں ٹھنڈے موسم میں نیچے تہہ خانہ میں جا کر سب سے پہلے لکڑیاں آتش دان میں ڈال کر آگ لگا دیتا ہوں جس سے ساری رات انگارے دہکتے ہیں اور پھر نئی لکڑیاں ڈالی جائیں ہیں بعض اوقات میں پُرانی راکھ کو کُھرچ کر باہر نکالتا ہوں اور پھر سُوکھی لکڑیوں سے آگ جلاتا ہوں۔مجھے انگارے دہکانے کیلئے پُھونک مارنا پڑتی ہے اور سُوکھی لکڑی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تاکہ وہ آگ پکڑ سکے۔دوسرے الفاظ میں، میں یہ سارا عمل شعلے جلانے کے لئے کرتا ہوں۔چند کوئلوں کی تمتماہٹ زیادہ حرارت پیدا نہیں کر سکتی۔ہمیں ہر روز خداوند کے ساتھ منسلک رہنا ہے تاکہ ہماری آگ جلتی رہے۔ہم میں سے کچھ سارا دن ٹھنڈے آتش دان کے پاس رہنے کے بعد خیال کرتے ہیں کہ آخر کیا وجہ ہے کیوں وہ خود کو خداوند سے دُور محسوس کرتے ہیں،

کچھ لوگ روحانی لوگوں کو فون کرنے کے وسلے اپنی روحانی گرمائی میں اضافہ کرتے ہیں۔ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے پاؤں زور سے زمین پر مار کر کہتے ہیں کہ اُنکا روحانی درجہ حرارت نیچے گر رہا ہے۔وہ چُستی سے اپنے بازؤوں پر سے سرد مہری کو اَن گنت گواہیاں پڑھنے کے وسیلہ ختم کرنیکی کوشش کرینگے یا پھر اپنے آپکو کسی ایماندار کے ساتھ محدود سیمنیاروں میں شمولیت

کے ذریعے خود کو گرم رکھنے کی جدوجہد میں رہتے ہیں۔ ایسے لوگ ٹھنڈی آہ بھرتے اور حیران ہوتے ہیں کہ خداوند کی آگ کہاں گئی؟ یہ سب اِس لئے ہُوا کیونکہ وہ ہر صبح اُسکے (خداوند) کے حضور اپنے آتش دان میں آگ جلانا بھول گئے۔

شعلوں کے ظہور کیلئے ہمیں اچھی لکڑیاں یعنی عاجزی کے ساتھ گناہ کا اعتراف کرنے کی ضرورت ہے (1۔ یوحنا9 :1) اور پھر جلد آگ پکڑنے والی سُوکھی لکڑی (پرستش اور ستائش) کو آتش دان میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں شعلوں کے لئے پھُونک مارنا ہوتی ہے۔ شاید آہستہ سے یا پھر جوش وولولہ سے۔ خداوند کی رہنمائی کے مطابق اور چاہے آگ بُجھ بھی جائے تو بھی ہمیں اپنے آپکو خداوند کے شعلہ کی گرمائی سے تازہ دم رکھنے کی ضرورت ہے۔ (تو بالکل اِسی 2 طرح مجھے اپنے لکڑی کے آتش دان کی ہر صبح صفائی کرنا پڑتی ہے) (اگر میں یہ توقع کروں کہ 1 میرا دن گرم گزرے)۔ یسوع نے ایسا ہی کیا۔ کیا ہمیں نہیں کرنا چاہیئے؟

" اور صُبح ہی دن نکلنے سے بہت پہلے وہ اُٹھ کر نِکلا اور ایک ویران جگہ میں گیا اور وہاں دُعا کی"۔ (مرقس1:35)

خدا آپکو مزید ہدایات دینے کے لئے آپکے دل پر دستک دے رہا ہے۔ وہ آپکے آتش دان کو حرارت پیدا ہونے کیلئے الگ کرتا ہے۔ وہ (خدا) موسٰی، ابرہام یا سیموئیل پر نہیں چلایا تھا بلکہ اُس نے موسٰی کی توجہ جلتی ہوئی جھاڑی کی طرف مبذول کی۔ موسٰی نے اپنا جوتا اُتارا اور دھیان لگایا۔ ابرہام خاندانی کاروبار کے آرام کی خاطر حاران میں رہا ہوگا اور سیموئیل ہر دفعہ خداوند کی آواز کو نظر انداز کر کے سو جاتا ہوگا۔ حننیاہ خداوند کے کلام کو نظر انداز کر کے جو خداوند نے اُسے مستقبل کے رسول پولس کی خدمت کے متعلق کیا مسلسل اپنے کاروبار کی نگرانی کرتا ہوگا۔

متسو کو یونیڈا ایک صُبح خداوند کے حضور سے یہ سننے کے لئے نہیں اُٹھی تھی کہ کیا ہونیوالا ہے۔

اِن تمام لوگوں نے خداوند کو اپنا بہترین دوست بنانے کیلئے اُسکے ساتھ تعلق قائم کیا۔ ایسا کرنے سے، اُنہوں نے خداوند کی آواز پر بھروسہ کرنا سیکھا۔ ایسا بھروسہ عمومی سیاحت کے ذریعے قائم نہیں ہوتا۔ دل سے دل کے سرعام اظہار کی بنیاد پر قائم ہونیوالا رشتہ بھروسے کو جنم دیتا ہے۔ یسوع مسیح کے ساتھ کثرت کی رفاقت کیوں نہیں؟

"میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں اُنہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں" (یوحنا10:27)

یوحنا10:27 میں استعمال ہونیوالا لفظ "جاننا" وہی لفظ ہے جو متی 7:23 میں بھی استعمال ہُوا ہے۔ اِسکا مطلب ہے تجربے سے جاننا یعنی تعلق ہونا۔ وہ جو چرواہے کی آواز سے ناواقف ہیں وہ اُسکے ساتھ تعلق بھی قائم نہیں کر پاتے۔ ایک عام اصطلاح ہے کہ کم درجے کی آگ کی شدت سے نیم گرم انگارے نکلتے ہیں۔ بھیڑ کے لئے ضروری ہے کہ چرواہے کی آواز کو سُنے۔

ہم سب طرزِ زندگی میں مصروفیت کے باعث آزمائے جاتے ہیں۔ ہم اُسکے (خداوند) دل کے آتش دان سے نکلنے والی آگ

یعنی اُسکی صلاح سے گرمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ہم اُسکے دسترخوان پر ایک مکمل کھانا کھانا چاہتے ہیں لیکن اِسکی بجائے اگر ہم بالکل نیچے زمین پر بیٹھ جائیں تو یہ معمولی کھانے کے مترادف ہَے۔

خدا ہمارے لئے اِس آگ کو نہیں جلائے گا۔دراصل یہ ہمارا کام ہے کہ ہر صُبح یہ کریں۔مگر اُسکے (خداوند) حضور تنہائی میں وقت گزارنا کیسی شادمانی کی بات ہے جیسا کہ وہ ہماری چھوٹے چھوٹے انگارے دہکانے میں مدد کرتا اور ہر روز روحانی آگ جلانے میں ہمارا معاون ہوتا ہَے۔وہ کلام جو وہ اپنے آتش دان میں سے ہم سے کرتا ہے اُس میں مکاشفاتی کلام شامل ہو کر اُسکی (خداوند) کلیسیاء تعمیر کرنے میں ہماری مدد کرے گا (متی 19-16:13) اور جہنم کے دروازوں کو اِس پر غالب آنے سے روکے گا۔اِس طرح ہم روزانہ اپنا مکاشفاتی مَن حاصل کرینگے۔اِسی طرح ہم اُس (خداوند) میں اُسکے دسترخوان پر آنے کے لئے بڑھیں گے۔

"(میری 1 دعا ہے کہ) (خدا ہر روز اپنے بیٹے کو آپ 3 پر ظاہر کرتا رہے) (جیسے جیسے آپ اپنی 2 روح میں اُسکی آواز کی پہچان کے متعلق سیکھیں اور حمد و ثناء کے وسیلہ اُس تک رسائی حاصل کریں)۔

خداوند کی ذمہ داری

کوئی بھی شخص خداوند کی خاص رہنمائی کے بغیر کسی کو کتابِ مقدس کی تعلیم دینے کی ذمہ داری نہیں لے سکتا۔پیغام کی غلط فہمی کے نتائج دونوں قاری (پڑھنے والا) اور مُصنف (لکھاری) کے لیے خطرناک ہیں حتٰی کہ اِسی اثناء میں کوئی ایک شخص خداوند کے حضور نقصان اُٹھائے گا۔یہ میرے نزدیک یہ بات بہت دلچسپ ہے جسے خُدا کے لوگوں کے لئے اِس کتاب میں پیش کر رہا ہوں۔ہم سب اپنے خداوند اور نجات دہندہ کی قربت پانا چاہتے ہیں تاکہ اُسکے حوصلہ افزاء تسلی بخش اور تنبیہ کرنیوالے کلام کو سُنیں جو وہ بطور خداوند، منصف، شفاعت کرنے والا اور بڑا بھائی ہم سے کرتا ہے۔

تاہم اُسکے کچھ بچے (ایماندار) شاید خداوند کے ساتھ گہرے تعلق کی حقیقت اور تصور سے بے بہرہ رہتے ہیں۔جب کسی ایماندار کو خداوند کے حضور سے کوئی مکاشفہ ملتا ہے تو اسے پُر جوش پا کر گواہی سُننے والا اپنے اندر ایک جھٹکا محسوس کرتا ہے کہ ''آخر خداوند میرے ساتھ اِس طرح سے کلام کیوں نہیں کرتا؟'' اِسکا جواب آتش دان میں موجود ہے۔جونہی آپ خداوند کی رفاقت میں آئیں گے روحِ اقدس آگ جلانے میں آپکی خود راہنمائی کریگا۔

لیکن سیکھنے کے اِس عمل میں ایک اشارہ اپنے آپ سامنے آتا ہے کہ کیسے خداوند کی آواز کو سُنا جائے: اپنا میعار بنانے کے لئے کسی دوسرے شخص کے تجربہ کو مت اپنائیں۔جو کچھ اِس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔وہ کلامِ مقدس میں میری صلاحیت پر مبنی ہے (جیسا کہ خداوند نے میری راہنمائی کی)۔گو میں کلامِ مقدس کی تعلیمات کے متعلق پُر اعتماد ہوں اور خداوند کے حضور

اِنہیں اور گہرائی سے سیکھنے کا مشتاق ہوں۔ تاہم اِس کتاب میں میرے اور دوسرے خُدام کے تجربات کو خدا کے زندہ کلام پر ترجیح دینے کی ضرورت نہیں ہَے۔ کلامِ مقدس اور تجربات کبھی آپس میں گُھل مِل نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ فرض کر لینا کہ خداوند آپکی زندگی میں بالکل اُسی طرح کام کرے جس طرح کسی دوسرے شخص کی زندگی میں کرتا ہے تو آپ بہت جلد روحانی مایوسی کا شکار ہو جائیں گے۔ روح القدس کو موقع دیں کہ وہ آپکی راہنمائی کرے کیونکہ اُسکا بھیجا جانا اِسی بات کی علامت ہَے۔

دوسری اہم بات یہ ہَے کہ خدا اپنے لوگوں کے ساتھ رابطے کے کس ذریعے کو استعمال میں لاتا ہے۔ ظہورِ مکاشفہ کے بہت سے طریقے ہین۔ کچھ لوگوں کے ساتھ خداوند خوابوں اور رویا کے ذریعے کلام کرتا ہے۔ کچھ لوگ شاید تنہائی میں خداوند کے ساتھ وقت گزارنے سے مکاشفہ حاصل کرتے ہیں۔ کچھ لوگ واضح تصاویر دیکھتے ہیں کچھ ایماندار سیکھتے ہیں کہ مکاشفہ کا حصول باطنی پہچان، اُنکی روح میں ایک واضح یقین دھانی کے ذریعے ہوتا ہَے۔ تاہم کچھ لوگوں کا یہ ماننا ہے کہ مکاشفہ کا حصول ضمیر کی آواز پر ہے اور شاید بہت کم لوگ ایک خفیف آواز کے ذریعے مکاشفہ حاصل کرتے ہیں جسے اندرونی نہیں بلکہ بیرونی طور پر سُنا جاتا ہَے۔

اِس کتاب میں آج خدا کے اپنے لوگوں کے ساتھ رابطے کے اَن گِنت طریقوں کی فہرست تو موجود نہیں ہے بلکہ یہ کتاب ایمانداری سے خداوند کے ساتھ مُنسلک رہنے اور اُسکے دسترخوان پر اُسکی قُربت میں کھانے اور لطُف اندوز ہونے کے متعلق سیکھنا ہَے۔ خداوند کی آواز کو سُننے اور اُسکے ساتھ گہری رفاقت رکھنے سے اپنی برکات کو ذخیرہ کریں۔ لہٰذا اِس کتاب کا تعلق اِس بات سے نہیں ہے کہ کیسے خداوند گاہے بگاہے آپکی مصروف طرزِ زندگی میں شامل ہوتا ہے یا کن طریقوں سے رابطے کو ممکن بناتا ہے بلکہ اِس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ اُس شخص کی طرزِ زندگی خداوند میں نشو ونما پائے جو دیانتداری اور باقاعدگی سے اُسکے حضور داخل ہونے اور اُسکے مکاشفاتی من کی بہتات پر نظریں جمائے رکھتا ہے جو خداوند کے حضور سے جاری ہَے۔ اِس کتاب کا مقصد تجربہ کی نہیں بلکہ تعلق کی جستجو ہَے۔

خدا آپکو اِس کتاب کو پڑھنے اور غور وخوض کرنے کے وسیلہ کثرت کی برکت دے۔ میری دِلی آرزو ہے کہ یہ کتاب خداوند کے ساتھ رفاقت کو مزید بڑھانے میں آپکی مدد کرے جو ہمیشہ آپکے دل کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہَے۔ جسکی بڑی خواہش ہے کہ وہ اپنے دسترخوان پر آپکے ساتھ بیٹھے اور ہر روز آپکے ساتھ اپنے گہرے بھیدوں اور رویا کو بانٹے۔

سیکشن نمبر 1 یسوع کھٹکھٹا رہا ہے کیا آپ دروازہ کھولیں گے؟

پہلا باب کیسے میں نے خداوند کی آواز سُننے کے متعلق سیکھا؟

دسمبر ۱۹۷۵ء میں میری اور ریٹا کی شادی ہوئی۔ چند ہفتوں بعد ہم معمول کے مطابق اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ ریٹا موسمِ بہار کے سمیسٹر کیلیئے نرسنگ سکول چلی گئی اور میں اپنی نیوی ٹرینگ کیلیئے۔ موسمِ بہار میں مجھے ایک چھوٹے جنگی جہاز کا توپ سازی آفسر مقرر کیا گیا۔ مئی ۱۹۷۶ء میں نورفوک ورجینا میں مَیں نے اور ریٹا نے اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز کیا۔ ۶ جون کو بحری جہاز نے سمندر کے عین درمیان میں چھ ماہ کے لئے صف بندی کی۔ ہم سمندر کے پانی میں رہتے ہوئے اُسوقت تک دُعا کرتے رہے جب تک جہاز محفوظ مقام پر پہنچ نہ گیا۔ لہٰذا مقررہ دن ہم پُل کے پایہ پر پہنچ کر اِتنے پُرسکون ہوئے جیسے ہمیشہ کے لئے شادی کے بندھن میں بندھ گئے ہوں۔

چند دنوں کے بعد ۲۰ آدمیوں کی تقسیم کے ساتھ گھنٹوں گھنٹے طویل کام کرنے اور رات بھر پُل پر پہرہ دینے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ اگر میں نے کلامِ خدا کے ساتھ رفاقت نہ رکھی تو میں روحانی طور پر مر جاؤنگا۔ اُس دن میں نے خُدا سے درخواست کی کہ کوئی شخص کے ساتھ میری رفاقت ہو۔ اُسی سہ پہر دورانِ ڈیوٹی میری گفتگو میرے ایک ساتھی ملاح سے اُس مقام پر ہوئی جہاں جنگ کے متعلق معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ ہم نے اپنی ڈیوٹی کے اختتام پر مسلسل دو راتیں دیر تک خدا کے کلام کو سیکھا اور جو کچھ خدا نے اُسے سکھایا اُسکے متعلق وہ پُر جوش تھا۔

اُنہی دِنوں میں وہ وقت بھی آیا جب میری ''ماؤس'' سے ملاقات نہیں ہوئی تھی جیسا کہ تمام عملہ اُسے اِسی نام سے پُکارتا تھا۔ ملاقات کے مقررہ وقت سے پانچ منٹ بعد بھی وہ دکھائی نہ دیا اور میں اِس بات پر حیران ہو رہا تھا۔ اُس چھوٹے سے توپ سازی دفتر میں میں نے کتابِ مقدس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ جلد ہی دروازے پر دستک ہوئی اور ماؤس اپنے ایک دوست کے ساتھ اندر داخل ہُوا جو بعد میں ہماری ابتدائی رفاقت کا گواہ ٹھہرا۔ ہماری پہلی رفاقت کا آغاز ہُوا!

سال کے اختتام پر خداوند نے اِس آغاز کی تین سرگرم رفاقتوں پر بنیاد رکھی جس میں تیس (۳۰) سے زائد زبردست مقدسین

موجود تھے۔ یہ سب کچھ آسان نہیں تھا۔ کام کا مطالبہ یہ تھا کہ ہمیں اکثر ہفتے میں سات دن اور دن میں بیس گھنٹے یا اِس سے بھی زیادہ کام کرنا پڑتا تھا۔ رفاقت میں موجود ہر شخص کی مختلف ذمہ داری تھی۔ کسی بھی کام کے لئے وقت نکالنا ناممکن تھا۔ میں نے جلد ہی ہر رفاقت میں خداوند کے حضور سے یہ پوچھنے کے متعلق جان لیا کہ اگلی رفاقت کب ہونی چاہیے۔ اُس نے ہمیشہ متاثر کردینے والا جواب دیا اور ہمارے لئے وہ وقت مقرر کیا جب ہر شخص رفاقت میں شامل ہوسکتا تھا۔ بعض اوقات ہم ہفتے میں فقط ایک ہی رفاقت کر پاتے اور کبھی کبھار چار سے پانچ دفعہ بھی۔ لیکن جب بھی میں نے خداوند سے پوچھا اُس نے مجھے جواب دیا۔ میں نے سیکھا کہ مشکل وقت میں خداوند سے دریافت کرنا ہمیشہ پھل دار ثابت ہوتا ہے۔ فقط میری اپنی سوچ سے کیے گئے فیصلے کے بہترین نتائج اخذ نہیں ہوئے بلکہ خداوند پر بھروسہ کرنے سے۔

اُسکی آواز کو سُننا:

ایک رات خاص طور پر بڑی یادگار تھی۔ جب آدھی رات کے قریب میری پُل پر پہرہ دینے کی ڈیوٹی ختم ہوئی لیکن پھر بھی میں سو نہ سکا۔ اپنی ڈیوٹی کے دوران میں قریب چار گھنٹے مسلسل غیر زبانوں میں دُعا کرتا رہا اُس تمام وقت میں سمندر پُرامن رہا اور بحری جہاز بھی قریب قریب نظر نہیں آرہے تھے۔ تاہم خدا کی کامل تعریف کرنے اور مسیح میں اپنے بھائیوں (جن کے ساتھ میری رفاقت تھی) کیلئے جو نیچے عَرشہ جہاز پر موجود تھے دُعا کرنے کا بہترین موقع تھا۔ ڈیوٹی کے اختتام پر میں اُوپر کے عَرشہ جہاز کی طرف بڑھا اور سونے سے پہلے خداوند سے بات چیت کی۔

میں نے ایک بولرڈ (Bollard) پایا اور اُس پر بیٹھ گیا۔ بولرڈ ایک بڑا پائپ ہے جسے عرشہ کے ذریعے جوڑا گیا اور اُس پر 24 انچ اُونچی ایک سٹیل پلیٹ لگائی گئی۔ اِس کو لنگر کی لائنوں کے ساتھ منسلک کیا جاتا جہاں جہاز کو پایہ کے ساتھ مضبوطی سے باندھا جاتا تھا۔ یہ بولرڈ ہر جہاز کے لنگر انداز ہونے والی لائنوں کے اگلی جانب بنائے گئے تھے اور اِن پر ایک طرف بیٹھ کر سمندر کا نظارہ کرنے کیلئے ایک آرام دہ سیٹ بنایا گیا ہے۔ بولرڈ پر بیٹھ کر سمندر کا نظارہ کرنا بالکل ویسا ہی ہے جیسا مشرقی رسم کے مطابق شاہ بلوط کے درخت کے نیچے بیٹھنا۔ یہ ایک مصروف ماحول کے اندر پُرامن مقام کا عکس پیش کرتا ہے۔

اگرچہ وہاں عملے کے کئی دوسرے اراکین اور ایک افسر تھے جسے نئے سِرے سے پیدا ہونے کا تجربہ حاصل تھا لیکن اُسوقت اُن میں سے ایک بھی وہاں موجود نہ تھا جس سے میں رفاقت کرسکتا۔ تاہم اُس رات بولرڈ پر بیٹھے ہوئے میں نے ایک ایسی بات سیکھی جسے میں کبھی نہیں بُھولوں گا۔

میں نے اپنے دل کو خدا کے حضور فروتن کرنا شروع کیا۔ میں نے اپنی بیوی ریٹا کے متعلق اُداسی محسوس کی اور کئی ہفتے سمندر پر گزارنے کے باعث تھکان بھی۔ میں شکرگزار تو تھا مگر تھکاوٹ سے بھی چُور تھا۔ خدا کے ساتھ گفتگو کے دوران میں نے اپنے

زندگی مین کبھی ایسا نہ دیکھا تھا۔ اُسی گھڑی میں نے خاموشی میں جو آواز سُنی میں جانتا تھا کہ وہ میری اپنی سوچیں یا خیالات نہ تھے، خداوند نے فرمایا ''پال' کیا تو آسمان کے ستاروں کو دیکھتا ہے؟ کیا تو چاند کو دیکھتا ہے؟ اور پھر اُس نے فرمایا کہ ''اُنہیں میں نے تمہارے لئے آسمان پر قیام بخشا ہے''۔

میں اور خاکسار ہُوا۔ دراصل خدا میری حوصلہ افزائی کر رہا تھا کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ ہے یہ کہ میری زندگی اُسکے نزدیک بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ میں زبور ۶۔۱:۱۹ سے واقف تھا کہ ستارے اور سیارے اپنی حالت میں رہتے ہوئے مخصوص مقصد کے لئے خدا منصوبے کا اعلان کر رہے تھے۔ تاہم یہ ہرگز نہیں جانتا تھا کہ وہ میرے اور خدا کے تمام لوگوں کے لیئے کتنے خاص تھے ۔لیکن سب سے اہم بات یہ تھی کہ میں پہلی دفعہ خداوند کی واضح آواز سے واقف ہُوا۔ گو اب میں خداوند کے حضور ہر روز وقت گزارتا ہوں لہٰذا آج بھی اُسکی آواز میرے لیئے وہی بیش بہا خزانہ ہے جتنی کہ اُس رات تھی، خدا کی محبت کا یہ واقعہ اُن یادگار قیمتی لمحات میں سے ایک ہے جو خدا میرے لیئے رکھتا ہے۔ متی کی انجیل 10/30 اور لوقا 12/7 میں یوں مرقوم ہَے کہ خداوند نے ہمارے سر کے بال گِنے ہوے ہیں۔ کیا وہ آپکی خوشی اور غمی دونوں حالتوں میں لاتعلق ہوسکتا ہے؟

''اے خداوند! تُو نے مجھے جانچ لیا اور پہچان لیا۔ تو میرا اُٹھنا بیٹھنا جانتا ہے۔ تُو میرے خیال کو دُور سے سمجھ لیتا ہَے۔ تُو میرے راستے کی اور میری خوابگاہ کی چھان بین کرتا ہَے اور میری سب روشوں سے واقف ہے۔ دیکھ! میری زبان پر کوئی ایسی بات نہیں جسے تُو اے خداوند! پورے طور پر نہ جانتا ہو۔ تُو نے مجھے آگے پیچھے سے گھیر رکھا ہے اور تیرا ہاتھ مجھ پر ہے۔ یہ عرفان میرے لئے نہایت عجیب ہے۔ یہ بلند ہے۔ میں اِس تک پہنچ نہیں سکتا۔ میں تیری روح سے بچ کر کہاں جاؤں یا تیری حضوری سے کدھر بھاگوں؟ اگر میں آسمان پر چڑھ جاؤں تو تُو وہاں ہے۔ اگر میں پاتال میں بستر بچھاؤں تو دیکھ! تُو وہاں بھی ہَے۔ اگر میں صبح کے پر لگا کر سمندر کی انتہا میں جا بسوں تو وہاں بھی تیرا ہاتھ میری راہنمائی کریگا اور تیرا دہنا ہاتھ مجھے سنبھالے گا۔ (زبور 10-1 : 139)

دُعا کی تاثیر

میں اس حقیقت کو جان گیا ہوں کی دعا کے وسیلہ بے جان چیزیں بھی حرکت میں آجاتی ہیں! مثال کے طور پر توپ خانہ ڈویژن پر میرے پیش رو جسکا عرف نام لیفٹیننٹ جنرل بُوم فلپ تھا۔ اکثر جب پانچ اِنچ بیرل کی بندوق سے گولی نکلتی تو چھوٹا بٹن خراب ہو جاتا اور گولی بیرل سے باہر نہیں نکل پاتی تھی۔ ہر کوئی توقع کرتا تھا کہ گولی چلے اور دھماکہ ہو لیکن صرف ایک ہلکی سی آواز آتی تھی۔ جہاز نیا تھا اور ۱۰۰ پوائنٹ سکیل پر 60% اور 70% کے سکور کا مشقی گولہ باری کا مقابلہ تھا۔ جب میں نے توپ خانے کا چارج سنبھالا تو توپ خانے کی بحالی کا عملہ وہاں ہی تھا لیکن اُنکے مقابلے میں میرا انوکھا کام دُعا ہی تھا۔

باطن میں خدا کی آواز کو سُنا کہ آسمان کے ستاروں پر نظر کرو۔ وہ بہت خوبصورت تھے اور چاند اِس قدر روشن تھا کہ میں نے اپنی میں بحری جہاز کے اُوپر والی منزل میں بیٹھ کر اُنہیں دیکھتا اور غیر زبانوں میں گولہ باری کے نظام کی بہتری کے لئے دُعا کرتا تھا ۔ہمیں نتائج ملنے لگے۔ بحری جہاز کی سالانہ جنگی مشقوں میں ہمیں ہر دفعہ اوسطاً 95% بلکہ پورے نتائج حاصل ہوئے۔ یہ سارا فرق دُعا اور خدا کی برکت کے وسیلے ہی سامنے آیا ہُوا۔

میں کئی سالوں تک اِس دعائیہ تاثیر کو نہ سمجھ سکا۔ جب میں بطور لیفٹیننٹ کمانڈر کام کر رہا تھا تو مجھے دو ہفتوں کی سالانہ ٹریننگ کے لئے ایٹلانٹک فلیٹ کے ہیڈ کواٹر کے دفتر میں مقرر کیا گیا۔ اُس دفتر میں جہاں مشقی مقابلے میں شامل مشرقی ساحل کے تمام بحری جہازوں کے نتائج دیکھنا تھے۔ میں نے وہاں اپنے پُرانے بحری جہاز کے سکور بھی دیکھے وہاں ابتدائی کم سکور اور بہت اچھے سکور کا ریکارڈ موجود تھا۔ میری حیرت کی انتہا نہ تھی جب میرے بحری جہاز کو نظر انداز کر کے دوسری نئی ذمہ داریوں میں شمولیت کے باعث سکور پھر نچلے درجے پر پہنچ گئے۔ اِس دفعہ کئی سالوں کے بعد بندوق نے پھر اُس طرح کام نہ کیا جیسے دُعا کے وسیلہ کیا۔ میں مسلسل خداوند پر انحصار کرنے کے متعلق جاننے کیلئے مدد مانگ رہا تھا۔

اُسکی (خداوند) فرمانبرداری:

بالآخر بحری جہاز کو ایک نیا کمانڈنگ آفیسر مل گیا۔ اُس وقت میں بحری جہاز میں نئی ذمہ داری کی طرف بڑھا لیکن رفاقت جاری وساری رہی۔ عملے کے درمیان بے شمار معجزے ظہور میں آئے مثلاً شفائیں۔ نشہ بازوں نے نشہ ترک کر کے اپنی زندگیاں خداوند کو دیں اور اعلانیہ طور پر اپنی پُرانی اور سُست عادات چھوڑ کر ذمہ دار آفیسر بننے کا اقرار کیا۔ وغیرہ۔ بحری جہاز کے پورے عملے نے اِس کو بخوبی جانا۔ پہلا کمانڈنگ آفیسر ایک زبردست آدمی تھا۔ جس نے اِس رفاقت کے اچھے نتائج دیکھتے ہُوئے اِسکے ساتھ پورا تعاون کیا۔ حتّٰی کہ اُس نے ایک عبادت (میٹنگ) میں شرکت کی اور اُسکے اختتام تک روتا رہا۔ نئے آفیسر کے آجانے سے تقریباً جلد ہی بہت سی تبدیلیاں رُونما ہوئیں۔ نئے آنیوالے آفسر نے جلد ہی مجھے حکم دیا کہ میں بحری جہاز میں مسیحی رفاقت کے سلسلے کو ختم کر دُوں۔ لہٰذا میں نے رفاقت کو خفیہ طور پر جاری رکھا۔

ایک رات طلوعِ سحر سے پہلے چار بجے کے قریب مجھے اُسکے کمرے میں ایک غیر ضروری احمقانہ مسئلے کی گفتگو کے لئے بُلایا گیا ۔اُس نے مجھے بُلانے کی وجہ بیان کی۔ مجھے بتایا گیا کہ فقط اتوار کے علاوہ اُسکی اجازت کے بغیر مسیحی رفاقت کا سلسلہ ناجائز طور پر عمل میں نہیں آسکتا۔ میری جُرات کیسے ہوئی کہ اُسکے براہ راست حکم کے خلاف میں نے رفاقتی سلسل جاری رکھا! مجھے براہِ راست حکم کی نافرمانی کرنے کے جُرم میں عدالت کی دھمکی دینے کے بعد وہ مجھے طنز کرتے ہوئے للکارا ''اگر تم دُنیا میں دوسرے خادموں کی طرح فقط اتوار کی عبادت نہیں کروا سکتے تو اِس سلسلہ میں اپنے خدا سے بات کیوں نہیں کرتے؟'' میں

نے جواب دیا کہ میں یقیناً خدا سے بات کرونگا اور یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔(اُسکا یہ بات کرنے کا مقصد تھا کہ میں نوکری چھوڑ کر خدمت ہی کروں)

خدا کی تضحیک نہیں ہوتی:

میں ایک دفعہ پھر بولرڈ پر آ بیٹھا اور سو نہ سکا۔ میں نے محسوس کیا جیسے میرا پیٹ پھٹ گیا ہو۔ مایوسی اور حوصلہ شکنی کے باعث رات کی تاریکی میں مَیں خداوند کے حضور چلایا۔ میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جُھکی ہوئی کمزور سفیدی مائل تمتماتی لہر اُٹھی جس نے بحری جہاز کو پچھلی طرف سے صاف کر دیا۔ صبر و تحمل سے میری بات سُننے کے بعد، خدا نے بولنا شروع کیا۔ اُسکی خاموش باطنی آواز نے مجھے یقین دلایا کہ ''میں تجھے مضبوط بناؤنگا اور اعلٰی درجہ دُونگا اور کوئی میری تضحیک نہیں کریگا۔''

دو راتوں کی تاخیر کے بعد وہ کپتان پُل پر کُرسی پر بیٹھا ہُوا تھا۔ میں جان گیا کہ مجھے اُسے وہ سب بتانا چاہیئے تھا جو خداوند نے مجھے فرمایا۔ کپتان کے کمرے میں اندھیرا تھا میں نے اُسے ایک کاغذ دیتے ہوئے مخاطب کیا'' معاف کیجئے جناب کپتان صاحب یہ لیں''۔ لیفٹیننٹ جنرل نار کراس یہ کیا ہے؟ اُس نے جوب میں پوچھا۔ میں نے اُسے بتایا کہ جیسا اُس نے کہا تھا میں نے خداوند سے پوچھا تھا کہ میں کیوں صرف اتوار کو ہی عبادت کروا سکتا تھا اور کسی اور دن نہیں جیسا کہ کپتان کا خیال تھا کہ مجھے کرنا چاہیئے۔ تب میں نے کہا کہ ''یہ وہ ہے جو خداوند نے مجھے جواب دیا: میں تجھے مضبوط بناؤنگا اور اعلٰی درجہ دونگا اور میری تضحیک نہ ہوگی''۔ کپتان اپنی کُرسی سے اُٹھ کھڑا ہُوا۔ میں نے کسی مغرور شخص کو اِس سے پہلے کبھی عاجز ہوتے نہیں دیکھا تھا۔ اُس نے حیرانگی سے پوچھا ''کیا یہ سب خداوند نے تجھے کہا ہے؟'' میں نے بحری جہاز میں کم از کم اُسکی طرف سے کسی بھی طرح کے غلط ردِعمل کو نہ پا کر ایمانداروں کی رفاقت کو جاری رکھا۔

ایک دفعہ انگلینڈ میں بحری جہاز کی مرمت کے لمبے عرصہ کے دوران اُس جگہ جہاں جہاز بنائے جاتے تھے میں نے ایک بائبل کلاس لی جسے مکمل ہونے میں کئی گھنٹے لگے۔ ہم نے کلاس اُس وقت لگائی جب انگلینڈ کی بندرگاہ پر بحری جہاز کی مرمت میں تین ہفتے لگ گئے۔ پہلے سیشن کے بعد ایک الیکٹریشن پریشان سی صورت لے کر میرے پاس آیا ''کیا ہُوا؟'' میں نے پوچھا۔ اُس نے معلوم کیا کہ جب ہم کلاس لے رہے تھے تو اُس کمرے میں کچھ ہُوا تھا جہاں بجلی کے سوئچ لگے ہوئے ہیں۔ میں نے اُسے بتایا کہ نہیں، سب اچھا تھا۔ اُس نے کہا کہ جب پہلا سیشن ہو رہا تھا تو میں نے آپ لوگوں کا مذاق اُڑانے کے لئے فیوز نکال دیئے تھے۔ اب الیکٹریشن جانتے ہیں کہ وہ فیوزوں کے ساتھ نہ نکالے جانے کا خیال رکھنا ہے۔ وہ خوف زدہ ہُوا اور پھر نہ تو کبھی روشنی جھلملائی اور نہ ہی فیوز نکالے گئے۔ میں شادمان ہُوا۔ میں نے نافرمانی کے عمل نظر انداز کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ خداوند کی طرف سے وہ پہلے ہی مُجرم ٹھہرایا گیا تھا۔

سیکھنے سے مُراد خدا کو نیچا دکھانا ہرگز نہیں:

ایک سہ پہر ہم لیبیاء کے ساحل پر لنگر انداز ہوئے ۔ یہ وہ ساحل تھا جہاں سے سوویت اور یورپ کے بین الاقوامی جہاز گزرتے اور اِن کی مرمت کے لئے لنگر انداز ہوتے تھے ۔ ہمارے بحری جہاز کی دہنی سمت میں ایک میل کے فاصلے پر ہمارے جنگی جہازوں کا ایک تباہ کُن دستہ لنگر انداز تھا۔ اِس جنگی دستے کا ایک افسر اُس دن ہمارے بحری جہاز کا چکر لگانے کو تھا۔لیکن ایک مسئلہ تھا کہ دونوں بحری جہازوں کے ہیلی کاپٹر نیچے مرمت ہورہے تھے اور سمندر اِتنا تلاطم خیز تھا کہ چھوٹی کشتی ڈوب جاتی ۔ اِسلئے نیوی کے بڑے افسر کو رُکنا پڑا۔

میں بحری جہاز کے آخری حصے میں جہاں پنکھا لگا ہوتا ہے ایک سِرے سے دوسرے کی طرف بڑھا۔ جہاں میری رسائی افسر اعلیٰ اور سامانِ جنگ کے افسران سے تک ہوئی جو جنگلے پر بیٹھے دوسرے بحری جہاز کو دیکھ رہے تھے ۔جس لمحے میں سمندر کو ٹھیک سے دیکھنے کے لئے اُوپر ہُوا تو افسرِ اعلیٰ نے ہاتھ ہلایا اور کہا ’’کیا سمندر کو ساکن کر دینا بڑی عظیم بات نہ ہوگی؟‘‘ میں نہ سمجھ سکا کہ وہ یہ مذاق سے کہہ رہا تھا یا سنجیدگی سے ۔لیکن اُسوقت خداوند نے فرمایا کہ میں ایسا کروں۔ سمندر اور ہَوا کو حکم دُوں کہ تھم جائیں

’’لیکن خداوند‘‘ میں نے کہا۔’’اگر ایسا نہ ہُوا؟ تو میرا افسرِ اعلیٰ مجھے پاگل سمجھ کر سمندر میں پھینک دے گا‘ فوراً خداوند نے جواب دیا اور فرمایا’’ میں ایسا کرونگا اگر تم میرے نام سے سمندر اور ہوا کو حکم دو‘‘ ۔ میں نے مزید دو مرتبہ بحث کی اور پھر وہ لمحہ گزر گیا۔ میں نے محسوس کیا کہ میں نے خدا کو نیچا دکھایا اور میں نے کچھ اچھا محسوس نہ کیا۔ میں جانتا ہوں کہ اگر آج کے دن میرے اندر ایمان ہوتا تو میں اُس مکاشفے کو پالیتا جو مجھے خداوند سے مِلا اور کچھ عجیب وغریب کام ظہور میں آتے ۔ اِس دن سمندر اور ہَوا کے یسوع مسیح کے نام میں ساکن ہوجانے کے بعد میں اپنے متعلق سوچ رہا اور اپنے افسرِ اعلیٰ کو بتارہا تھا۔

’’افسرِ اعلیٰ نے وہ سب کچھ کپتان کو بتایا جو پانچ گھنٹے اُسکے ساتھ رہا‘‘ تب دو اور افسر وہاں سے چلے گئے اور میں اکیلا جنگلے پر رہ گیا۔ میں نے دُکھ بھرے الفاظ میں خدا سے کہا کہ اگر تو دوبارہ کبھی مجھے ایسا مکاشفہ دے تو میں کبھی اِتنا خوف زدہ نہیں ہونگا۔

ایک اور موقع:

قریب پانچ گھنٹوں کے بعد میں واپس پُل پر پہرہ دے رہا تھا۔ اس وقت ہم لنگر اُٹھا کر شمال مشرق میں کریٹ (Crete) کی جانب بڑھنے لگے کہ گھٹا ٹوپ دُھند چاروں طرف پھیل گئی اور وہ اتنی گہری تھی کہ ہمیں بحری جہاز کا ماتھا بھی ٹھیک سے نظر نہیں آرہا تھا۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق دُھند کا الارم بجایا گیا اور ایک آدمی کو ریڈیو سیٹ دے کر اُوپر ماتھے پر متعین کیا

گیا تاکہ وہ سمندر پر نظر رکھے کیونکہ سمندر میں میلوں ہی سے بحری جہاز کو روکا جا سکتا تھا اور ریڈار بھی کام کرنا چھوڑ سکتے تھے۔ کُھلے پانی میں دُھند ایک خطرناک حالت کا سبب بنتی ہے۔

تاہم پُل پر خاموشی تھی۔ عملے کے کچھ اراکین خاموشی سے اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہا تھا اور کچھ دھیمی آواز میں باتیں کر رہے تھے۔ میں پُل کی کھڑکی میں کھڑا باہر گہری دُھند کو دیکھ رہا تھا جب خداوند نے سرگوشی کی ''پال' دُھند کے چھٹ جانے کا اچھا ہے۔'' میں نہایت شادمان ہُوا۔ یہ انتہائی حیرت انگیز بات تھی کہ خدا مجھے کچھ کرنے کو کہہ رہا تھا۔ یعنی میں نے محسوس کیا کہ خدا مجھے ایک اور موقع دے رہا تھا۔

ایک خاموش اور عدم مداخلت آواز میں مَیں نے کھڑکی میں سے سرگوشی کی'' اے خدا' یسوع مسیح کے نام سے دُھند سے نجات دلانے کے لئے تیرا شکریہ ہو۔'' میں ابھی تک اِس بات کو نہ سمجھ پایا تھا کہ فقط اُن چیزوں کا اختیار کے ساتھ دعویٰ کروں جو یسوع پہلے ہی ہمیں دے چُکا ہے۔ لہٰذا اُس وقت میں خدا سے اُس مکاشفے کے متعلق پوچھ رہا تھا جس پر عمل پیرا ہونے کو مجھے کہا گیا۔

چند لمحے گزرے مگر کچھ واقع نہ ہُوا۔ تب خدا نے فرمایا'' پال' تم نے اچھا کام کیا اور اب میں اُس کام کو عمل میں لاؤں گا لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ تم وہ بات ذرا اُونچی آواز میں کہو۔ کوئی بات نہیں۔ ابھی تک وہاں میں اور پُل کی کھڑکی ہی تھے۔ میں آسانی سے کسی پر واضح کیے بغیر تھوڑی اُونچی آواز نکال سکتا تھا۔ میں نے دوبارہ یہ کہنے کی کوشش کی۔'' اے خدا' یسوع کے نام سے دُھند سے نجات دلانے کے لئے تیرا شکر ہو''۔ اب کی بار جب میں نے دوبارہ محسوس کیا کہ کچھ واقع نہیں ہُوا تو خداوند نے میرے کندھے پر تھپکی دی۔'' پال' شاباش''۔ وہ دوبارہ میری روح سے مخاطب ہُوا۔ لیکن اِس دفعہ میں چاہتا ہوں کہ تم وہ بات اِتنی اُونچی آواز میں کہو کہ سارا پُل اُسے سُنے۔' میرا دل ڈوبنے لگا'' لیکن خداوند'' اِس سے پہلے کہ میں کہہ پاتا اُس نے مجھے یاد دلایا کہ میں پہلے بھی غلطی کر چُکا ہوں۔'' اے خدا' اگر تو کبھی مجھے دوبارہ ایسا مکاشفہ دے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اُس سے مُنحرف نہ ہونگا۔'' میں سمجھ گیا کہ میرے چلانے سے ہی خداوند وہ سب کچھ کریگا اور فقط یہی ایک طریقہ تھا۔ پُل پر مکمل خاموشی تھی۔ میں چلایا'' اے خدا' یسوع مسیح کے نام سے دُھند سے نجات دلانے کے لئے تیرا شکر ہو! پُل پر مکمل خاموشی چھائی رہی۔

اچانک میں نے محسوس کیا کہ میری گردن کے پیچھے ہزار واٹ کا بلب جل رہا تھا۔ تمام گفت وشنید تھم گئی۔ میں کھڑکی سے باہر دیکھتا رہا اور میری پیٹھ پُل کی جانب تھی۔ کچھ واقع نہ ہُوا۔

اُس لمحے میں کیا کرتا؟ میں نے فیصلہ کیا کہ معمول کے مطابق خود کو مصروف ہونے کا بہانہ کروں۔ میں گہری دُھند میں نے

اپنے اگلی طرف ریڈار ریپٹر (radar repeater) کو دیکھا اور اِسکے گرد پوری طرح سے غور کیا۔ فقط دو یا تین سیکنڈ ہی گزرے تھے لیکن وہ ابدیت ہی کی طرح معلوم ہوئے۔ سٹیس بورڈ کیپر ہی وہ پہلا آدمی تھا جو بے اختیار چلا اُٹھ "واہ!"۔ میں نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو دُھند بحری جہاز سے پورے طور پر چھٹ گئی۔ درحقیقت دُھند جہاز سے پانچ منٹ میں پیچھے ہٹ کر اِسکے چوگرد دائرے کی طرح بن گئی اور اُس دائرے میں سے سورج نے اپنا چمکیلا مُنہ نکالا۔ ہم سب حیران تھے۔ چند لمحوں بعد دُھند دیکھنے کی تفصیل محفوظ تھی۔ اگلے ۴۵ منٹ دُھند پانچ میل کے فاصلے پر تمام سمت میں دیوار کی طرح موجود رہی جب تک کہ میری پہرے کی ڈیوٹی ختم نہ ہوئی۔ جونہی میں نے اپنی ڈیوٹی ختم کر کے پُل چھوڑا دُھند نے ایک مرتبہ پھر جہاز کو آ گھیرا اور کئی گھنٹوں تک چھائی رہی۔

خداوند ہی دُھند اُٹھائے:

میں ایمان رکھتا ہوں کہ خداوند اپنے ہر ایک بندے اور بندی کی زندگی سے دُھند اُٹھانا چاہتا ہے۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ ہر ایک کو سیکھانا چاہتا ہے کہ کیسے اُسکی آواز کو پہچانا جائے۔ اُس نے جلتی ہوئی جھاڑی میں سے موسیٰ کے ساتھ ایسا کیا۔ اُس نے سیموئیل کو سیکھایا جب وہ نوجوان تھا اور ہیکل میں خداوند کے حضور خدمت کرتا تھا۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی کریگا تاکہ آپ اُسکی آواز کو سُننے کے متعلق جانیں کہ وہ کیسے آپکی روح میں کلام کرتا ہے۔ یہ اُس سے مختلف ہوگا جیسا میرے ساتھ ہُوا جیسے سیموئیل کے ساتھ ہُوا وہ موسیٰ، پولس اور شاگردوں میں سے یوحنا اور حنیا سے بالکل مختلف تھا۔ خداوند کے حضور آپ کم قدر نہیں ہیں۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ اُس کے ساتھ رفاقت رکھنے کی آرزو آپ ہی کی نہیں بلکہ اُسکی بھی ہے۔ میری دُعا ہے کہ یہ کتاب کسی بھی طرح آپ کو اُسکی آواز سے شادمان ہونے بھروسہ کرنے اور خداوند کی آواز کی فرمانبرداری کرنے میں معاون ثابت ہو۔ یہ وہ خزانہ ہے جسکی قدر زبور ۱۱۹ میں زبور نویس نے انتہائی مایوسی کی حالت میں بیان کی۔

"تیری شہادتیں مجھے مرغوب اور میری مُشیر ہیں" (۲۴ آیت)

"جو کلام تُو نے اپنے بندہ سے کیا اُسے یاد کر کیونکہ تو نے مجھے اُمید دلائی" (۴۹ آیت)

"میری مصیبت میں یہی میری تسلی ہے کہ تیرے کلام نے مجھے زندہ کیا ہے۔" (۵۰ آیت)

"تیرے مُنہ کی شریعت میرے لئے سونے چاندی کے ہزاروں سِکوں سے بہتر ہے (۷۲ آیت)

"تیری باتیں میرے لئے کیسی شیریں ہیں! وہ میرے مُنہ کو شہد سے بھی میٹھی معلوم ہوتی ہیں" (۱۰۳ آیت)

"تیرا کلام میرے قدموں کے لیئے چراغ اور میری راہ کے لیئے روشنی ہے۔" (۱۰۵ آیت)

یادرکھیں: خداوند آپکی خواہش سے بڑھکر آپ سے بات کرنیکے لئے بے قرار ہے۔ وہ آپکی رہنمائی گہرے تعلق کی طرف کریگا اور آپکے لئے اُسکا طریقہ دوسروں سے مختلف ہوگا کیونکہ اُسکا ہر فرزند انفرادیت رکھتا ہے۔ میں نے فقط اپنی مثال یہ حولہ دینے کے لئے دی کہ کیسے خداوند نے کام کرنیکے لئے میرا انتخاب کیا۔ خدا کے پاس خاص طور پر آپکے ایک علیٰحدہ مشقی پروگرام ہے۔ اگر دوسروں کے تجربات آپ سے مختلف ہیں تو اِس بات سے قطع تعلق نہ ہوں۔ میری دُعا ہے کہ آپ اِس کتاب سے کہیں زیادہ اچھی کتاب لکھیں جس میں آپ خداوند کے آپکے ساتھ کام کرنیکے تجربات دوسروں کے ساتھ بانٹیں۔

خداوند کیسے آپکے وسیلہ اپنی کلیسیاء قائم کرسکتا ہے۔

یہ تحقیقات کرنے سے پہلے کہ کیسے خداوند آپکے وسیلہ اپنی کلیسیاء قائم کرسکتا ہے آئیں ایک نظر اُس تعلیم پر ڈالیں جو اُس نے اپنے شاگردوں کو دی۔ درج ذیل آیات پر غور کرنے کا مطلب ہے کہ مسیح اپنی کلیسیاء قائم کرتا ہے اور بے شک یہ بالکل حقیقت ہے۔ لیکن اُسکے اپنی کلیسیاء قائم کرنیکے طریقہ کی گہری سچائی کلامِ اقدس میں بہت واضح ہے۔

''جب یسوع قیصریہ فلپی کے علاقہ میں آیا تو اُس نے اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ لوگ ابنِ آدم کو کیا کہتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا بعض یوحنا بپتسمہ دینے والا کہتے ہیں بعض ایلیاہ بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ اُس نے اُن سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو؟ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تُو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا مُبارک ہے تُو شمعون بریوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خُون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے۔ اور میں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تُو پطرس ہے اور میں اِس پتھر پر اپنی کلیسیاء بناؤں گا اور عالمِ ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئینگے۔

(متی 16 : 13 . 18)

شاباش پطرس! خداوند نے پطرس کے جواب پر یہ الفاظ فرمائے کیونکہ اُس نے اِس بات کو آسمانی باپ کے مکاشفہ کے وسیلے قبول کیا: ہر حال میں خدا اپنے فرزندوں کو مکاشفہ دینا چاہتا ہے۔ ا۔کرنتھیوں کے ۱۲ ویں باب میں روح القدس کی واضح نو نعمتوں میں سے تین کا ذکر قابلِ غور ہے جنکا تعلق مکاشفہ کے حصول سے ہے (علمیت کا کلام، حکمت کا کلام اور روحوں کی پرکھ) مکاشفہ ایک سنجیدہ معاہدے کی مانند ہے مگر خدا نے کبھی اِسکے متعلق ایسا خیال نہیں کیا۔ کسی بھی باپ کی طرح وہ اپنے فرزندوں کے ساتھ آزادی سے گفتگو کرنے کے قابل ہونا چاہتا ہے۔ تاہم پطرس سیکھ رہا تھا کہ پہلی مرتبہ یہ کام کیسے ہُوا۔

یسوع کلیسیائی بنیاد کی حکمت سیکھاتا ہے

تب یسوع نے آسمانی باپ کی طرف سے سُننے کے مکاشفہ کے متعلق کچھ فرمایا۔ اُس نے بین الاقوامی کلیساء کی بنیاد کے متعلق

مستقبل کے حیرت انگیز منصوبے کی تصویر کشی کی۔

''اور میں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تُو پطرس ہے اور میں اِس پتھر پر اپنی کلیسیاء بناؤنگا اور عالمِ ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئینگے۔ میں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تجھے دُونگا اور جو کچھ تو زمین پر باندھیگا وہ آسمان پر بندھیگا اور جو کچھ تُو زمین پر کھولیگا وہ آسمان پر کُھلیگا۔'' (متی 19. 18 : 16)

اگرچہ ا۔کرنتھیوں ۴: ۱۰ میں یسوع کو چٹان سے تشبیہ دی گئی ہے نہ تو اُسکی شناخت اور نہ ہی اُسکے کردار کے پہلو سے چٹان مُراد ہے جس سے پطرس کو منسوب کیا گیا۔ متی کی انجیل کی ان آیات میں یسوع پطرس کو جو سوچ دے رہا ہے وہ اُسکی اپنے متعلق چٹان کی حیثیت سے نہیں ہے بلکہ اُس مکاشفہ کے متعلق جو آسمان سے نازل ہُوا جسے پطرس نے حاصل کیا۔ یہی وہ چٹان ہے جس پر کلیسیاء قائم ہونی ہے۔ یسوع مکاشفے کے حصول کے متعلق بات کررہا ہے۔ یہی وہ مکاشفہ ہے جو آسمانی باپ نے پطرس کو دیا کہ خداوند ہر روز اُس پر اپنی کلیسیاء تعمیر کریگا۔

آپ اور میں اِتنے دانشمند نہیں کہ سمجھ پائیں کیسے اُسکی کلیسیاء بنائیں! ہمیں اپنے فریبی اور جانی دُشمن شیطان کے مقابل قیام کرنے کیلئے مکاشفے کی ضرورت ہے۔ روح کے موافق چلنے سے مُراد مکاشفہ کے مُوافق چلنا ہے اور اِسی کے بارے خداوند نے فرمایا کہ میں اپنی کلیسیاء قائم کرونگا۔

''خدا کے سب ہتھیار باندھ لو تا کہ تم ابلیس کے منصوبوں کے مقابلہ میں قائم رہ سکو۔ کیونکہ ہمیں خون اور گوشت سے کُشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اِس دُنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ (افسیوں 11.12 :6)

''میں انگور کا درخت ہوں اور تم ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں وہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی مجھ میں قائم نہ رہے تو وہ ڈالی کی طرح پھینک دیا جاتا اور سُوکھ جاتا ہے اور لوگ اُنہیں جمع کر کے آگ میں جھونک دیتے ہیں اور وہ جل جاتی ہیں۔ اا گر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمھارے لئے ہو جائے گا۔ میرے باپ کا جلال اِسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم بہت سا پھل لاؤ۔ جب ہی تم میرے شاگرد ٹھہرو گے۔ (یوحنا 8/ 5 :15)

یوحنا 15/5 میں واضح بیان ہے کہ یسوع کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہم یسوع کے بغیر ایک بھی کام نہیں کر سکتے یعنی نہ تو ہم خدمت کر سکتے ہیں اور نہ ہی اُسکے لئے کوئی ایسا کام کر سکتے ہیں جو اُس آگ کو جلائے رکھے جو اُسکے آتش دان سے نکلتی ہے۔ وہ طریقہ ہے جس سے اُسکے مکاشفہ کے ذریعے معلومات حاصل ہوتی ہیں جسے پُرانے اشتہارات میں نعرے بازی کے

متعلق پڑھتے ہیں کہ یہ چیز لئے بغیر گھر مت جائیں۔ مکاشفے کے باعث روز بروز قائم ہونے والی کلیسیاء وہ ہے جس پر جہنم کے دروازے غالب نہ آئیں گے۔ مجھے ایسی ایک کلیسیاء چاہیئے۔ کیا آپ بھی اِسکے خواہش مند ہیں؟ اسی طرح مکاشفہ کے وسیلہ چلا جاتا ہے۔

کام کے لئے اَوزار:

''میں آسمان کی بادشاہی کی کُنجیاں تجھے دُونگا اور جو کچھ تُو زمین پر باندھیگا وہ آسمان پر بندھیگا اور جو کچھ تُو زمین پر کھولیگا وہ آسمان پر کُھلیگا۔'' (متی 19 : 16)

کھولنا اور باندھنا کلیسیاء تعمیر کرنیوالے اَوزار بکس کا حصہ ہیں۔ باندھنے والا حصّہ دونوں خدائی چیزوں سے خود کو باندھنا اور شرارت کی اُن روحانی تاثیروں کو باندھنا جو آسمانی مقاموں میں ہیں کا حوالہ دیتا ہے۔ کھولنے والا حصّہ متی ۱۶:۱۹ کے مطابق تاریکی قلعوں کو ڈھانا' پاش پاش کرنا اور اُنہیں تباہ و برباد کر دینا کا حوالہ دیتا ہے۔ مکاشفے کے حصول کے بغیر اِن میں سے ایک بھی موثر طور پر کام نہیں کرسکتا۔

مثال کے طور پر پچھلے باب میں کس نے دُھند کو پیچھے دھکیلا؟ کِس نے پانی کو چاک کر کے بنی اِسرائیل کو سمندر میں سے گزارا؟ کس نے یریحو کی فصیل ڈھائی اور کس نے اُن سرداروں اور اُنکے پچاس گروہوں کو جلا ڈالا جو ایلیاہ کو پکڑنیکی غرض سے گئے؟ یہ تمام واقعات مکاشفہ ہی کے باعث خدا کے کس بندے یا بندی کے بولنے سے وقوع پذیر ہوئے اور روح القدس اور فرشتے معاون ثابت ہوئے۔

آپ مکاشفہ کے وسیلے چل سکتے ہیں:

خدا آپکو مکاشفہ دیتاہے۔ یوحنا 12 : 14 میں اُن لوگوں کے لئے وعدہ موجود ہے جو سیکھتے ہیں کہ کیسے اِسے خدا حضور سے حاصل کیا جائے اور نئے عہدنامہ میں واضح اعلان ہے کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں ہَے۔

''کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔ میرا یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں۔ نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا بلکہ اِن سے بھی بڑے کام کریگا کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہوگے میں وہی کرونگا تاکہ باپ

بیٹے میں جلال پائے۔‘‘ (14: 10.13)

دسویں آیت اُن الفاظ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو باپ نے یسوع سے فرمائے جس نے وہ کلام شاگردوں کے ساتھ بانٹا۔ اِس طرح خداوند ہمارے ساتھ مِلکر کام کرتا ہے! اعمال کی کتاب کے نویں باب میں حننیاہ کی ایک کامِل مثال ملتی ہے کہ کیسے مکاشفہ کام کرتا ہے۔ حننیاہ گھر پر دُعا میں مشغول تھا جب خداوند نے اُس سے کلام کیا کہ جا کر اُس ساؤل کو گواہی دے جو اُس وقت خوفزدہ مسیحیوں کا قاتل تھا۔

اعمال 13/14 :9 میں حننیاہ کو جو مکاشفہ خداوند کی طرف سے مِلا وہ کام کو تھوڑا مُشکل تھا لیکن حننیاہ کا خدواند کے ساتھ ایک مضبوط تعلق تھا۔ وہ خداوند کے حضور سے عطا کردہ مکاشفے پر پُر اعتماد تھا (خداوند کے حضور وقت گزارنے کے باعث ایسے لگتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے کسی بہترین دوست کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہو) ۔ گویا اُسکے دل میں بہت سے سولات تھے اور فرمانبرداری کی ہچکچاہٹ بھی تھی کیونکہ وہ ایک خطرناک کام سرانجام دینے والا تھا۔

’’میری بھیڑیں میری آواز سُنتی ہیں اور میں اُنہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔‘‘ (یوحنا 27 : 10)

حننیاہ بھی انُہی بھیڑوں کے گروہ میں سے ایک تھا۔ وہ ایک بھیڑ تھا، اُس نے اپنے خداوند کی آواز کو سُننے کے متعلق سیکھا۔ اگر ہم بھی اُس گروہ کا حصّہ بننا چاہتے ہیں تو ضرور ہے کہ ہم اُسکی آواز کو سُننے کے متعلق سیکھیں۔

مکاشفہ کے وسیلے یسوع جیسے کام کرنا:

یہ عمل اُسکی آواز کو سننے کے متعلق جاننے کا طریقہ ہے کہ ہم مکاشفہ کو نا صرف اُن کاموں کو کرنیکے لئے حاصل کریں جو یسوع نے کیے بلکہ یوحنا 12 : 14 کے مطابق اُن سے بھی بڑے کام کریں۔ کیا آپکے خیال میں یہ بے ادبی ہے؟ کیا یہ ناممکن کام ہے؟ بہر حال یسوع خدا تعالیٰ کا بیٹا ہے اور ہم فقط اُسکی مخلوق ہیں؟ کیا یہ تمام چیزیں رسولوں کے ساتھ ختم ہو چکی ہیں؟ آیئے ہم دُھند میں رہنے کا چناؤ نہ کریں۔ بے ادبی خدا کے کلام پر یقین کرنے کا ناکام ذریعہ ہے۔ بے ادبی کبھی بھی لاتبدیل خدا کے پیچھے تابعداری سے چلنے اور اُسکی آواز کے متعلق جاننے نہیں دیتی۔ بے ادبی کشتی میں سے نکل کر یسوع کے ساتھ پانی پر چلنے کی پیشکش کو مسترد کرنا ہے جب وہ ہمیں بُلائے۔

مکاشفہ خدا کے ’’خاص لوگوں‘‘ کے لئے ہی نہیں ہے۔ خداوند کی نگاہ میں ایسا کچھ نہیں ہے کیونکہ وہ کسی کا طرفدار نہیں ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۷:۱۲ کے مطابق ہر شخص میں روح کا ظہور فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا ہے اور اُن فوائد کی فہرست آٹھویں سے دسویں آیات میں ملتی ہے۔ کسی ایک شخص کیلئے اور پھر دوسرے کیلئے یہ موثر ترجمہ سمجھا جاتا ہے کہ کوئی اپنا فائدہ نہ ڈھونڈے بلکہ دوسرے کا۔

کئی سالوں سے ہم ''نعمت'' کے حقیقی نظریئے سے ناواقفیت کے باعث پیچھے رہ چکے ہیں۔لیکن اِن آیات میں نعمت روح القدس کی نعمتوں کا حوالہ دیتی ہے (نہ کہ افسیوں ۱۲:۴ کے مطابق خِدمات کی نعمت کا اور روح القدس کی یہ مخصوص نعمت نو مظاہرات پرمبنی ہَے ۔ میں اُنہیں روح القدس کے اوزار بکس کے اوزار کہنا پسند کرتا ہوں۔اُن نونعمتوں میں سے ہر ایک اُس روح القدس کے پیکٹ میں سے نکلتی ہے جو آپکونئی پیدائش کے وسیلے موصول ہُوا اور ہر ایماندار میں یہ صلاحیت موجود ہَے کہ اُن نونعمتوں میں سے کسی کو بھی اپنی روحانی خواہش کے مطابق استعمال کرسکتا ہَے ۔جس طرح بجلی آپ کے گھر کوتوانائی فراہم کرتی ہے (روشنی، ریڈیو، ٹیلی ویژن، استری اور اُوون وغیرہ) اُسی طرح روح القدس بھی آپکی روح کوتوانائی فراہم کرتا ہے ۔روح القدس کی زبانوں میں دُعا کرنے (غیر زبانیں بولنا) سے آپکا ایمان آپکے ہونٹوں اور زبان کوحرکت دیتا ہَے ۔روح القدس الفاظ کے ذریعے ایمان مہیا کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔لہٰذا یہ ایک ایماندار کا کام ہے کہ وہ اُس چیز کا اِستعمال ذمہ داری سے کرے جو روح القدس اُسے آزادانہ طور پر دیتا ہَے اور وہ (روح القدس) ہر وقت یہ چیزیں اُسے استعمال کرنے کے لئے مہیا کرتا ہَے ۔ا۔کرنتھیوں کے دوسرے نونعمتیں بھی اِسی طرح کام کرتی ہیں۔روح القدس کی نعمتوں کی فطرت مشترکہ ہَے ۔

ہمارا کام ایمان رکھنا ہے۔

ایمان قبولیت کی اُس مُفت نعمت کو اپنے ساتھ شامل کرتا ہے جو روح القدس کی عطا کردہ ہَے ۔ ہر وہ ایماندار جو روح القدس کی زبانیں بولنا چاہتا ہے مثال کے طور پر روح القدس کے ساتھ ملاقات کے لئے ایمان کے ساتھ اپنی زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیتا اور ہَوا میں آواز بلند کرنا۔ یہ سب کام کرنے کے لئے ایمان میں قدم رکھنے کا فیصلہ اُتنا ہی اہم ہے جتنا کہ سوچ کی خاص نعمت سے رہائی پانا۔

آپ ہمیشہ اپنی آزادمرضی کے مالک ہیں کیونکہ خدا نہیں چاہتا کہ ابلیس کبھی آپ پر اختیار یا حکمرانی کرے۔اُس شخص سے پوچھیں جو پہلے ہی روح القدس کی زبانیں (غیر زبانیں) بولتا ہے کہ کیا وہ کسی بھی وقت اپنی مرضی سے زبانیں بولنا شروع اور بند کرسکتا ہے؟ کیا وہ غیر زبانیں بولتے ہوئے حمد، آواز کو بلند کرسکتا یا سرگوشی کرسکتا ہے؟ ہاں خدا کبھی کسی شخص کو آزادمرضی کی حد پار نہیں کرنے دیتا۔مگر ایسا کرنا خدا کے لاتبدیل قوانین کی خلاف ورزی کرنا ہوگا۔ جب کوئی شخص نئے سِرے سے پیدا ہوتا ہے تو وہ روح القدس پر بھروسہ کرنے کے وسیلے روح القدس کی زبانیں بولتا ہے جو وہ (روح القدس) پہلے ہی اُسکی روح کو عطا کرچُکا ہے اور ایمان میں اُسکے لبوں اور مُنہ کو حرکت دیتا ہَے ۔

روح ہر شخص کو دونوں اِنسان اور روح کی مرضی کے موافق فردافرداباٹنتا ہَے ۔ روحِ اقدس کے اُسی پیمانے کے مطابق چلیں

جیسے وہ (مسیح) چلتا تھا!

اِس سب کے باوجود،روح القدس اِن نونعمتوں کے خاص مسح میں داخل ہونے کی قدرت رکھتاہے۔

روح القدس کا خاص مَسح:

نونعمتوں کی حد سے بڑھکر خاص مسح کی اضافی وصولی کتابِ مقدس کے اُس حصہ کی بالکل نفی نہیں کرتی کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں ہَے۔آدمیوں کے لئے خدا کی طرفداری کا نہ ہونا اُسکے تحریری کلام کے دعوت نامے کے متعلق ہے۔لیکن وہ اپنی مرضی کے مطابق کسی بھی وقت اپنے تحریری کلام کی حد سے آگے بڑھنے کا چناؤ کرسکتاہَے۔

روح القدس کی نونعمتیں اور خاص مسح (جو کہ نئی پیدائش کے وسیلہ کسی کو بھی حاصل ہوتی ہیں) کا مسیحی فہم میں باکثرت اُلجھاؤ پیدا ہوتاہَے۔مگر یادرہے یہ خاص مسح نونعمتوں کے وسیلے روح القدس کی خاص بخشش ہے۔

حوالے کے طور پر،ذرا اورل رابرٹ،بینی ہن،کیتھرین کول مین، جان جی لیک،سمتھ ویگلز ورتھ یا کسی بھی ایسے خادم کی شفائیہ خدمت پر غور کریں جو نا صرف روح القدس کی اِن نونعمتوں (غیر زبانیں بولنا،زبانوں کا ترجمہ کرنا،نبوت،حکمت کا کلام،علمیت کا کلام،روحوں کی پرکھ،ایمان،معجزات اور شفائیں) کے ذریعے خدمت کررہے ہیں بلکہ جوشفاء کے خاص مسح کی نعمت بھی رکھتے ہیں۔مسیح کے بدن کو ملنے والی اِس برکت کیلئے خدا کا شکر ہو۔اعمال 5:15 میں پطرس کے سایہ سے جاری ہونیوالی شفاء اور پولس رسول کے مَسح شدہ پیش بند اور رومالوں سے نکلنے والی شفاؤں پر غور فرمائیں۔

بات یہ ہے کہ روح القدس کی نعمت ہر ایماندار میں نوگواہیاں رکھتی ہے جو ہر نئے سِرے سے پیدا ہونیوالے ایماندار کے لئے میسر ہیں۔اِنکے دوسری طرف روح القدس نے ایمانداروں کو خاص طریقوں سے (خدمات کی نعمت کے ساتھ اُسی نے بعض کو رسول،نبی،مبشر،چرواہا اور اُستاد وغیرہ) مسیح کے بدن میں خدمت گذاری کیلئے مَسح کیاہَے۔

سوچ کی خاص نعمت سے رہائی پانا

راہ،حق اور زندگی یسوع مسیح ہے۔ہم اُسکی آواز کو پہچاننا چاہتے ہیں نا صرف اِسلیئے کہ ہم اُس سے محبت کرتے ہیں بلکہ اِسلیئے بھی کہ ہم اُسکے بغیر کچھ نہیں کرسکتے۔لہٰذا اگر ہم اُسکی قُربت پانا اور اُسکے شاگرد بننا چاہتے ہیں تو آؤ ہم ''نظریات کی خاص نعمت'' سے رہائی پائیں اور بلاناغہ اُسکے حضور تنہائی میں وقت گزاریں۔وہ پہلے ہی وہ سب آپکو دے چکا ہے جو وہ دے سکتاہے مگر وہ بڑے صبر و تحمل سے انتظار میں ہے کہ آپ اُس سے اُن برکات کے متعلق پوچھیں جو آپ نے روحانی طور پر پائی ہیں۔وہ مستند اُستاد ہے اور کیسے خدا کی روح کا اِنسان کی روح کے ساتھ رابطہ ہوتاہَے۔

دس صلاحیتوں کی کہانی کی طرح خداوند نے روح القدس کی بخشش کو بلا روک ٹوک جاری کیا ہے۔ آیئے ہم قطعاً کاہل نہ بنیں کہ وہ صلاحتیں کام کرنے میں ناکام ہوں یا منافقانہ نظریاتی دلائل پیش نہ کریں جو روح القدس کو پورے طور پر خوش آمدید کہنے‘ آپکے دل میں سکونت کرنے اور آپکی کلیسیاء میں حصہ دار ہونے کیلیئے روکتے ہیں۔ خداوند کی کلیسیاء ایسے لوگوں کے وسیلے تعمیر ہو رہی ہے جو معمار کے ساتھ وقت گزارنے اور تبادلہ خیال پیش کرتے ہیں۔

یاد رکھیں: خداوند کی آواز (مکاشفہ) کو جاننے کے متعلق اُسکے حضور باقاعدگی (کیا اِسکا مطلب روزانہ ہے؟) سے وقت گزاریں۔ نسوانی خواہشات میں محو نہ ہوں۔ داکسی کا طرفدار نہیں ہے اور آپ یقیناً وہ سب کچھ کر سکتے ہیں جو یسوع مسیح نے کیا (اور اُن سے بھی بڑے کام کر سکتے ہیں یوحنا ۱۲:۱۴) جب آپ اُن عطا کردہ اَوزاروں کو استعمال کرنا سیکھتے ہیں نئے سِرے پیدا ہونے کے طور پر۔ (اگر آپ ابھی تک نئے سِرے سے پیدا نہیں ہوئے تو آپ کس انتظار میں ہیں؟ رومیوں ۹:۱۰ اپڑھیں اور یسوع کو اپنا خداوند ہونے کیلیئے کہیں اُسے اپنا خداوند بنالیں اور خود کو اُسکے قدموں میں جُھکا دیں۔ اگر آپ خود کو اُسکے حضور جُھکا دیں اور جو کچھ وہ کہتا ہے اُسے غور سے سُنیں تو وہ جان لے گا کہ اُسے آپکے لئے کیا کرنا ہے)

تیسرا باب نیم گرم کلیسیاء کیلیئے زہرمُہرہ

مکاشفہ کی کتاب کا تیسرا باب متزلزل کردینوالی سچائیوں پر مشتمل ہے جنکا تعلق اِس بات سے ہے کہ کیسے خداوند کے لئے آگ جلائے رکھیں اور مزید کیسے اُسکی قربت میں بڑھا جائے۔ یسوع وہ ہستی یا ذات نہیں ہے جسے چھوُا نہیں جاسکتا۔ وہ نا صرف رحیم‘ محبت کرنیوالا‘ شفاء بخشنے والا‘ زور آور اور قابلِ عزت خداوند ہے بلکہ وہ ایک گہرا دوست بھی ہے۔ وہ سمجھ بوجھ رکھتا ہے اور وہ حقیقی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آپکے لئے گہری حقیقت بن جائے۔ وہ آپکا بہترین ہمراز بننا چاہتا ہے اور جیسے ماں یا باپ اپنی اولاد کے ساتھ گہری قربت رکھتے ہیں پس خداوند بھی ہمارے ساتھ گہری رفاقت چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس پر بھروسہ کرنا سیکھیں اور اُسکے حضور گہری رفاقت سے لُطف اندوز ہوں۔

یوحنا رسول کو دیئے گئے مکاشفہ میں‘ یسوع اُسے وہ سب بھی دکھاتا ہے جو ہر اُس ایماندار کے لئے میسر ہے جو اِس میں موجود اُصولوں پر عمل کرتا ہے۔ آیئے دیکھیں۔

”دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہُوا کھٹکھٹاتا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سُنکر دروازہ کھولیگا تو میں اُسکے پاس اندر جا کر اُسکے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔ جو غالب آئے میں اُسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاؤنگا جس طرح میں غالب آ کر اپنے باپ کے ساتھ اُسکے تخت پر بیٹھ گیا۔ جسکے کان ہوں وہ سُنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔“

(مکاشفہ3: 20 . 22)

یہی بات یسوع آپ سے اور مجھ سے کہہ رہا ہے ۔اُسکا یہی پیغام نیم گرم کلیسیاء کیلئے بھی ہے ۔'' دیکھو '' مطلب 'توجہ فرمائیے' جیسے ہم کہہ سکتے ہیں ''غور سے سُنیں''! خداوند چاہتا ہے کہ ہم اُس حقیقت کی طرف دھیان لگائیں کہ وہ دروازے پر دستک دے رہا ہے اور چاہتا ہے کہ آپ اُسکے لیئے دروازہ کھولیں ۔کیوں؟ تاکہ آپ اُسکے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھاسکیں ۔یسوع کے ساتھ کھانے کیلئے ہر اُس شخص کی باری آتی ہے جو اُسکے لئے اپنے دل کا دروازہ کھولتا ہے ۔وہ آپکے دل کے دروازے پر آکر دعوت دیتا ہے کہ آپ اُسکے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھائیں ۔اِس ۲۰ ویں آیت میں کھانا کھانے سے مُراد خداوند کے ساتھ دسترخوان پر گہری رفاقت کرنا ہے ۔

یسوع رفاقت کیلئے ہمیشہ دل کے دروازے پر دستک دیتا ہے ۔میں نے جتنی مرتبہ اِس آیت کو پڑھا یہی سوچا کہ شاید یہ اُسی وقت کا حوالہ دیتی ہے جب میں خداوند کو قبول کر کے نئے سرِے سے پیدا ہُوا ۔لیکن یسوع تو ہر وقت دستک دیتا رہتا ہے ! ہمیں ہر روز کھانے کی ضرورت ہے اور وہ اِس بات سے بخوبی واقف ہے جب ہم ہر روز اُسکے دسترخوان سے کھاتے ہیں تو اِسکا مطلب ہم اُسکے حضور سے مَن حاصل کر رہے ہیں ۔بعدازاں پانچویں باب میں ہم دیکھیں گے کہ یہ مَن خداوند کی طرف سے ملنے والے مکاشفے کی وصولی کا حوالہ دیتا ہے ۔کتنی خوبصورت تمثیل اُس (خداوند) نے یوحنا رسول کی معرفت ہم تک یہ دکھانے کیلئے پہنچائی کہ ہم اُس کے حضور کس قسم کے تعلق کے لئے بلائے گئے ہیں ۔

۲۱ ویں آیت میں یسوع اُس (یوحنا) سے فرماتا ہے کہ غالب آ تو میں تجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھاؤں گا ۔واہ! یہ ہمارے لئے لُطف اندوز ہونے کا کتنا حیرت انگیز موقع ہے، اُسکے (خداوند) ساتھ تخت پر بیٹھنے کا ہمارے لئے یہ کتنا خاص حق ہوگا! اِس آیت پر غور فرمائیں کہ یہ حق اُن لوگوں کو دیا جاتا ہے جو اُسکے ساتھ دسترخوان پر کھانے کے متعلق جانتے ہیں ۔اُسکے ساتھ دسترخوان پر رفاقتی کھانا نیم گرم کلیسیاء کے لئے زہر مہرہ ہے ۔۲۲ ویں آیت اُسکے ساتھ گہرے تعلق کی اہمیت کے نیچے خط / لکیر کھینچتی ہے یہ کہتے ہوئے کہ جسکے کان ہوں وہ اِس پیغام پر دھیان کرے ۔یہی وہ بات ہے جو روح تمام کلیسیاؤں کو بتا رہا ہے ۔یہ پیغام یسوع مسیح کی تمام کلیسیاء کیلئے ہے ۔یہ مسیح کے بدن میں شامل ہر رُکن کے لئے ہے ۔اِسکا مطلب یہ آپکے اور میرے لئے ہے ۔اگر ہم اُسکے ساتھ کھانے کا چناؤ کرتے ہیں تو ایسا تب ہوگا جب ہم دروازہ کھولیں گے جیسا کہ وہ ہمیشہ دستک دیتا ہے ۔

کھانے کے دوران گفتگو:۔

آیئے اب بات کرتے ہیں کہ کھانے کے دوران کیا واقع ہوتا ہے ۔ہم غذائیت حاصل کرنے کے لئے خوراک کا استعمال کرتے ہیں ۔ہم خاندان اور دوستوں کے ساتھ معاشرتی ربط کے لئے بھی خوراک کا استعمال کرتے ہیں ۔خدا نے ہم میں

جسمانی اور ذہنی دونوں طرح سے زندگی کا دم پھونک کر ہمیں برکت دی ہے۔ یسوع نے اِن فوائد کو روحانی دُنیا میں وسعت دی ہَے۔ اُس نے دو اور برکات کا اپنی طرف سے اضافہ کیا ہَے۔ جب کوئی شخص اُسکے ساتھ کھانا کھاتا ہے تو نا صرف وہ یسوع کے ساتھ گہری دوستی اور رفاقت کرتا ہے بلکہ یسوع اُسکے (شخص) ساتھ اپنے دل کی باتیں بھی کرتا ہَے۔ اِسی اثناء میں خداوند وہ مکاشفہ دیتا ہَے جسکی ہمیں ضرورت کہ وہ ہمارے لئے کام کرے۔

آئیں دوبارہ اُسی آیت پر دھیان کریں اور خود سے ایک سوال کریں۔ ۱۹ ویں آیت میں اِسطرح مرقوُم ہَے کہ جِسے یسوع پیار کرتا ہے اُسے تنبہہ بھی کرتا ہَے۔ وہ یہ کام کیسے کرتا ہے؟ جواب بالکل آسان ہَے۔ وہ زیادہ تر اپنے کلام سے ایسا کرتا ہے۔ اُسکے الفاظ روحانی قوت کے آلات ہَیں۔ اُنہی الفاظ کے ذریعے روحانی قوت منتقل ہوتی ہَے۔ ہم بطور مسیح میں ایماندار وہ اختیار رکھتے ہیں جو یسوع نے اپنے الفاظ (کلام) کے ذریعے دیا۔

ہر جان کلام بولتی ہَے۔ یسوع کلام بولتا ہے اور باپ (خدا) اور روح القدس دونوں کلام بولتے ہَیں۔ لوگ کلام بولتے آسمانی فرشتے اور گرائے ہوئے فرشتے (بدروحیں) کلام بولتے ہیں۔ کلام ایمان کو تعمیر کرتا ہے (رومیوں 17/ 10) اور اثر کرتا اور فرمانبردار بنا سکتا ہَے۔ (اعمال 13-5 :8)

میں حوالہ دیتا ہوں کہ جب خدا نے آسمان اور زمین کو خلق کیا تو اُس نے یہ سب کیسے کیا؟ اُس نے فقط کلام بولنے سے ایسا کیا۔ جب خادم کسی مسیحی میں سے بدروح نکالتے یا کسی کی شفاء کے لئے کچھ کرتے ہیں تو وہ کلام کا اِستعمال کرتے اور حکم دیتے ہیں۔ یہ ایک بڑی حیرت انگیز اور ذمہ دارانہ بات ہے کہ مُنہ سے بولے جانے والے الفاظ کی بدولت فرشتے یا بدروحیں عمل درآمد کریں۔

عبرانیوں 1/14 کے مطابق یہ سب خدمتگذار روحیں ہیں جو نجات کی میراث پانے والوں کی خاطر خدمت کو بھیجی جاتی ہیں۔ ردِعمل ایمانداروں کے کہے ہوئے پُر ایمان الفاظ میں شامل ہَے۔ جبکہ بدروحیں اِسکے مخالف کام کرتی ہیں۔ یہ اُن لعنتوں کا ردِعمل ہے جو لوگ (جن میں ایماندار بھی شامل ہیں) ایک دوسرے پر کرتے ہیں اکثر لعنت کیے ہوئے الفاظ بدروحوں کو جائز اختیار دیتے ہیں کہ وہ شیطانی کاموں کو عمل میں لائیں۔ بطور روحانی قوت کے آلات الفاظ کا اِستعمال بہت محتاط ہونا چاہیئے۔ اور ہر فضول بات (بے معنی، تکلیف دہ، نِکمی) کا عدالت کے دن حساب ہوگا۔ (متی 12/36)

مسیحیوں کو یقیناً اپنی زبانوں کو قابو میں رکھنا ہوگا۔

یسوع کیسے جھڑکتا اور تنبہہ کرتا ہے؟

خداوند کلام کے وسیلہ جھڑکتا اور تنبہہ کرتا ہَے۔ لیکن اگر اُسکے بدن میں شامل افراد نے اُسکی آواز کو سُننا نہیں سیکھا تو وہ اُسکی

جھڑک اور تنبیہ کو بھی نہیں سُن پائیں گے۔ جس شخص نے اُسکو سننے کے متعلق نہیں جانا ہے تو پھر وہ خبردار کرنیوالے پیغامات کو بھی حاصل نہیں کرسکتا۔ خداوند ایسے لوگوں کی ہرگز مدد نہیں کرسکتا اور نہ ہی اُنہیں ابلیس کے پھندوں سے بچنے کے لئے کوئی مکاشفہ دیتا ہے جن کے ذریعے وہ خاندان، سکول، ملازمت اور ازدواج کو شکار کرتا ہے۔

شاید کوئی ایسا سوچے مگر میرا خیال ہے خدا سب کچھ کرسکتا ہے حتیٰ کہ اُس وقت بھی جب دِل سخت ہو چکے ہوں'' ہاں، لیکن کچھ چیزوں کا انتخاب وہ کچھ نہ کرنے کیلئے کرتا ہے۔ مثال کے طور پر خدا نے بنی اسرائیل کو اپنی بیوی ہونے کیلئے چالیس سال بیابان میں رکھا بجائے اِسکے کہ وہ اُسے اپنے حضور آنے کیلئے مجبور کرتا۔ بنی اسرائیل اُسکی آواز کو سُننے اور جواب دینے میں ناکام ہوئے۔ تمام نسلِ اسرائیل نے جنہیں اُس نے معجزانہ طور پر مصر سے رہائی دلائی اُنہوں نے خدا اور اُسکی آواز کے خلاف اپنے دلوں کو سخت کرلیا۔ خدا کا طریقہ تو آج بھی نہیں بدلا۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُسکی آواز کو سُنیں اور اپنے دلوں کو سخت نہ کریں جیسے بنی اسرائیل نے کیا۔ (عبرانیوں 15-14 :3، 7-4:6) آئیے اپنے دلوں کو نرم کرکے اپنے بیابان سے باہر نکلیں اور ہر روز خداوند کی آواز کو سُننے کے متعلق جانیں۔

روحانی الفاظ کو سُننے کے متعلق کیسے جانا جائے:

۱۹ویں آیت کے آخری حصّے میں اُسکی آواز کو سُننے کے متعلق جاننے کی ایک بڑی کُنجی موجود ہے۔

''میں جن جن کو عزیز رکھتا ہوں اُن سب کو ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں پس سرگرم اور توبہ کر۔'' (مکاشفہ 19 :3)

ہمیں توبہ کرکے سرگرم ہونا ہے۔ توبہ کرنا اِتنا آسان نہیں جتنا کہا جاتا ہے ''میں معافی چاہتا ہوں''۔ توبہ کا مطلب فقط کسی غلطی سے توبہ کرنا ہی نہیں بلکہ اُس راہ سے کنارہ کرلینا ہے اور جہاں تک ممکن ہو اِسکے انجام کی تصیح کرنا ہے۔ اِسکے لئے دل، جذبات، ادارے اور اعمال کی پوری تبدیلی درکار ہے۔ مثال کے طور پر، کسی شخص کے ازدواج میں کوئی اَلم ناک غلطی ہو تو ازدواج میں نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ شخص منہ سے تو معاف کرسکتا ہے مگر اِسکے باوجود اپنی بیوی کو واپس لانے سے انکار کرتا ہے جسکے لئے وہ اصل میں توبہ کرتا ہے۔

یسوع کے ساتھ دسترخوان پر رفاقت کرنے کا مطالبہ توبہ کرنے اور تبدیلی کے لئے سرگرم ہونا ہے۔ اِسکا تعلق منہ سے نہیں بلکہ دل سے ہے۔ جن کے دل نہیں سُن سکتے وہ یسوع کی کیا سُنیں گے۔ وہ سب سے پیار کرتا ہے۔ میں بھی بے شمار لوگوں سے محبت کرتا ہوں لیکن میں سب کے ساتھ کھانا نہیں کھاتا اور نہ ہی یسوع ایسا کرتا ہے۔ ہم یہاں محبت کی بات نہیں کررہے بلکہ خداوند کے ساتھ دِلی رفاقت کی بات کررہے ہیں۔ وہ اُن لوگوں کے ساتھ گہری رفاقت کرسکتا ہے جن کے دل توبہ کے وسیلہ پاک ہو چکے ہیں اور اُسکے کھٹکھٹانے پر دروازہ کھولتے ہیں۔ ہمیں ہر روز خوراک کی ضرورت ہے۔ لہٰذا آپ آسانی سے جان

سکتے ہیں کہ یسوع مسلسل کتنی مرتبہ کھٹکھٹاتا ہے!

وہ ایماندار جو غالب آکر توبہ کرتے اور اُس کے ساتھ دسترخوان پر کھانے کے متلاشی ہیں ایسے لوگ ہیں جنہیں وہ اپنے ساتھ تخت پر بیٹھنے کے لئے مدعُو کرتا ہے۔ یہ لوگ نیم گرم نہیں ہیں۔ جسکے کان ہوں سُنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔

اُسکی قُربت کو پالینا:۔

آئیں تھوڑا اور آگے بڑھیں۔ لیکن پہلے اِس بات کو سمجھ لیں کہ خداوند آپ سے بہت محبت کرتا ہے اگر آپ نے اُسکی حضوری کو پالیا ہے تو یاد رکھیں اُس نے بھی بڑی محبت کے ساتھ آپکے لئے اپنی جان قربان کی ہے۔ ہاں یہ بڑی خوشی کی بات تھی کہ وہ آپکے لئے مُوا۔ (عبرانیوں 3-12:1) اور اُس نے آپکے سر کے بالوں کو گن رکھا ہے۔ (لوقا 7 :12) اُسکی محبت بھی آپکے لئے اُتنی ہی خاص اور انوکھی ہے جتنے کہ آپ مسیح کے بدن کے لئے خاص اور انوکھے ہیں۔

زبور ۱۳۹ میں مرقوم ہے کہ وہ ہماری راہوں سے آگاہ ہے اور ہمارے اُٹھنے اور بیٹھنے کو جانتا ہے۔ وہ دُور سے ہی ہمارے خیالوں کو جانچتا ہے۔ اور پھر بھی وہ ہم سے محبت کرتا ہے! ابھی ہم جیسے بھی ہیں وہ ہمیں قبول کرتا ہے۔ اُسکی ہمیں ڈانٹنے اور تنبیہ کرنے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم اُسکی قربت حاصل کریں۔

خداوند یسوع مسیح آپ سے محبت کرتا ہے۔ وہ اپنے مقدس اور اپنی حضوری میں آپکے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہے۔ وہ شخصی طور پر آپ سے محبت کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اُسے جانیں اور اُسکے ساتھ گہرے رشتے میں بندھ جائیں۔ آپکے زمینی دوست سے بڑھکر بہترین دوست وہ ہے جو آسمانی ہے۔

آیئے اِسی لمحے اُسکی قربت کو حاصل کریں۔ خدا کا مفت تحفہ کسی طرح کی رسیوں سے بندھا ہوا نہیں ہے۔ تاہم کچھ شرائط ضرور ہیں۔ اِن شرائط میں یہ حقیقت شامل ہے کہ وہ آپکی خاطر آپکے حصّے کا کام نہیں کریگا۔ جب یسوع عدالت کرنے کیلئے آئیگا اور دُنیا سے پوچھے گا ''تم نے کیوں مجھے گہرے طور پر اور شخصی طور پر جاننے اور اِس مُفت موقع سے دریغ کرنے کا فیصلہ کیا؟ پھر کسی بھی طرح کی معذرت ناقابلِ قبول ہوگی۔ یہ یسعیاہ کا پیغام ہے جو رومیوں 10:21 میں بھی رقم کیا گیا ہے۔

''میں نے سرکش لوگوں کی طرف جو اپنی فکروں کی پیروی میں بُری راہ پر چلتے ہیں ہمیشہ ہاتھ پھیلائے۔'' (یسعیاہ 2: 65)

یسوع کے ساتھ اُسکے تخت پر بیٹھائے جانے کے دعوت نامہ کی شرط میں کوئی خاص طرفداری شامل نہیں ہے نہ تو خدا باپ کسی کا طرفدار ہے (اعمال 34 :10) اور نہ ہی خداوند۔ لیکن وہ شرائط کی طرفداری کرتا ہے یعنی اُسکے تحریری کلام کی تابعداری کی شرائط اور اُسکے ساتھ گہرے تعلق کے ذریعے اپنے دلوں میں اُسکے دسترخوان سے ذخیرہ کرنیکی تابعداری کی شرائط۔

تعلق ہی سب کچھ ہے :۔

ایک خاص شرط جیسا کہ مکاشفہ 3:21 میں تعلق کے متعلق ایک ہی لفظ میں مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ کیا آپ نے خداوند کے ساتھ اپنا تعلق قائم کیا ہے؟ کیا یہ سرگرم دوطرفہ رابطہ ہے؟ دوستی کی بنیاد اُسکے حضور تنہائی میں وقت گزارنے پر ہے۔

''جو مجھ سے اَے خداوند اَے خداوند کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اَے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے ؟۔ اُس وقت میں اُن سے صاف کہدونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اَے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔''(متی 7: 21-23)

حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جن کو روح القدس کی نونعمتیں بخشی گئیں (نبوت کی روح ہو یا کوئی اور کلیسیائی کام) وہ یسوع سے واقفیت میں ناکام ہو سکتے ہیں اگر اُنہیں ملنے والا مکاشفہ خداوند کی طرف سے نہیں ہے اور اگر وہ یسوع نام میں اُسکے دسترخوان سے مکاشفائی مَن کو حاصل نہیں کرتے تو یسوع باحق اُنہیں کہیگا ''میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی''۔ لفظ واقفیت جو متی 7:23 میں استعمال ہوا ہَے کا جسکا مطلب ہے تجربہ سے جاننا۔ جب وہ کہیگا ''میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی'' تو اِسکا مطلب ہے'' میرا تم سے کبھی شخصی تعلق نہ تھا''۔ ایک دفعہ یسوع کا بطور خداوند اقرار کرنے کے متعلق جہاں تک میں جانتا ہوں رومیوں 10 :9-10 کے مطابق اِسکا مطلب نجات ہے۔ اِس سے مُراد ابدیت کے لئے نئے آسمان اور نئی زمین میں داخل ہونے کیلئے اِس کا مطالبہ پورا کرنا ہَے۔ لیکن اِسکا مطلب گہرے تعلق کا اُستوار ہونا نہیں ہَے۔ یسوع کے ساتھ تعلق بنانے کے نتیجے میں اُسکے تخت پر کی نشست مطالبہ کرتی ہے کہ بلاناغہ اُسکے دسترخوان پر نہ کہ معمولی بلکہ اچھا کھانا کھایا جائے۔ بالکل اُسی طرح جیسے ہم اپنے زمینی دوستوں کے ساتھ باہم زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے سے تعلق بناتے ہیں۔ لہٰذا یہ یسوع کے ساتھ گہری دوستی کی تعمیر ہَے۔ ہمیں اپنے دن کو اُس میں محور ہنے کیلئے مصروف رکھنا ہوگا۔ ''مجھ سے جُدا ہو کر تم ناراست کام کرتے ہو'' ناراست کام کرنیوالوں میں وہ مسیحی شامل ہیں جو اُسکے نام سے کام کرتے ہین نہ کہ اُسکی ہدایت کے مطابق۔ اِس لفظ'' راستی '' کا مطلب لاقانونیت ہَے۔ یسوع کے ساتھ تعلق میں لاقانون ہو کر ہم اُن کاموں کو اُسکے طریقے کی بجائے اپنے طریقے سے سرانجام دیتے ہیں۔ اگر ہم وقت نکال کر اُس سے پوچھیں تو وہ ہمیں طریقہ بتائے گا کہ اِن کو کیسے کرنا ہے۔ مکاشفہ یہ ہَے کہ کیسے یسوع نے فرمایا کہ وہ اپنی کلیسیاء بنائے گا۔ (دوسرا باب دیکھیں) تاہم وہ ایماندار جو خداوند کے دسترخوان پر کھانا کھانے میں ناکام ہو جاتے ہیں اور وہ خداوند کے بغیر اپنی ہی مذہبی سرگرمیوں میں اُلجھ جاتے ہیں (جس میں دوسرے کے مسائل حل کرنے کی کوشش بھی شامل ہے) وہ متی ۷ باب کے مطابق اُن حیرت زدہ ایمانداروں کی مانند ہیں جنہوں نے اُسکے

نام سے نبوت بھی کی اور بدروحوں کو بھی نکالا لیکن خداوند کی اُنکے ساتھ تجرباتی تعلق کی بنا پر واقفیت نہ ہوگی۔ ہمیں اُسکی حضوری میں اُسکے دسترخوان کے گرد وقت گزارنے میں خبردار ہونا ہوگا۔ غیر مکاشفائی کام اُسکی آگ کے لئے غیر مفید ایندھن بن جائینگے۔ قائن نے اِس طریقے کو مشکل جانا۔ آؤ ہابل کی طرح تابعداری کریں نہ کہ قائن کی طرح۔

یہ الفاظ سنگین تو ہیں مگر اُتنے سنگین نہیں جتنا کہ مسیح کا تختِ عدالت اُن لوگوں کے لئے جو اُسکے ساتھ شخصی تعلق اور اُسے گہرے طور پر جاننے کو نظرانداز کرتے ہیں۔

''دیکھ میں دل کے دروازے پر کھڑا کھٹکھٹاتا ہوں'' کیا آپ ہر روز اُسکے لئے دل کے دروازے کو کھولیں گے؟ کیا آپ اُسے وقت دینے کے لئے اُسکے دسترخوان پر بیٹھیں گے تاکہ وہ آپکے ساتھ اپنے دل کی باتیں کرے؟ کیا آپ اُن باتوں کی تابعداری کرنیکے لئے اُسکے جُوئے کو اپنے اُوپر لیں گے جو وہ آپکے ساتھ بانٹے گا؟ اچھے لوگ فقط ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی بہتری چاہتے ہیں۔۔ بلاناغہ اپنے بہترین دوست (یسوع) کے ساتھ وقت گزاریں اور اُسکے دسترخوان پر تھوڑا نہیں بلکہ سیر ہوکر کھائیں۔ آپ اُن حیرت انگیز باتوں کو جانینگے جو وہ آپکو بتائے گا۔

وفادار ہونے کیلئے سیکھنا:۔

جب خداوند پہلی مرتبہ میرے ساتھ ہمکلام ہُوا تو میری خواہش بلاناغہ اُسکے دسترخوان پر وفاداری کے متعلق سیکھنے کی تھی۔ سیمنری ٹریننگ کے دوران ایک دوپہر میں کھانا کھانے کیلئے نیچے ہال میں جارہا تھا۔ نیوی میں میری سرگرم ڈیوٹی کو مجھے بوقت ضرورت بلالینے میں منتقل کردیا گیا اور میں نے اپنی بیوی ریٹا کے ساتھ سیمنری کا رُخ کیا۔ ہمارے بائبل سکول میں تین سال مکمل ہونے میں دو ماہ باقی تھے جب چلتے چلتے خداوند نے مجھے روک کر کہا کہ اگر تو ہر روز میرے ساتھ گفتگو کے لئے وقت نکالے تو میں تیری زندگی اور خدمت میں واضح تبدیلی لاؤنگا۔ وہ دُعا میں وقت گزارنے کے لئے نہیں کہہ رہا تھا بلکہ یہ کہ میں تنہائی میں اُسکے ساتھ وقت گزاروں اور اُسے شراکت کرنے کا موقع دُوں۔ سولہ سال گزر گئے اور میں نے پہلے سے اِسے اپنی روزمرہ مشق میں شامل کیا۔ اگرچہ میں دعا میں وقت گزارتا تھا۔ میرا اُسکے ساتھ رفاقت اور اُسکی سننے کا وقت جو کچھ وہ کہنا چاہتا تھا مقررہ ہفتے میں اِکا دُکا ہی ہوتا۔ اب ذرا پیچھے نگاہ کریں میں جانتا ہوں اگرچہ اُس نے مقررہ وقت میں وہ سب میرے ساتھ بانٹا اور اِس بات کو مجھے سولہ سال پہلے وفاداری سے ''کھانے'' یعنی رفاقت کرنے کے متعلق اُس دن سکھایا جب میں دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے نیچے ہال میں جارہا تھا۔ دوبارہ بتاتا چلوں میں اُس کے حضور دعا میں وقت گزارنے کے متعلق بات نہیں کررہا بلکہ زیادہ سے زیادہ اُس کے حضور رہ کر اُسکی سننے اور روزمرہ زندگی میں اُس پر اطلاق کے متعلق۔

سیمنری سے گریجویٹ ڈگری حاصل کرنے کے دو سال بعد میں نے فُل ٹائم خدمت کا آغاز کیا اور پوری دنیا میں

بائبل کی تعلیم دینے کیلئے سفر کیا۔ مگر ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اُسکی قربت حاصل کرنے میں ناکام ہوتے ہیں۔

یاد رکھیں۔ میں بڑی سرگرمی سے بائبل کی تعلیمات اور مذہبی کاموں (بغیر مکاشفہ) کو سرانجام دے رہا تھا۔ میں نے ایک اور ریاست میں گھروں میں عبادات شروع کیں۔ اپنے خاندان کے گزر بسر کیلئے میں نے انجینئرنگ کمپنی میں ملازمت کر لی۔ بالآخر خوش قسمتی سے میں ۲۰۰ کمپنی کی انجینئرنگ مینجر کے عہدہ پر فائز ہُوا۔ خداوند نے مجھے اور میرے خاندان کو شفا دی اور مجھے پھر اپنے حضور فروتن ہونے کیلئے سکھایا لیکن میں نے اِسکو آسان نہ سمجھا۔

خداوند نے مجھے نیوی کی نوکری چھوڑ دینے کو کہا اُس وقت میں 5-0 کے عہدے پر فُل کمانڈر تھا۔ مجھے تابعداری کرنے میں تین سال لگ گئے کیونکہ مجھے یہ نوکری بہت پسند تھی۔ لیکن خداوند نے مجھے کہا کہ یہ اُسکی تیسری اور آخری آگاہی تھی۔ ۷اویں سال میں میں نے خداوند کی تابعداری کی اور استعفیٰ دے دیا۔ اب مجھے احساس ہوتا ہے کہ اِس چیز کی ضرورت تھی کیونکہ بڑا عہدہ میرے نزدیک فخر کا قلعہ تھا۔ فخر خداوند کے ساتھ قربت کو اُتنی ہی جلدی ختم کر دیتا ہے جتنی جلدی کہ آپ کسی لفظ کے ہجے کرتے ہیں۔

مزید چند سال گزرنے کے بعد مجھے ایک جماعت کو پڑھانے کا موقع مِلا کہ کیسے اپنے روحانی اِختیار کی مشق کریں۔ میں نے سیکھا کہ یسوع کو ذہنی نہیں بلکہ شخصی طور پر جاننے کی ضرورت ہے اور ایک روز نوجوانوں کو تعلیم دیتے ہوئے خداوند مجھ سے مخاطب ہُوا کہ اگر میں ہر روز اُسکی پرستش اور ستائش کرونگا تو وہ میری زندگی میں تبدیلی لائیگا اور میری خدمت گُمنامی سے نکلے گی اور اِس دور میں اُسکے منصوبے کے مطابق ہوگی۔ میں نے ہر روز خداوند کے حضور ستائش اور پرستش کرنے کا عہد کیا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اُسکا فضل درجہ بدرجہ بڑھ رہا ہے میں خوش ہوں کہ جب میں بڑی دانشمندی سے دوسرے لوگوں کی خدمت میں مصروف تھا تو خداوند نے صبر و تحمل کے ساتھ مجھے اپنی خدمت کرنے کیلئے تعلیم دی۔

اُس وقت سے آج کے دن تک دو سال ہو چکے ہیں۔ میں خداوند کے دسترخوان پر کھانا کھانے اور ہلکی پھلکی خوراک میں فرق کے متعلق سیکھا۔ ۱۲ گھنٹے دفتر میں گزارنے کے بعد میں اپنے بستر پر خود کو بہت تھکا ہُوا محسوس کر رہا تھا جب اچانک مجھے یاد آیا کہ میں نے ابھی تک ستائش اور پرستش میں وقت نہیں گزارا مگر میں اپنا وعدہ پورا کرنے میں وفادار ہوں۔ میں بستر سے اُٹھا اور گھٹنوں کے بل اُسکی ستائش اور پرستش کی اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور حمد کی قربانیوں کے ساتھ اُسکے حضور وقت گزارا۔

مکاشفہ کی ''آواز''

ایک دلچسپ کام شروع ہونے کو تھا۔ اِس آگاہی سے پہلے کہ خداوند اپنے دل کی باتیں مجھے بتانا چاہتا تھا میں بعض اوقات صرف دس سے پندرہ منٹ خداوند کی خدمت میں صرف کرتا۔ وہ میری روح میں گہرے طور پر بولا میں نے اپنے کانوں سے

ایسے الفاظ سُنے جو مجھے میری ہی سوچیں لگنے لگیں مگر ایسا نہ تھا۔ یہ مجھے تقریباً ہی ضمیر کی ''آواز'' لگ رہی تھی مگر یہ خیالات میرے دماغ سے نہیں بلکہ میرے اندر سے اُٹھ رہے تھے۔

بے شمار لوگوں کیلئے ایسی صورتحال پر قابو پانا انتہائی مشکل بات ہے کیونکہ بدروحیں اور ہمارا اپنا ضمیر یہ کہنے کیلئے ہر دم تیار رہے ہیں کہ ایسے الفاظ ہماری اپنی سوچیں ہیں مگر کلام کا ٹھوس علم خدا کے لوگوں کو خیالات اور مکاشفے میں پہچان کرنا سیکھا تا ہے۔ جنکی تحریری کلام سے ہم آہنگی ہے وہ اُن خیالات اور مکاشفے کو جانچتے ہیں جنکا ٹکراؤ تحریری کلام سے ہے۔ تحریری کلام بڑی اہم جانچ پڑتال ہے اور یہ کبھی خداوند کی طرف سے ملنے والے مکاشفے کے خلاف نہیں جاتا۔

اضافی طور پر روح میں ایک گواہی موجود ہے جو روحانی سچائی کی یقین دہانی کروائے گی خواہ وہ نبوت کی صورت میں ہو یا روح القدس کے آپکی زندگی میں نزول کی صورت میں۔ نا صرف وہ الفاظ جو یسوع آپکی روح میں بولے گا بلکہ وہ اُن سے بالکل مختلف ہونگے جو آپکی سوچ یا آپکے ذہن میں آتے ہیں۔ مگر وہ ''آواز'' آپکی روح کی گہرائی میں سنائی دی جاتی ہے اور بلاشبہ آپکے دماغ میں سے ہوتے ہوئے جاتی ہے۔ حتیٰ کہ خداوند کے الفاظ کی ''آواز'' بھی ویسی ہی ہوتی ہے جیسے آپکی سوچوں کی اور ان کے درمیان فرق معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ایلیاہ نے ہلکی دبی ہوئی آواز سنی اور اِتنی ہی اچھی بات ہے جتنی آپ اِسے ہمیشہ پائیں گے۔

خداوند کی ہلکی دبی ہوئی آواز آپکے لئے فرق ہوگی اور میرے لئے فرق۔ لیکن یہ کبھی تحریری کلام سے ٹکراؤ نہیں کریگی اور ہمیشہ آپکے اندر موجود گواہی اِسکی یقین دہانی کریگی۔ یہ دونوں آپکی جانچ اور پڑتال ہی ہیں۔ خدا انفرادی طور پر آپکے ساتھ کلام کریگا اور سکھائے گا کہ کیسے اُسکی آواز کو سُنیں۔ وہی ہے جو چاہتا ہے کہ آپ اُسکی سُنیں۔

رومیوں 8: 16 ''روح خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔

1۔یوحنا 3:24 ''اور جو اُسکے حکموں پر عمل کرتا ہے وہ اِس میں اور یہ اُس میں قائم رہتا ہے اور اِسی سے یعنی اُس نے ہمیں دیا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائم رہتا ہے''۔

یوحنا 7:37-39 ''پھر عید کے آخری دن جو خاص دن ہے یسوع کھڑا ہُوا اور پکار کر کہا اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آ کر پئے۔ جو مجھ پر ایمان لائیگا اُسکے اندر سے جیسا کہ کتابِ مقدس میں آیا ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہونگی۔ اُس نے یہ بات اُس روح کی بابت کہی جسے وہ پانے کو تھے جو اُس پر ایمان لائے کیونکہ روح اب تک نازل نہ ہُوا تھا اسلیئے کہ یسوع ابھی اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا۔''

اکثر مسیحی خاص طور پر خداوند کی آواز سننے میں اپنے تجربات کو دوسروں کے تجربات سے ملانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ میں ایمانداروں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی خواہش کو بھول کر سادگی سے خداوند کی ستائش اور پرستش سے لُطف اُٹھائیں۔ جب وہ اِس بات کے لئے تیار ہوگا تو ضرور بات کریگا اور جب ہم اپنے ذہنی گھمنڈ کو اُسکے حضور ختم کرتے ہیں تو وہ ہمارے لئے کام کریگا۔ خداوند فکر و تردد سے بھرے ہوئے ذہن کو پسند نہیں کرتا۔ وہ آپکے مسائل سننے میں خوشی محسوس کرتا ہےَ لیکن مسائل والی دعائیں اکثر فتح کا باعث نہیں ہوتیں وہ ہمارے موثر سوالات سن کر خوش ہوتا ہےَ لیکن وہ ہمارے ذہنی مذہبی عقائد سے اِس سے بڑھکر خوش نہیں ہوتا جتنا وہ فریسیوں کی سُن کر ہُوا۔ خداوند ہمارے اپنے عقائد سے نہیں بلکہ بھروسے کی بنیاد پر ہم سے ہمکلام ہو رہا ہےَ۔

زبور ۱۰۰ میں بتاتا ہے کہ شکرگزاری کرتے ہوئے اُسکے پھاٹکوں اور حمد کرتے ہوئے اُسکی بارگاہوں میں داخل ہو۔ نہ تو فکروں کے باعث پھاٹکوں کو پاؤں سے ٹھوکر ماریں اور نہ بے اعتقادی سے پریشانیاں لے کر بارگاہوں میں آئیں۔ اگر ہم ذہنی طور پر خداوند کے روح کو ہمارے ساتھ گفتگو کرنے کی اجازت نہیں دیتے تو پھر کیسے ہم شخصی طور پر اُسے جان پائیں گے؟ مجھے شخصی طور پر نہیں جانتے مگر اسی کتاب کے وسیلے ذہنی طور پر میرے متعلق بہت کچھ جانتے ہیَں۔ ہم کسی شخص کے ساتھ گفتگو کرکے اور اُسکی سُن کر اُسے جانتے اور رشتہ قائم کرتے ہیں۔ ہم خداوند کے ساتھ بھی بالکل اِسی طرح تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ اگر ہم یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ خداوند کے روزِ قیامت کے متعلق ہم ذہنی علم رکھتے تھے تو پھر متی ۷ باب کے پیغام کو ہم افسردگی سے اِسطرح سیکھیں گے کہ ہم ہابل کی بجائے جس نے روح کی ہدایت سے قربانی گذرانی، قائن کی مانند لاشریعت ہوکر قربانیاں چڑھا رہے تھے۔

شیطان کی مکاری

جو لوگ خداوند کی آواز سے ناواقف ہیں اکثر اعلان کرتے ہیں جو آوازیں وہ اپنے باطن میں سنتے ہیں بدارواح کی ہوتی ہیَں۔ آئیں سوچیئے کہ کیسے ابلیس کلام کرتا ہےَ۔

الفاظ قوت کے آلات ہیَں۔ خدا نے جو آلات روحانی قوت کے لئے بنائے ابلیس اُنہی آلات کا استعمال کرتا ہےَ۔ ابلیس کا جسم تو نہیں ہے یہ صرف انسانوں کے ہی ہیَں لہٰذا روحانی قوت کی مشق کے لئے وہ انسانوں کو ہی اپنے کام کیلئے استعمال کرتا ہےَ۔ ابلیس حقیقت میں کچھ نہیں کرسکتا۔ اگر وہ کرسکتا تو بھی اپنی خواہش کی کوشش چُرانے، مار ڈالنے اور ہلاک کرنے میں کامیاب نہ ہوتا۔

تمام حقیقت کا تعلق ایک سچے خدا سے ہَے ۔مثال کے طور پر امثال 8:12 بیان کرتی ہے کہ تمام علم اور شعور کا منبع خدا ہے اور تمام ذہنی ایجادات کا منبع خدا ہَے ۔شیطان لوگوں (ایمانداروں اور غیر ایمانداروں دونوں) پر غلبہ پانے کے لئے طویل اور سخت محنت کرتا ہَے تا کہ اُنکے بدنوں اور جانوں کو چرانے کیلیئے قانونی رسائی حاصل کرے ۔ کتنے مسیحیوں کی صحت، معیشت اور خاندانی تعلقات اُن سے چرائے جاتے ہیں؟ کیا یہ اسلیئے ہے کہ وہ انتہائی غلطی پر ہیں یا اُنہوں نے لاشعوری طور پر چور کو اپنی زندگیوں میں آنے کا موقع دیا ہے؟ کچھ اپنی مرضی سے ایسا کرتے ہیں۔لیکن ابلیس لوگوں سے اُنکی مرضی کے مطابق کروا کر قانونی رسائی حاصل کرتا ہَے ۔

شیطان مسیحیوں کو اپنے کاموں میں شمولیت کرتا دیکھ کر خوش ہوتا ہے ۔ایماندار اُسے بہت سے طریقوں سے اپنی مرضی فراہم کرتے ہیں۔کیا آپ نے کوئی ایسا ایماندار دیکھا ہے جسکے اندر نا معافی، تلخی اور غصہ موجود ہو؟

یہ باتیں ابلیس کے حملے کے لئے کونسے دروازے کھولتے ہیں۔ایک بڑی حقیقت یہ ہے کہ آج کچھ مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ اپنی مرضی فراہم کرنے کے باعث مسیحی تعلیمات کی حکمتِ عملی کرتے ہوئے بدروح گرفتہ نہیں ہو سکتے ۔

جب ایک دفعہ کوئی شخص اپنی مرضی فراہم کریگا تو شیطان اُس شخص کی کمزوریوں کے ذریعے اُسکی روحانی زرہ کو متاثر کرنیکی کوشش کریگا۔اگر توبہ کرنے پر توجہ نہ دی جائے تو جسم کے ناپید رہنے جیسے نفسانی خواہش، غلط عقائد سے پیدا ہونے والے رویے، جسمانی روابط وغیرہ بڑھنے لگتے ہیں۔اگر شیطان سیاسی اور مذہبی رہنماؤں کی ماضی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو یہی اُسکا خاص خزانہ ہے جب ایک شخص اپنی مرضی کا زیادہ تر حصہ اُسکو فراہم کرتا ہے تو بدارواح اُس کی بہت ساری ذہنی اور جسمانی سرگرمیوں کو متاثر کر کے اور اُن پر قبضہ کر سکتی ہیں۔

خدا کی راہ فرق ہَے ۔

خدا کبھی قبضہ یا قابو نہیں کرتا۔وہ کبھی بھی آزاد مرضی میں مداخلت نہیں کریگا۔یسوع کبھی کسی شخص کے بدن اور ذہن پر اختیار نہیں جتاتا جبکہ آپکا کوئی بہترین دوست ایسا ضرور کرتا ہوگا۔خدا کبھی کسی پر اپنا زور نہیں چلاتا۔تاہم اِسکا مطلب یہ بھی نہیں کہ خداوند کسی کو بھی دعوت نہیں دیتا کہ کوئی آزادی اور اپنی مرضی سے اُسکی حضوری میں آئے اور اُسکے دسترخوان پر کھانا کھائے۔ چناؤ تو ہمیشہ انسان نے کرنا ہَے ۔یا تو وہ دعوت کو نظر انداز کریگا یا خداوند اور شیطان کے درمیان مضحکہ خیز موازنے کریگا مگر خداوند، خداوند ہی ہَے ۔اُسکی راہیں ہماری راہوں سے بہت بلند ہیں اور انسان کی ضد، گھمنڈ اور مذہبی تصورات وغیرہ خداوند کی پیش کش لاتبدیل ہَے ۔

خدا اپنے لوگوں کے ساتھ کام کرنے کے انتخاب کا طریقہ نہیں بدلتا۔اگر ہم بلا ناغہ خداوند کے حضور تنہائی میں وقت نہیں

گزارتے تو یہ ہمارا انتخاب ہَے ۔ اگر ہم اُسکے ساتھ کھانا چاہتے ہیں ۔لیکن اگر ہم ستائش اور پرستش میں وقت نہیں گزارنا پسند کرتے وہ بھی ہم پر منحصر ہے۔ تاہم اُسکا راستہ سُکڑا ہے اور وہ اسکو بدلنے والا نہیں ہَے ۔ 1- پطرس 5:5 میں واضح بیان ہے کہ خدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو توفیق بخشتا ہَے ۔ بلا ناغہ اُسکے حضور کھانے کا موقع ہمارے لئے اُسکا ترس ہے اور یہ توفیق بھی کہ کبھی ہلکی پھلکی خوراک نہ کھائیں ۔

خدا کے بھروسے پر بڑھیں ۔

بعض اوقات جب میں گھٹنوں کے بل اُسکے حضور جُھکتا ہوں تو اُسکے پاس کہنے کیلئے بہت کچھ ہوتا ہے اور پھر وہ بولنا شروع کرتا ہَے ۔ ہمیشہ میں نے اِس بات کا جائزہ لیا ہے کہ وہ میرے سننے سے بڑھ کر بولنے کے لئے تیار ہوتا ہَے ۔ کلام کی خدمت اور شفائیہ عبادات کے دوران میں سیکھا ہے کہ اپنا سارے دن کا ایجنڈ ا بناتے وقت اُس پر توکل کرنے سے عجیب کام رونما ہوتے ہیں ۔ بلا ناغہ وفاداری سے اُسکے حضور وقت گزارنے کے ایک ماہ بعد خداوند نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے مختلف چراگاہوں میں لے جانا چاہتا تھا جہاں میں کبھی نہیں گیا۔ اُس نے فرمایا یہ چراگاہیں وہ جگہیں ہیں جہاں گھاس کتابِ مقدس کے علم سے ہری نہیں ‘ جہاں فصیلوں کی مرمت ہونیوالی ہے اور جہاں بڑے بڑے پتھر ہیں جنہیں نکال پھینکنے کی ضرورت ہے ۔ ایک ہفتے کے دوران مجھے اپنی کلیسیاء چھوڑ کر ایک اور کلیسیاء میں جانا پڑا۔

ایک یا دو ماہ بعد خداوند نے میری راہنمائی کی کہ انڈیا میں خدمت کے لئے منصوبہ سازی کروں ۔ میں نے اپنی کمپنی سے تین ہفتوں کی چھٹیاں لیں اور 26 خادموں کی ایک ٹیم بنائی ۔ ہم نے گاؤں اور شہروں ‘ چھوٹے اور بڑے گرجا گھروں میں خدمت کی ۔ ہر جگہ ہم نے خداوند کے لئے ایسے لوگ جیتے جنہوں نے کبھی یسوع کی خوشخبری نہیں سُنی تھی بعض اوقات تو ایک وقت میں سو کی تعداد میں عجیب وغریب طور پر بدنی شفائیں جاری ہوئیں ۔

اِس سیاحت کے دوران ایک صُبح خداوند نے مجھے جلدی جگایا اور مجھے بتایا کہ وہ مجھے یشوع کی کتاب میں سے روحانی جنگ کے اصول سیکھائیگا اور اُس نے مجھے آیت بہ آیت ساری کتاب سیکھائی ۔

میں غیر مشتبہ طور پر کہہ سکتا ہوں کہ یسوع یقیناً کتابِ مقدس سے واقف ہَے ۔

---

9 متی 7:14 ’’ کیونکہ وہ دروازہ تنگ ہے اور وہ راستہ سُکڑا ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے اور اُسکے پانے والے تھوڑے ہیں ۔

1۔پطرس 5:15 ''اے جوانو! تم بھی بزرگوں کے تابع رہو بلکہ سب کے سب ایک دوسرے کی خدمت کیلئے فروتنی سے کمر بستہ رہو اسلیئے کہ خدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو توفیق بخشتا ہے۔

جب آپ خداوند سے کہیں گے کہ آپکو اپنا کلام سیکھائے تو درحقیقت آپ روحانی طور پر سیکھیں گے۔ جو کچھ اُس نے مجھے سیکھایا وہ حیرت انگیز ہے۔ جو کچھ وہ آپکو سیکھائیگا بالکل حیرت انگیز ہوگا۔

اُس وقت اُس نے مجھے بتایا کہ وہ میرے پاؤں سے دنیاوی کام کی زنجیروں کو کاٹ ڈالے گا کیونکہ وہ مجھے فُل ٹائم خدمت کے لئے بُلا رہا تھا۔ میں خوش تو تھا لیکن کچھ خوف زدہ بھی تھا۔

میں کیسے اپنی کفالت کرونگا اور دوسرے قرضہ جات ادا کرونگا؟ میں اپنے مقروض ہونے پر پچھتایا لیکن اِسکے باوجود میں وہاں تھا۔اُسی دن میں انڈیا سے اپنے گھر لوٹا۔ ہماری نئی کلیسیاء کے ایلڈروں نے مجھ سے بات کی کہ میں بطور پاسبان اپنے فرائض سرانجام دُونگا۔ جب میں نے یہی بات خداوند سے دریافت کی تو اُس نے فوراً ہاں میں جواب دیا اور کہا جتنی جلدی ہو سکے اُسے لوگوں کی رہنمائی کروں۔ یہ بڑی خوشی کی بات تھی۔

چھ ماہ گزر گئے۔ خداوند نے مخاطب ہو کر فرمایا کہ رومانیہ جا اور میرے لوگوں کے درمیان خدمت کر۔ وہاں جاتے وقت میں نے جانا کہ ضرور مجھے اپنی نوکری چھوڑنا ہوگی۔ کیا خداوند واقعی میری فکر کریگا؟ میں دن میں ۱۲ گھنٹے ڈیوٹی کرنے کا شوقین نہیں تھا لیکن اعلیٰ عہدے داران کو اچھی تنخواہیں دی جاتی ہیں مگر خداوند نے مجھے یقین دلایا کہ وہ میری کمپنی سے بڑھکر میری فکر کرنے میں قادر ہے۔ میرے پاس کوئی جمع پونجی نہ تھی۔لیکن جیسے ہی میں نے خداوند کے حضور اُسکے دسترخوان پر وقت گزارنا شروع کیا تو اُس نے مجھے اُٹھا کھڑا کیا اور پھر تمام بل بھی جمع ہونے لگے۔

یہ سب کرتے ہوئے اُس نے میری کمپنی کے نہیں بلکہ اپنے بھروسے پر بڑھنے میں مدد کی۔ کیا وہ ہر کسی کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہتا ہے؟ نہیں۔ اُسکا نصاب ہر کسی کے لئے فرق ہے اِسکے مختلف ہونے کی دو وجوہات ہیں۔ پہلا، ہم میں سے کوئی بھی یسوع مسیح کی طرح کامل نہیں۔محض احتیاج کے تحت ہر ایماندار کی ضروریات مختلف ہیں اور فقط یسوع ہی سمجھ سکتا ہے کہ کیسے اُن کے لیئے ٹھیک سے فراہم کرے۔ دوسرا، کسی بھی شخص میں یسوع کی طرح ''تمام سچائی'' نہیں ہے۔ ہر شخص میں کچھ نہ کچھ سچائی ہے مگر یسوع سچائی کا منبع ہے ۔اور اُسکا نصاب ہر فرد واحد کیلئے ناقابلیت کی حالت میں سیکھنے کیلئے ہے۔

یسوع نے آپکے لئے خاص نصاب بنایا ہے۔

یسوع کسی بھی شخص کو قطع نظر اُسکی روحانی بلوغت کے سیکھاتا ہے جو شاید آپ اور میں نہیں جانتے۔ تاہم فقط وہ طریقہ جس سے ہم کسی دوسرے کے وسیلہ سیکھیں گے۔لیکن اگر وہ شخص اُن باتوں کو سیکھنے میں ناکام ہوتا ہے جو یسوع سیکھانا چاہتا ہے۔ میرا

کہنا یہ ہے کہ بدن میں رہتے ہوئے ہم سب کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے ۔کوئی بھی ایک دوسرے کیلئے غیر ضروری ہے نہ زیادہ اہم ہے غرض ہمیں ایک دوسرے کی شدید ضرورت ہے۔

لہٰذا اب میں دوبارہ خداوند کی خدمت فُل ٹائم کر رہا ہوں ۔ میں ہر روز اپنی تنخواہ اور باقی ضروریات کے لئے خداوند پر انحصار کرتا ہوں ۔ اُسکا خادم ہونیکی حیثیت سے میں ہر صُبح سیکھتا ہوں کہ کیسے اُن کاموں کو سرانجام دُوں جو خداوند مجھ سے چاہتا ہے ۔میرے پہلے دو ہفتے تو اِسی طرح گزرے۔

جب میں رومانیہ سے واپس گھر آیا تو پہلے دن خداوند نے فرمایا کہ میں اُس دن کو ستائش کا دن بناؤں ۔ لہٰذا میں نے سارا دن خوب ستائش کی اور گرجا گھر میں تعریف وحمد کے گیت گائے ستائش اور حمد کی آیات اور زبور پڑھے۔

دوسرے دن اُس نے فرمایا کہ میں وہ سب کر سکتا تھا جو میں چاہتا اور وہ دن شادمانی کا دن تھا۔ میں اپنے سفر اور سیاحت کے اخراجات کے لئے بھی کچھ بے چین تھا۔ اُس دن میں نے اپنے دفتر میں دوپہر تک کام کیا اور اُسکے بعد گھر کے کام کیے ۔شام سے پہلے میں اُنہیں ختم کر چکا تھا کہ میرا بیٹا میرے لئے ڈاک لایا اور اُس میں ایک ایماندار کی طرف سے میرے نام کا ایک خط موجود تھا جسکے متعلق میں نے تقریباً ایک سال سے نہیں سُنا تھا۔ اُس نے ایک چیک بھیجا جس میں ہدیے کی ایک بھاری رقم تھی ۔ میں شادمان ہوا کہ خداوند نے میری اور میرے گھرانے کی فکر کا ہمیں یقین دلایا۔ اُس ہفتے ہر روز مجھے ڈاک میں ہدیہ جات ملتے رہے۔

حتیٰ کہ تیسرا دن بھی بڑا مزے کا دن تھا۔ خداوند نے فرمایا کہ وہ مجھے باہر معجزہ کرنے کی غرض سے بھیجے گا۔ خداوند مجھے میرے ایک دوست کے ہاں لے گیا جسکی ایمرجنسی سرجری کو پانچ سال گزر گئے مگر زخم نہ بھرا۔ ڈاکٹر سمجھ نہ سکے کہ ایسا کیوں ہے یسوع مسیح کے نام سے میں نے اُسکی زندگی سے لعنت کو ختم کیا اور شفاء کے جاری ہونیکی دعا کی تو وہ فوراً شفاء پا گیا۔ اُسکی زندگی میں ترقی حیران کُن ہے ۔

ایک یا دو دن بعد خداوند نے فرمایا کہ ایک خاندان میں خدمت کروں ۔ میں نا صرف اُسی خاندان میں شفائیہ خدمت پر دھیان دے رہا تھا بلکہ اُنکے والدین پر بھی اور شام کے وقت ایک ڈیپارٹمنٹل سٹور پر میری ملاقات ایک جوڑے سے ہوئی۔

گہرے تعلق کی بدولت بڑا ایمان پیدا ہوتا ہے ۔

بات یہ ہے کہ پچھلے دو ابواب میں ہم نے دیکھا کہ خداوند مکاشفہ کے باعث اپنی کلیسیاء بنائے گا۔ وہ اُنکو مکاشفہ دیتا ہے جو اُسکی آواز سنتے ہیں۔ اگرچہ وہ ایسے لوگوں کو بھی مکاشفہ دے سکتا ہے جو اُسکے حضور اُسکے دسترخوان پر وقت نہیں گزارتے تو غیر معمولی طور پر اسکے مقدار، معیار اور استقامت میں فرق ہوگا۔ اُستاد کے ساتھ باقاعدگی سے وقت گزار کر تمام اسباق سیکھ لینے

اور وقت نہ گزار کر سیکھنے میں نا کام ہو جانے میں واضح فرق ہے ۔
اُسکی آواز کو سننے میں بہتری اُسکے حضور وقت گزارنے سے آتی ہے ۔ وہ مختلف ایمانداروں پر مختلف طریقے سے جلوہ گر ہوسکتا ہے ۔ مثال کے طور پر رویا، باطن میں ہلکی دبی ہوئی آواز کے وسیلہ وغیرہ۔ وہ جلوہ گر ہوگا۔ یسوع اِسی لئے مُوا کہ خدائے عظیم کے ساتھ ہمارا تعلق مستقل ہوجائے۔

عبرانیوں ۱۱ باب مہر کوز کوئی بھی مرد وعورت آپ سے مختلف نہیں تھا۔ علاوہ ازیں آپکے پاس کتابِ مقدس اور دیگر وسائل ہیں جن پر یسوع نے کام کیا۔ عبرانیوں ۱۱ باب کے مطابق ہمارے آباؤاجداد نے ایمان کے بغیر کوئی بھی بڑا کام نہیں کیا۔ وہ عظیم کام اُنکے ایمان کی بنیاد تھی اور اُنکا خداوند کے ساتھ شخصی تعلق تھا۔ جب خدا اُنکے ساتھ بولتا تو وہ اُسکی آواز سننے میں بڑے پُر اعتماد تھے اور اِسی لئے اُسکی سُن کر وہ بھروسہ کرتے کہ اُسکی تابعداری کرنے میں اُنہیں کسی قسم کا شک نہیں۔ ہم ایسے ہی کرنے کے متعلق سیکھ سکتے ہیں۔

یاد رکھیں: بڑا مکاشفہ بڑے ایمان سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر بڑا مکاشفہ خداوند کے ساتھ گہرے تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ اور جب ہم بلا ناغہ خداوند کے دسترخوان پر کھاتے ہیں تو ہمارا تعلق بڑا گہرا ہوجاتا ہے۔ یہ یہی نیم گرم کلیسیاء کے لئے زہر مہرہ ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اُسکے حضور توبہ کرنے میں دلیری کریں اور اپنے کانوں کو اُسکے لبوں کے نزدیک کردیں۔

چوتھا باب اُس میں قائم ہونا: آپکو کیسے اپنی نبض کو جانچنا ہے۔

''کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔'' یوحنا 14:10
یسوع مسیح نے واضح کیا کہ جو باتیں اُس نے اپنے شاگردوں سے کیں وہ اپنے باپ کی طرف سے کیں۔ یہ خدا کی طرف سے مکاشفاتی باتیں ہیں اور یہ ایک نمونہ ہے کہ آج یسوع اور ہمارا باپ دونوں مل کر ہم سے باتیں کرتے ہیں۔ خدا نے یسوع سے کلام کیا وہ کلام یسوع کی روح میں اُسی طرح اُترا جیسے یسوع آج ایمانداروں کی روح میں کام کرتا ہے۔ آیئے اِس کلام پر ایک گہری نظر ڈالیں۔

۱۰ ویں آیت میں استعمال ہونے والے لفظ ''کلام'' کا یونانی زبان کے لفظ ''ریمہ'' سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ یونانی کے اور بھی الفاظ کے ترجمے اِسی طرح سے ہماری انگریزی بائبل میں کیئے گئے ہیں۔ انہی کے درمیان ایک لفظ ''لوگاس'' ہے۔ لوگاس باپ کی طرف سے رابطے کا نام ہے۔ لوگاس تحریری، زبانی، رویا وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ لوگاس کا سادہ سا مطلب رابطہ

ہے ۔ یوحنا 1 میں یسوع کو لوگاس کہا جاتا ہے ۔ دوسری طرف ریمہ خصوصی طور پر زبانی رابطے کا نام ہے ۔ یہ ایک الہامی قوتِ گفتار ہے۔ اکثر جب خصوصی طور پر کسی شخص کو ملنے والے مکاشفہ کا حوالہ دیا جاتا ہے تو کتابِ مقدس میں اِسکے لئے استعمال ہونے والا لفظ ریمہ کہلاتا ہے ۔ یہاں ۱۰ ویں آیت میں جو مکاشفاتی کلام یسوع کر رہا ہے وہ اُسے باپ کی طرف سے مِلا اور اُس نے وہ شاگردوں کو دیا۔ یسوع کی ساری خدمت لوگوں کے ساتھ مکاشفاتی کلام کرنے میں گزری۔ جیسا کہ دوسرے باب میں دیکھا جاتا ہے کہ اِسی طرح وہ اپنی کلیسیاء بناتا ہے ۔

''جو اُوپر سے آتا ہے وہ سب سے اُوپر ہے۔ جو زمین سے ہے وہ زمین ہی سے ہے اور زمین ہی کی کہتا ہے جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اُوپر ہے۔ جو کچھ اُس نے دیکھا اور سُنا اُسی کی گواہی دیتا ہے اور کوئی اُسکی گواہی قبول نہیں کرتا۔ جس نے اُسکی گواہی قبول کی اُس نے اِس بات پر مہر کردی کہ خدا سچا ہے۔ کیونکہ جسے خدا نے بھیجا وہ خدا کی باتیں کہتا ہے۔ اسلیئے کہ وہ روح ناپ ناپ کر نہیں دیتا۔'' یوحنا 3: 31-34

ریمہ کے وسیلہ معجزات

خدا نے یسوع کو مکاشفاتی کلام کرنے کیلیئے بھیجا۔ یسوع بھی ہمیں وہ کلام کرنے کیلیئے بھیج رہا ہے ۔ مکاشفاتی کلام ۔ اُوپر سے قوی ریمہ کلام ۔ کیا وجہ تھی کہ یسوع معجزے کرتا تھا اور آج ہم بھی اُسی طرح کر سکتے ہیں۔ اُس نے باپ سے مکاشفہ پایا۔ اور جب اُس نے وہ مکاشفہ بولا تو معجزات ظہور میں آئے ۔ بائبل کے کسی بھی معجزے میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ مرد و خواتین میں معجزات کا ظہور مکاشفے کے حصول کی بنا پر ہے اور جب مکاشفے کی تابعداری کی جاتی ہے تو خدا سے معجزہ جسمانی حقیقت بن کر ظاہر ہوتا ہے ۔ عبرانیوں ۷ ویں باب کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ موضوع اور بھی واضح دکھائی دیتا ہے ۔

جتنا وقت ہم خداوند کے حضور ستائش اور پرستش میں تنہا گزارتے ہیں۔ اُتنا ہی زیادہ ہم اُسکے دسترخوان سے کھاتے ہیں اور اُتنا ہی بڑا مکاشفہ ہم اُسکے حضور سے پاتے ہیں۔ تاہم اُتنے ہی زیادہ معجزات ظہور میں آئینگے ۔ مثال کے طور پر جب خداوند نے پطرس کو کرنیلیس کے گھر جانے کا مکاشفہ دیا تو اُس وقت وہ کہاں تھا؟ پطرس اُسوقت چبوترے پر دُعا کر رہا تھا۔ کرنیلیس کیا کر رہا تھا؟ اعمال 10:2 میں اُسے دیندار کہا گیا ہے جو ہمیشہ دُعا کرتا رہتا۔ جو مکاشفہ اُنہوں نے پایا اُس نے خوشخبری کو یروشلیم سے نکال کر پوری دنیا میں پھیلا دیا۔ کوئی شخص اُس اثر سے مُنکر نہیں ہوسکتا جو تحریری کلام سے مسیحیوں پر پڑا۔ آج وہ لوگ (جنھیں عام طور پر زیادہ مکاشفہ حاصل نہیں ہوتا) بہت کم ہیں یا حتیٰ کہ وہ اس خیال کو کم قدر بناتے ہیں کہ ریمہ مسیحی زندگی میں ابتدائی کلام ہے ۔ اگر مکاشفہ خداوند کی طرف سے ملے تو پھر ملنے والے مکاشفہ اور تحریری کلام میں کوئی تضاد نہیں ہے ۔ تحریری کلام ہمیشہ ملنے والے ریمہ کلام کو جائز قرار دیتا ہے۔

یہ جاننا انتہائی اہم ہے کہ پہلی صدی کی کلیسیاء کوئی تحریری خوشخبری نہ تھی تو یسوع کی مصلوبیت کے بعد اُنہوں نے کیا کیا؟ اُن کے پاس نہیں وہ تھا جو آج ہمارے پاس ہے روزانہ خداوند کے ساتھ رابطہ کروانے والی ٹیلی فون لائن یعنی دُعا۔

''اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو۔ وہ تمھارے لئے ہو جائیگا۔ میرے باپ کا جلال اِسی سے ہوتا ہے کہ تم بہت سا پھل لاؤ۔ جب ہی تم میرے شاگرد ٹھہرو گے'' (یوحنا 15:7-8)

پھل کیسے پیدا ہوتا ہے اور خدا کو جلال کیسے ملتا ہے؟ تمام روحانی پھل مضبوط روحانی انگور کے درخت سے حاصل ہوتا ہے۔ یسوع انگور کا درخت ہے اور ہم ڈالیاں ہیں۔ ڈالیوں کو ہر روز خوراک کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا ہمیں بھی ضرورت ہے۔ شاید بہت سے مسیحی کمزور ڈالیوں کی مانند ہوں کیونکہ وہ خداوند کے دسترخوان سے مناسب خوراک نہیں لیتے۔ اِسی لئے وہ مکاشفہ حاصل کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں باغ کا مالک بھی کمزور اور بے پھل ڈالیوں کی چھانٹ تراش کرتا ہے تاکہ اچھا پھل پیدا ہو۔

''انگور کا حقیقی درخت میں ہوں اور میرا باپ باغبان ہے۔ جو ڈالی مجھ میں ہے اور پھل نہیں لاتی اُسے وہ کاٹ ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اُسے چھانٹتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے۔ اب تم اُس کلام کے سبب سے جو میں نے تم سے کیا پاک ہو۔'' (یوحنا 15:1-3)

کیسے جانا جائے کہ آپ خداوند میں قائم ہیں۔

اگر آپ خداوند میں قائم ہیں تو اِسکو جاننے کا طریقہ بالکل آسان ہے کیا وہ آپکی ڈالی کو چھانٹ رہا ہے؟ کیا آپکی زندگی میں صفائی ستھرائی کا کام جاری ہے؟ کیا آپ اُسکی گہری قربت میں اُسکے ساتھ چل رہے ہیں اور دوسروں کے ساتھ تعلق میں دیانتدار ہیں؟ (آپ مسلسل دل کی سختی اور غصے کی وجہ سے دوسروں کو معاف کرنے سے انکار اور بہانہ کر رہے ہیں) (جنھوں نے آپ کو دُکھ دیا) (یہ جانتے ہوئے بھی کہ غلط رویہ ہے؟)

خداوند جنگجو ہے۔ وہ گناہ کو برداشت نہیں کریگا اور نہ اُن باتوں کو برداشت کریگا جو ہماری ناکامی کا سبب بنتی ہیں جن کے لئے اُس نے ہمیں پہلے سے غالب آنے کو کہا۔ مگر جب ہم اُسکے ساتھ بلاناغہ وقت گزاریں گے تو ہم جانینگے کہ اُسکا ہمیں چھانٹنا کتنا مفید اور حوصلہ افزاء ہے تاکہ ہم اُسکی پاکیزہ محبت میں بڑھیں۔ اگر یہ چھانٹ تراش جاری رہے تو یہ اُسکا ہماری زندگیوں میں کام کرنے کا نتیجہ ہے۔ تو ہمیں یقین ہو سکتا کہ ہم اُس میں قائم ہیں۔ جو لوگ توبہ کرنے میں پُر جوش ہیں اور جنکو خداوند ریمہ مکاشفاتی کلام سے تنبیہ و ملامت کرتا ہے ایسے لوگ ہیں جنکی ڈالیوں کی چھانٹ وہ کر سکتا ہے۔

''میں انگور کا درخت ہوں تم ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں وہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی مجھ میں قائم نہ رہے تو وہ ڈالی کی طرح پھینک دیا جاتا اور سُوکھ جاتا ہے اور لوگ اُنہیں جمع کر کے آگ میں جھونک

دیتے ہیں اور وہ جل جاتی ہیں۔'' (یوحنا 15:5-6)

ایک لعنت جو تمام مسیحیت میں کام کر رہی ہے وہ خدائی کاموں کو اپنی کوشش سے کر کے پھل لانے کی لعنت ہَے۔ جب تک آپکے کام خداوند کی ہدایت کے مطابق نہ ہونگے جلا دیئے جائینگے۔ خود ساختہ کاموں کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ وہ مذہبی گھمنڈ سے نکلتے ہیں۔ جسمانی مسیحی ایسی منشاء پوری کرنے میں لگے ہوئے ہیں جو خداوند کو سخت ناپسند ہَے۔ قائن اپنی ذات میں بڑا اچھا بنا ہوا تھا اور اچھی قربانیاں چڑھانے کو آیا۔ اُسے بہت غصہ آیا جب اُس نے دیکھا خداوند نے اُسکی قربانیوں کی ذرا پرواہ نہیں کی۔ لیکن ایسے مسیحی جو ہر جگہ اچھے نظر آتے ہیں اپنی ہی ذات سے متاثر ہوتے ہیں۔ قائن نے خداوند کے خاص مکاشفہ کی بجائے اپنی ہی مشورت کی پیروی کی۔ اسرائیل کو ۴۰ برس بیابان میں گھمانے کا مقصد اُنہیں یہ سیکھانا تھا کہ وہ خداوند پر توکل کریں۔

آج بھی بے شمار مسیحی مارے مارے پھر رہے ہیں۔ ضرور ہے کہ ہم خداوند کے دسترخوان پر کھانا سیکھیں ورنہ ہم اپنی اچھائی کے بیابان میں مریں گے اور کبھی اپنی وعدے کی سرزمین یعنی یسوع مسیح کے ساتھ شخصی تعلق کو فتحمند نہیں دیکھ پائیں گے۔

''اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمھارے لیئے ہو جائیگا۔'' (یوحنا 15:7)

اگر خداوند یسوع مسیح کی طرف سے مکاشفہ آپکے دن کے لئے من ہے تو اُسکی باتیں (کلام) آپ میں قائم ہے۔ اگر آپ اُسکے مکاشفے کو سُنتے اور جواب دیتے ہیں تو پھر ۷ویں آیت میں یہ مرقوم ہے جو کچھ مانگو وہ تمھارے لئے ہو جائیگا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ۷ویں آیت میں ''جو کچھ'' کی آیت ''بنک کے چیک'' کی مانند ہے یعنی جو کچھ میرے نام سے مانگو۔ میں اِن آیات کو پڑھتا اور قیاس کرتا ہوں کہ اِن میں کوئی شک وشبہہ اُن کے لئے نہیں جنہوں نے وفاداری سے اُسکے دسترخوان پر کھانا سیکھا ہے اور اُسکے ریمہ کو سننا اور تابعداری کرنا سیکھا ہے۔ اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو تمھارے لئے ہو جائیگا۔

نوکر نہیں دوست

جیسے جیسے ہم خداوند کے ریمہ کی تابعداری کرتے ہیں ہمارے تعلق میں تبدیلی آتی ہے اور نوکر کی بجائے اُسکے دوست بن جاتے ہیں۔ یسوع کا بالواسطہ مکاشفہ اُن ایمانداروں کے لئے ہے جو ارادہ کرتے ہیں کہ آیا وہ یسوع کے دوست بننا پسند کرتے ہیں یا نوکر۔ ''جو کچھ میں تم کو حکم دیتا ہوں اگر تم اُسے کرو تو میرے دوست ہو۔ اب سے میں تمھیں نوکر نہ کہونگا کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اُسکا مالک کیا کرتا ہے بلکہ تمھیں میں نے دوست کہا ہے۔ اِسلیئے کہ جو باتیں میں نے اپنے باپ سے سُنیں وہ سب تمکو بتا دیں۔ تم نے مجھے نہیں چُنا بلکہ میں نے تمھیں چُن لیا اور تمکو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ اور تمھارا پھل قائم رہے تاکہ میرے نام سے جو کچھ باپ سے مانگو وہ تمکو دے۔'' (یوحنا 15:14-16)

یسوع کے ساتھ دوستی میں انتہائی خوشی ہَے۔ اُسکے ساتھ دل کی بات کہنے میں کتنی خوشی ہَے دوست اپنے انتہائی راز ایک دوسرے کو بتاتے ہیں اور وہ ایک دوسرے پر بہت بھروسہ کرتے ہیں۔ جونہی ہم بلاناغہ یسوع کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنے سے گہری قربت حاصل کرتے ہیں تو ہم نوکر کے تعلق سے دوستی کے رشتے میں بندھ جاتے ہیں۔ ایک مخلص دوست نوکر سے بڑھ کر ہَے۔ پھر بھی ایک دوست اپنے دوست کے کہنے پر نوکر کا کام سرانجام دیگا۔ خداوند کا مکاشفہ تابعداری میں دوستی کا باعث ہَے۔

یاد رکھیں: یسوع مسیح کے بالواسطہ مکاشفہ کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمارے تمام اپنے کام حتیٰ کہ بڑے بڑے خیالات سب جل جائیں گے۔ جیسے جیسے ہم اُسکے حضور تنہائی میں وقت گزارتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ مکاشفہ حاصل کرتے ہیں اور اُستاد خداوند کے ساتھ گہری دوستی کو اُستوار کرتے ہیں وہ ہمیں چھانٹتا اور صاف کرتا ہے تاکہ ہم باپ کو جلال دے سکیں۔ آپ بھی اُسے موقع دیں کہ وہ آپکی چھانٹ کرے تاکہ آپکی ڈالی اُسکے لئے بہت سا پھل لائے۔

11 متی 18:19، مرقس 11:24، یوحنا 14:13-14، 15:16، 16:23، 1-یوحنا 3:22، 5:14-15

12 یوحنا 15:5 ''میں انگور کا حقیقی درخت ہوں تم میری ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں وہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔''

سیکشن نمبر 2 خداوند کے دستر خوان سے من کھانا

باب نمبر 5 بیٹا، کیا آپ من کھانا چاہو گے؟

یسوع مسیح مسلسل دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ کھانا کھائے۔ استثنا۶ باب اور مرقس ۱۲ باب سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ ہمیں خداوند اپنے خدا سے پورے دل، جان، عقل اور طاقت سے محبت رکھنی ہے اور یوحنا ۲۳:۱۴ میں مرقوم ہے کہ اِس محبت کا اظہار اُسکی باتوں (کلام) میں قائم رہ کر کرنا ہے۔ یوحنا ۶۔۴:۱۵ میں ہم مزید سیکھتے ہیں کہ یسوع مسیح انگور کے درخت میں قائم رہنے کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے اور ہمارا خود ساختہ کام کوئی وقعت نہیں رکھتا اور ضرور ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔

یوحنا ۷:۱۵ میں مرقوم ہے کہ ہم اُسکے ریمہ کو اپنی زندگی میں قائم کرنے کے وسیلہ اُس میں قائم ہوتے ہیں تو پھل پیدا ہوتا ہے اور باپ کو جلال ملتا ہے۔ ریمہ کلام اُسکے دستر خوان پر اُسکے ساتھ شخصی گفتگو کے وسیلہ ملتا ہے۔ یہ واقعی مشین کے وہ پُرزے ہیں جنکی طرف خداوند نے اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ اُنہیں اپنی کلیسیاء بنانے کیلئے استعمال کریگا (متی ۱۸۔۱۳:۱۶) ہمیں یوحنا ۴۰۔۳۸:۵ یہ بھی ملتا ہے کہ جب یسوع نے فریسیوں کو اپنی بابت کتابِ مقدس میں سے جاننے کو کہا تو یسوع کو شخصی طور پر جانے بغیر کتابِ مقدس کا ذہنی مطالعہ کر لینے سے اُنہیں زندگی نہیں ملی۔

خدا کا کلام کیسے تحریر ہُوا؟

یہاں یہ بات سمجھنے میں مددگار ثابت ہوگی کہ کتابِ مقدس کا مکاشفہ کیسے لکھنے کو ملا۔ ہم دیکھیں گے کہ خداوند کی آواز کو سُننے کا طریقہ ہے جسکا استعمال کر کے خدا نے اپنے لوگوں سے کلام تحریر کروایا۔

''یسوع مسیح کا مکاشفہ جو اُسے خدا کی طرف سے اِسلیئے ہُوا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جنکا جلد ہونا ضرور ہے اور اُس نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر اُسکی معرفت اُنہیں اپنے بندہ یوحنا پر ظاہر کیا، جس نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کی یعنی اُن سب چیزوں کی جو اُس نے دیکھی تھیں شہادت دی۔ اس نبوت کی کتاب کا پڑھنے والا اور اُسکے سُننے والے اور جو کچھ اِس میں لکھا ہے اُس پر عمل کرنے والے مبارک ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ یوحنا کی جانب سے اُن سات کلیسیاؤں کے نام جو آسیہ میں ہیں اُسکی طرف سے جو ہے اور جو تھا اور

جو آنے والا ہے اور اُن سات روحوں کی طرف سے جو اُسکے تخت کے سامنے ہیں۔ اور یسوع مسیح کی طرف سے جو سچا گواہ اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا اور دُنیا کے بادشاہوں پر حاکم ہے تمھیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔ جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور جس نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہم کو گناہوں سے خلاصی بخشی۔'' (مکاشفہ 5-1:1)

''میں یوحنا جو تمھارا بھائی ور یسوع کی مصیبت اور بادشاہی اور صبر میں تمھارا شریک ہوں خدا کے کلام اور یسوع کی نسبت گواہی دینے کے باعث اُس ٹاپو میں تھا جو پتمس کہلاتا ہے۔ کہ خداوند کے دن روح میں آ گیا اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی یہ ایک بڑی آواز سُنی۔ کہ جو کچھ تو دیکھتا ہے اُسکو کتاب میں لکھ کر ساتوں کلیسیاؤں کے پاس بھیج دے یعنی افسس اور سُمرنہ اور پرگمن اور تھواتیرہ اور سردیس اور فلدلفیہ اور لودیکیہ میں۔'' (مکاشفہ 11-1:9)

یوحنا کی انجیل کے اباب میں رقم ہے کہ یسوع کلام ہے اِس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں ہونی چاہیئے کہ اُس نے یوحنا کو مکاشفہ کی کتاب دی۔ یسوع نے اِسے خدا سے حاصل کیا تھا۔ روح کے وسیلہ یہ باتیں اُس تک پہنچی۔ یسوع نے یوحنا کو ہدایت دی کہ جو مکاشفہ وہ سُن رہا (آیت ۱۱۔۹) ہے اُنہیں تحریر کرے اور اُنہیں سات مخصوص کلیسیاؤں کو بھیجے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یوحنا ٹرکی سے تقریباً ۳۵ میل کے فاصلے پر پتمس کے جزیرہ پر جلاوطنی کی حالت میں خدمت کر رہا تھا۔ یوحنا نے یہ بیوقوفی کا سوال نہ کیا ''کیسے میں اِس کلام کو چھپوا کر اُن مقامات پر بھیجوں حتیٰ کہ میرے پاس تو صفحات ناکافی ہیں''۔ اُس نے فقط خداوند کے فرمان کے مطابق تابعداری کی۔ پطرس کے دوسرے خط میں ہم دیکھتے ہیں کہ کیسے اُن لوگوں نے خداوند کی رہنمائی کا بالکل اُسی طرح جواب دیا جو اُنہیں روح القدس کے وسیلہ مکاشفاتی کلام سے مِلا۔

''اور پہلے یہ جان لو کہ کتابِ مقدس کی کسی نبوت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں۔ کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔'' (۲۔پطرس 21-1:20)

نبوت اور مکاشفہ دونوں ایک ہی روح سے ملتے ہیں۔ یہ روح القدس ہی تھا جسکے وسیلہ یوحنا نے وہ سب تحریر کیا جو یسوع نے اُسے لکھوایا۔ یہ مرحلہ اور واضح طور پر پولُس کے گلتیوں کے خط میں دیکھا جاتا ہے۔

''اے بھائیو! میں تمھیں جتائے دیتا ہوں کہ جو خوشخبری میں نے سنائی وہ انسان کی سی نہیں۔ کیونکہ وہ مجھے انسان کی طرف سے نہیں پہنچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسوع مسیح کی طرف سے مجھے اُسکا مکاشفہ ہُوا''۔ (گلتیوں 12-1:11)

یسوع مسیح نے یہ مکاشفہ کلیسیاء کو دیا اور اِسکے لکھے جانے کی بھی اجازت دی۔ کتابِ مقدس میں خطوط نویس تو بہت ہیں مگر اِسکا منصف ایک ہی ہَے۔ اِن تمام خطوط نویسوں نے پہلے خداوند کی آواز سننے اور اُس پر بھروسہ کرنا سیکھا۔ اُنہوں نے سیکھا کہ اُن باتوں کو اُسی طرح کلیسیاؤں تک پہنچائیں جیسے پائیں۔ اگر آج ہم بھی اُسکی کلیسیاء کو کوئی پیغام دے رہے ہیں تو بالکل اُسی طرح سے دیں۔

''ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کیلئے فائدہ مند بھی ہے۔ تاکہ مردِ خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کیلئے بالکل تیار ہو جائیں۔ (۲۔تیمتھیس 17-3:16)

تمام صحائف کا الہام یعنی مکاشفہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ۲۔پطرس ۱:۲۱ میں ذکر ہوا کہ خدا کے مقدس لوگ روح القدس کی رہنمائی میں چلے ۔اِسکا مطلب ہے کہ خداوند کے متواتر مکاشفہ ملنے کے بغیر متواتر پاکیزگی ممکن نہیں ۔اور کوئی بھی یسوع مسیح کی آواز کو سُننے اور اُسکی تابعداری کیے بغیر وفاداری سے پاکیزہ زندگی بسر نہیں کرسکتا۔

کتنے سادگی اور شاندار طریقے سے خداوند نے اپنے کلام کو تحریر کیا۔اِسی سادگی سے وہ اپنے ہر بچے (ایماندار) کے ساتھ بات چیت کرنا چاہتا ہَے ۔اُسکی بڑی آرزو ہے کہ کہ ہم روح میں اُسکے مکاشفہ کی مدد سے چلیں اور پھل پیدا کریں تا کہ اُسے جلال ملے۔آج ہمیں کتنا بڑا حق حاصل ہے کہ ہم اپنے خداوند ا اپنے نجات دہندہ کی ہدایات کو سنتے ہوئے اور اُسکی کلیسیاء بنانے کے منصوبے کو ساتھ لے کر چلیں۔

روحانی خوراک

مکاشفہ ۳:۱۹ میں خداوند اپنے کلام کے وسیلہ تنبیہ و ملامت کرتا ہَے ۔

’’میں جن جن کو عزیز رکھتا ہوں اُن سب کو ملامت و تنبیہ کرتا ہوں ۔پس سرگرم ہو اور توبہ کر۔‘‘

(مکاشفہ ۳:۱۹)

مکاشفہ ۲۰:۳ میں خداوند اپنے دسترخوان پر اُنکے ساتھ رفاقت کرتا ہے جو اُسکی آواز سنتے اور دروازہ کھولتے ہیں۔ یوحنا ۷:۱۵ کے مطابق اُس میں قائم رہنا اُسکے ریمہ (الہام) میں قائم رہنے کے برابر ہے۔

ریمہ خداوند کے حضور سے باطنی آواز کی صورت میں آتا ہے۔ ریمہ ایک مکاشفہ ہے۔ ریمہ کی مثالیں اُس الہام میں شامل ہیں جس کے باعث یسوع نے یوحنا کو مکاشفہ کی کتاب (مکاشفہ ۱۹۔۱:۱) لکھنے کو کہا۔ پولس کو گلتیوں ۱۲۔۱۱:۱ میں نئے عہدنامہ کی منادی کرنے کو کہا۔ اِسکے لئے یہ تمام شرائط 'قائم رہنا' کھانا (رفاقت کرنا) ملامت اور تنبیہ اور خداوند یسوع مسیح کے ساتھ گہری قربت کرنا بہت ضروری ہے۔

لیکن یسوع نے فقط اِنہی شرائط پر اپنے بیان کو ختم نہیں کیا بلکہ اُس نے اِسی طرح کا ایک اور حوالہ دیا۔ روحانی خوراک

''یسوع نے اُنکے جواب میں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم مجھے اِسلیئے نہیں ڈھونڈتے کہ معجزے دیکھے بلکہ اِسلیئے کہ تم روٹیاں کھا کر سیر ہوئے۔ فانی خوراک کیلیئے محنت نہ کرو بلکہ اُس خوراک کیلیئے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے جسے ابنِ آدم تمھیں دیگا کیونکہ باپ یعنی خدا نے اُسی پر مہر کی ہے۔'' (یوحنا 6:26-27)

یسوع اپنے پیروکاروں کو خوراک دیگا۔ یہ کونسی خوراک ہے جو ابدی زندگی کی خاطر سب کچھ برداشت کرتی ہے؟ یہ وہ خوراک ہے جو اُسکے دسترخوان پر میسر ہے۔ یہ اُسکے حضور سے مکاشفہ کی خوراک ہے۔

روحانی من

تابعداری کے حصول کے لئے جسے وہ بہتر طور پر سرانجام دے سکتے تھے فریسیوں نے اٹھائیسویں آیت میں ایک سوال اُٹھایا۔ ''ہم کیا کریں تاکہ خدا کے کام انجام دیں؟ یسوع کا جواب تھا کہ وہ بطور مسیح اُس پر ایمان لائیں۔ اُنہوں نے ثبوت کے طور پر اُسکے اختیار کا نشان مانگا بالکل اُسی طرح جیسے بیابان میں پھرتے وقت مَن خدا کے ساتھ ہونے کی علامت تھا۔

مکاشفہ 3:20 ''دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہُوا کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سُنکر دروازہ کھولیگا تو میں اُسکے پاس اندر جا کر کھانا کھاؤں اور وہ میرے ساتھ۔''

یوحنا 15:7 اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمھارے لئے ہو جائے گا۔''

من کا ذکر کرتے ہوئے فریسیوں نے غلطی سے کہا کہ موسیٰ نے ہمارے باپ دادا کو من کھلایا۔ یسوع نے یہ کہتے ہوئے اُنکی تصیح کی کہ موسیٰ نے نہیں بلکہ باپ نے اُن کو من کھلایا۔ یسوع نے مزید تفصیلات میں اضافہ کیا جو اُسے باپ کی طرف سے ریمہ مکاشفہ کے طور پر ملیں۔ اُس نے اس من کو نا صرف آسمانی روٹی بلکہ حقیقی روٹی کہا۔ اُس نے واضح طور پر فرمایا کہ روٹی جو آسمان سے اُتری حقیقت میں وہی شخص ہے جسے خدا نے زندگی دینے کیلئے دُنیا میں بھیجا۔

فریسیوں نے اُس شخص کو نظر انداز کر کے اُسکی بجائے روٹی اور ہمیشہ کی زندگی کے حوالہ پر غور کیا۔ اُنہوں نے پوچھا ''خداوند یہ ہمیشہ کی روٹی ہمیں دے۔'' یسوع نے جواب میں واضح فرمایا:

''یسوع نے اُن سے کہا زندگی کی روٹی میں ہوں جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔''

(یوحنا6:35)

جیسے مَن نے بیابان میں خدا کے لوگوں کو آسودہ کیا آج نیا مَن یعنی خدا کا بیٹا یسوع خدا کے لوگوں کو سنبھالتا اور آسودہ کرتا ہے۔ سنتالیسویں آیت بتاتی ہے کہ یسوع نے خود کو آسمانی روٹی کہا اور وضاحت کی۔

''میں تم سے سچ کہتا ہوں جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہَے۔ زندگی کی روٹی میں ہوں۔ تمہارے باپ دادا نے بیابان میں مَن کھایا اور مر گئے یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُتری۔ اگر کوئی اِس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہیگا بلکہ جو روٹی میں جہان کی زندگی کے لیئے دونگا وہ میرا گوشت ہے۔'' (یوحنا6:47-51)

آیئے متی ۴:۴ کی روشنی میں اِن آیات پر غور فرمائیں ہم واضح طور پر اُس من کی فطرت اور کام پر نگاہ کر سکتے ہیں جسکی بات یسوع کر رہا ہے۔

''اُس نے جواب میں کہا لکھا ہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہیگا بلکہ ہر بات سے جو خدا کے مُنہ سے نکلتی ہَے۔'' (متی4:4)

یسوع آج ہمارے لئے مَن ہَے مگر وہ کیسے ہماری غذا ہے؟ وہ ریمہ کلام کے باعث ہماری غذا ہے جو اُن سب کو ملتی ہے جو اُسکے ساتھ اُسکے دسترخوان پر بیٹھنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ بالکل اُسی طرح جیسے ہر روز بیابان میں مَن اکٹھا کیا جاتا تھا۔ تو کیا ہمیں بلا ناغہ اُسکے دسترخوان پر اُسکے مکاشفہ کو حاصل کرنا چاہیئے۔ جیسے کل (ماضی میں) زمین پر گرنے والا من خراب ہو گیا تو کیا کل کے مکاشفہ کا استعمال آج اُسکے لئے کام کو بے پھل ثابت کریگا۔ جیسے بلا ناغہ ہمارے بدنوں کو خوراک کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا آج خدا کے لوگوں کو بلا ناغہ اُس پر بھروسہ کر کے زندہ رہنا ہے!

ہمارے روز کی روٹی ہمیں دے

کیا آپ کبھی اِس بات پر حیران ہوئے کہ کیوں ''ہمارے روز کی روٹی ہمیں دے'' کو خداوند کی دعا میں شامل کیا گیا؟ یہ دعا متی

6:7-13میں دکھائی دیتی ہے اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرنیکی دعا ہَے ۔ خداوند کی دعا پیروی کرتے ہوئے (یسوع نے متی 6:14-18میں پوشیدگی میں روزہ رکھنے)(کی بجائے)(عوامی ریاضت کی تصیح کی)۔ پھر یسوع نے جسمانی ضروریات کی طرف توجہ مرکوز کی (متی6:19-33۔اُس نے واضح طور پر خداوند کی دعا میں روحانیت اور جسمانیت پر توجہ دلائی ہَے ۔

متی کے چھٹے باب کا باقی حصہ جسمانی ضرورتوں کے لئے خدا پر بھروسہ کرنے کی تعلیمات کیلئے مخصوص ہے مثلاً زمین پر مال جمع نہ کرو، دولت کی خدمت نہ کرو، جنگلی سوسن کے درختوں کو دیکھو کہ وہ کس طرف بڑھتے ہیں وہ نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہیں۔ ہَوا کے پرندے نہ بوتے ہیں نہ کاتتے تو بھی خدا اُنکی فکر کرتا ہے۔ اُس نے فرمایا بے اعتقاد ہو کر جسمانی ضرورتوں کے پیچھے نہ بھاگو بلکہ پہلے خدا کی بادشاہی کی تلاش کرو تو ساری جسمانی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔

پہلی آیات خداوند کی دعا پر مشتمل ہیں جو روحانی چیزوں کی طرف دھیان دلاتی ہیں۔ (جسمانی خوراک) بجائے (روحانی خوراک) ''ہمیں روز کی روٹی دے'' کیلئے دعا ئیہ درخواست ہَے ۔جس روحانی خوراک کے متعلق ہم نے سیکھا ہے وہ مکاشفہ پر مشتمل ہے۔ وہ روحانی من جسکی کلیسیائی تعمیر کیلئے ہمیں ہر روز ضرورت ہَے ۔

واضح ہے کہ یسوع ہمیں مکاشفہ دینے والا اور وہ روٹی ہے جو زندگی بخشتا ہَے ۔ یہ وہی ہے جس نے فرمایا ''جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں'' (یوحنا6:63)۔ وہ یہ باتیں مکاشفہ کے باعث کہتا ہے اور یہ مکاشفہ ہمیں بادشاہی کے کام کیلئے سنبھالتا ہَے

روزانہ کی خوراک

جسمانی روٹی کھانا روزانہ کا کام ہے اور روحانی روٹی بھی روزانہ کی خوراک ہونی چاہیئے ۔ہم اُسکے مکاشفاتی من کے وسیلہ روحانی طور پر کھاتے ہیں۔ اِسے ہم اُسکے چُھو دینے والے کلام کو سُن کر اُسکی دسترخوان سے حاصل کرتے ہیں۔

''میں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اُتری۔ اگر کوئی اِس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہیگا بلکہ جو روٹی میں جہان کی زندگی کیلئے دونگا وہ میرا گوشت ہے۔ پس یہودی یہ کہہ کر آپس میں جھگڑنے لگے کہ یہ شخص اپنا گوشت ہمیں کیونکر کھانے کو دے سکتا ہے؟ یسوع نے اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تم ابنِ آدم کا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کرونگا۔ کیونکہ میرا گوشت فی الحقیقت کھانے کی چیز اور میرا خون فی الحقیقت پینے کی چیز ہَے ۔ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں۔ جس طرح زندہ باپ نے مجھے بھیجا اور میں باپ کے سبب سے زندہ ہوں اُسی طرح وہ بھی جو مجھے کھائیگا میرے سبب سے زندہ رہیگا۔ جو روٹی آسمان سے اُتری یہی ہے۔ باپ دادا کی طرح نہیں کہ کھایا اور مر گئے۔ جو یہ روٹی کھائیگا وہ ابد تک زندہ رہیگا۔'' (یوحنا 6:51-58)

نوحوالہ جات، ایک سچائی

یوحنا کی انجیل کی ۵۱ ویں آیت مزید اِس روٹی کی حقیقت بیان کرتی ہے کہ یہ بھی یسوع کا بدن ہَے ۔پس یہ مختلف اشکال کی چیزیں ملکر ایک کی روحانی سچائی کی وضاحت کرتی رہی ہیں۔ یسوع نے اپنے لوگوں کے لئے روزانہ مکاشفہ کی ضرورت کی تصویر کشی اِس طرح کی:

1۔من (متی 4:4، یوحنا 35-6:32، 6:48-51,58)

2۔آسمانی روٹی (یوحنا 35-6:30، 6:48-51,58)

3 ۔بدن (یوحنا 6:51)

4 ۔گوشت (یوحنا 55-6:53)

5۔جو بھوک اور پیاس دونوں کے اختتام کی وجہ ہے (یوحنا 6:35)

6۔خون (یوحنا 55-6:53)

جیسا کہ ابتداء میں یوحنا ۱۴ اور ۱۵ میں دیکھا گیا ہے کہ یہ تصورات اِن کے برابر ہیں:

7۔اُس میں قائم رہنا (یوحنا 4: 15)

8۔اُس میں بسے رہنا (یوحنا 15:20)

9۔اُس کی دسترخوان پر کھانا (مکاشفہ 3:20)

یہ ایک اہم بات ہے کہ یسوع نے ہمیں نو الگ الگ حوالوں کے ذریعے اپنے مکاشفہ کو حاصل کرنے کا اصول سکھایا۔کتابِ مقدس کے مطابق نو کا عدد بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اِسکا تعلق انسان اور اُسکے تمام کاموں کی عدالت سے ہے۔یہ انسان کی تمام تکمیل کے اختتام کی علامت ہَے۔

خداوند سے مکاشفہ کے حصول اور تابعداری کے متعلق سیکھنے کا (خداوند کی دسترخوان پر کھانا) نتیجہ فقط ہمیشہ کی زندگی ہی نہیں جیسا کہ ہم اُوپر والی آیات میں دیکھتے ہیں بلکہ اُس کے تخت پر بیٹھنے کے لئے مدعو کیا جانا ہے۔یہ وہ ورثہ ہے جو یسوع نے اپنی بھیڑوں کے لئے چھوڑا ہے (یوحنا 10:27) جو اُسکی آواز سُنتی ہیں۔

---

15 مکاشفہ 3:21 ''جو غالب آئے میں اُسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاؤنگا۔جس طرح میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اُسکے تخت پر بیٹھ گیا۔''

کیا آپ بھی چھوڑ جائینگے؟

فقط فریسی ہی وہ لوگ نہ تھے جنہوں نے اُسکے گوشت یا مکاشفاتی من کو حاصل کرنے سے انکار کیا۔ وہ اپنی دانست میں بڑے ذہین تھے جنہوں نے کتابِ مقدس میں ہمیشہ کی زندگی کی تلاش کی مگر نہ پائی گو اُنہوں نے سنجیدگی سے اِسکے متعلق سوچا۔

آج بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ نئی پیدائش کے وسیلہ اُنہوں نے ہمیشہ کی زندگی کے خزانے کو پالیا ہے ۔ یہاں سوال نجات کا نہیں ہے۔ نجات تو رومیوں10:9-10 کے مطابق یسوع کا خداوند ہونے کا اقرار کرنے سے واضح ہو جاتی ہے ۔

اگر نجات ہی وہ سب کچھ ہے جو ایمانداروں کو درکار ہے تو یقیناً یہ ایک بڑی حیرت انگیز بات ہے ۔لیکن خداوند کے تخت پر بیٹھنے اور بادشاہی کا حصہ بننے کا اجر۔ یہ سب خداوند کے ساتھ ہمارے تعلق کی بنا پر ہے۔ کیا ہمارا تعلق لگاتار اُسکے دسترخوان پر وقت گزارنے میں گزرتا ہے؟ یا کیا صرف کلیسیاء ہی ہمارا رابطہ ہے ۔ کیا ہمارے مسلسل تعلق کا انحصار اُسکے حضور (اُسکے دسترخوان پر) وقت گزارنے سے ہے؟ یا فقط کلیسیاء ہی ہمارے رابطے کا ذریعہ ہے؟ بطور خادم ہمارا مقام شاہی کہانت ہے اور مقدس قوم ہے (ا۔پطرس2:9) جو خداوند کے ساتھ ایک خاموش تعلق رکھنے سے کہیں بڑھکر مطالبہ کرتا ہے کیونکہ خداوند کو ہمارے پورے دل کی ضرورت ہے نہ کہ فقط ایک حصے کی۔

''خداوند خدا فرماتا ہے دیکھ وہ دن آتے ہیں کہ میں اِس ملک میں قحط ڈالوں گا۔ نہ پانی کی پیاس اور نہ روٹی کا قحط بلکہ خداوند کا کلام سننے کا ۔تب لوگ سُمندر سے سُمندر تک اور شمال سے مشرق تک بھٹکتے پھرینگے اور خداوند کے کلام کی تلاش میں اِدھر اُدھر دوڑینگے لیکن کہیں نہ پائینگے ۔اور اُس روز حسین کنواریاں اور جوان مرد پیاس سے بیتاب ہو جائینگے ۔'' (عاموس8:11-13)

غور فرمائیں کہ ۱۳ویں آیت میں بت پرستی اور ۱۱ویں آیت میں خداوند کے مکاشفاتی کلام کا بالواسطہ موازنہ کیا گیا ہے ۔ خدا کے لوگوں کو مسلسل سنبھالنے والے مکاشفہ کے بغیر مکاشفہ (کلام) کے قحط کا نتیجہ اُن بت پرستوں کے لئے بلاواسطہ اتنا سخت ہوگا جتنا سامریہ کا گناہ۔ آج اپنے گردونواح میں ہم ایسا دیکھتے ہیں۔

یسوع نے اپنی موت اور جی اُٹھنے کے باعث خدا کے لوگوں کے لئے ہمیں اُسکے مکاشفہ کو سننے کے قابل بنا دیا ہے ۔ اُس نے فریسیوں اور اپنے شاگردوں کو تعلیم دینے کے لئے اپنے پیغام کے دوران بے شمار تشبہات کا ذکر کیا جن میں جسمانی روٹی کا ذکر بھی موجود ہے۔ اپنی موت اور جی اُٹھنے پر اُس نے خدا کے تمام لوگوں کو اُسکے مکاشفے کو سننے کے لئے بحال کر دیا۔

سب بھوکے نہیں ہیں

افسوس! یسوع میں ہر ایماندار اِس پیغام کو سننے کے لئے بھوکا نہیں ہے۔ مثال کے طور پر یوحنا ۶ باب میں جب یسوع نے یہ تعلیم اپنے شاگردوں کو دی تو وہ اُلٹے پھر گئے اور اِسکے بعد اُسکے ساتھ نہ رہے۔

''اِسلیئے اُسکے شاگردوں میں سے بہتوں نے سُنکر کہا کہ یہ کلام ناگوار ہے اِسے کون سُن سکتا ہے؟ یسوع نے اپنے جی میں جان کر کہ میرے شاگرد آپس میں اِس بات پر بڑبڑاتے ہیں اُن سے کہا کیا تم اِس بات سے ٹھوکر کھاتے ہو؟۔ اگر تم ابنِ آدم کو اُوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟۔ زندہ کرنے والی تو روح ہے۔ جسم سے کچھ فائدہ نہیں۔ جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں ۔مگر تم میں سے بعض ایسے ہیں جو ایمان نہیں لائے کیونکہ یسوع شروع سے جانتا تھا کہ جو ایمان نہیں لاتے وہ کون ہیں اور کون مجھے پکڑوائے گا۔ پھر اُس نے کہا اسی لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آسکتا جب تک باپ کی طرف سے اُسے یہ توفیق نہ دی جائے۔ اِس پر اُس کے شاگردوں

---

17 یوحنا5:39 ''تم کتابِ مقدس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اُس میں ہمیشہ کی زندگی تمھیں ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔

میں سے بہتیرے اُلٹے پھر گئے اور اِسکے بعد اُسکے ساتھ نہ رہے''۔ (یوحنا66-6:60)

ہر مسیحی سے وہ سوال ضرور پوچھا جانا چاہیئے جو یسوع نے اپنے شاگردوں سے پوچھا ''کیا تم اِس بات سے ٹھوکر کھاتے ہو؟''۔ٹھوکر سے مُراد دھچکا لگنا یا کسی چیز کے بارے مشتبہ ہونا ہے۔آج بھی یہ سوال ایک مسئلے کی طرح ہے۔ ہمارا جسم ہمیشہ کتابِ مقدس کی تعلیمات کے خلاف مزاحمت کرتا ہے۔آج بھی کچھ لوگ اِس کلام کو ٹھوکر سمجھتے ہیں۔

جو باتیں یسوع نے کیں وہ ریمہ کے وسیلہ کیں۔ جو مکاشفاتی کلام وہ آج آپکی روح میں کرتا ہے وہ بھی ریمہ ہَے۔آج بھی کچھ مسیحی جو دوسرے لوگوں کو خداوند کے حضور سے کلام سنتا دیکھتے ہیں تو اُنہیں ٹھوکر لگتی ہَے۔آج یہی وہ ضروری بات ہے جو یسوع کے شاگردوں اور عام لوگوں میں فرق پیدا کرتی ہَے۔اب بھی ایسا ہورہا ہے۔

کیا آپکو اُسکی آواز سننے سے ٹھوکر لگتی ہے یا آپ برکت پاتے ہیں اور اُسکا چہرہ دیکھنے کے مشتاق ہیں اور یہ کہ خاص طور پر وہ آپ سے کیا فرماتا ہے؟ جب دوسرے بھائی اور بہنیں خداوند کی حضوری میں وقت گزارنے کے متعلق سیکھتے ہیں کہ بھیڑ کی طرح اُسکی آواز سُنیں تو کیا آپکو اِس بات سے برکت ملتی ہے یا یہ تصور آپکے لئے فریسیوں کی طرح تکلیف دہ ہے؟

آج بے شمار نئی پیدائش حاصل کرنے والے مسیحی ایسے بھی ہیں جو ہر روز اپنے نجات دہندہ اور خداوند سے مکاشفہ حاصل کرنے کے تصور سے بے بہرہ ہیں۔اُسکی ریمہ باتیں (کلام) روح اور زندگی ہیں، یہ مسیحی زندگی میں اختیاری نہیں ہیں۔

''پس یسوع نے اُن بارہ سے کہا کیا تم بھی چلا جانا چاہتے ہو؟ شمعون پطرس نے اُسے جواب دیا اے خداوند! ہم کس کے پاس جائیں ؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے پاس ہیں۔اور ہم ایمان لائے اور جان گئے ہیں کہ خدا کا قدوس تو ہی ہے۔''(یوحنا69-6:67)

یادرکھیں: ہمارا ردِعمل پطرس کی مانند ہونا چاہیئے۔''خداوند ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے پاس ہیں ہم تجھے چھوڑ کر کہاں جائیں؟''

خدا کرے ہماری دعا ایسی ہو' ''خداوند ہم جانتے ہیں کہ تو ممسوح ہے' زندہ خدا کا بیٹا ہے،تو ہے جو خوشی سے روزانہ کی زندگی کیلئے مکاشفاتی من دیتا ہے۔خداوند یسوع' بخش دے کہ ہم اُس بھروسے میں وفادار ہو جائیں جس کے لئے تو نے اپنی جان دی اور جس کی خاطر روح القدس اُن لوگوں کو تیرے پاس لاتا ہے جن کے کان ہیں وہ سُنیں۔

یسوع مسلسل دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔کیا آپ روح القدس کے تابع ہونے کیلئے رضامند ہیں تا کہ وہ سکھائے کہ کس طرح آپکو دروازہ کھولنا ہے؟

باب نمبر 6 زندگی کی روٹی کھانا: خداوند کی خدمت کیسے کی جائے۔

میرا دل ہمیشہ شادمان ہوکر ''باغ میں'' گیت کے اشعار گنگناتا ہے۔

میں تنہا باغ میں آتا ہوں'
جب شبنم گلاب کے پھولوں پر ہوتی ہے؛
اور ایک آواز میں اپنے کانوں میں سنتا ہوں'
خدا کا بیٹا فرماتا ہے۔
وہ کہتا ہے اور اُسکی آواز'
اتنی میٹھی ہے کہ پرندے بھی گانے لگتے ہیں؛
اور جو سُر اُس نے مجھے بخشا'
وہ میرے دل کے تار چھیڑنے لگا۔
میں اُس کے حضور باغ میں رہونگا۔
گو میرے چوگرد رات کا سناٹا ہو؛
وہ مجھے فرمائے کہ دُکھ اور مصائب سے گزروں'
تو اُسکی آواز میرے لئے بلاہٹ ہے۔

کورس

اور میرے ساتھ چلتا ہے
اور وہ مجھ سے بولتا ہے
اور وہ مجھے بتاتا ہے کہ میں اُسکا اپنا ہوں
اور ہم خوشی بانٹتے ہیں
جب ہم رات بھر قیام کرتے ہیں
جس سے کوئی دوسرا واقف نہیں ہے۔

کوئی بھی کسی کو روحانی باغ میں نہیں لے جاسکتا' ''میری سکونت گاہ'' جیسا ڈیویٹ موڈی اِس جگہ کا نام پکارتا ہے۔لیکن ایک دفعہ روح اقدس اُنکی رہنمائی خداوند کی حضوری کی طرف ضرور کریگا۔یسوع نے باغ میں یہ جاننے کیلئے کہ کیا ہوگا جانا پسند کیا۔تو پھر ہم اُسکے ساتھ روحانی باغ میں کیوں نہیں جاسکتے۔جب کوئی شخص ایک دفعہ باغ میں اُسکی آواز کو سنتا ہے تو وہ جگہ اُس کے لئے ہر دلعزیز بن جاتی ہے۔وہ شخص روح کی تازگی اور مزید کام کرنیکے لئے زور آور ہوتا ہے۔یرمیاہ 33:3 کا وعدہ' موسیٰ' ہارون اور سموئیل کی مثال ہماری روحانی بھوک کو بڑھاتی اور اُسکی آواز کو سننے میں قریب لے جاتی ہے۔

’’کہ مجھے پکار اور میں تجھے جواب دُونگا اور بڑی بڑی اور گہری باتیں جنکو تو نہیں جانتا تجھ پر ظاہر کرونگا۔‘‘ (یرمیاہ 33:3)

’’تم خداوند ہمارے خدا کی تمجید کرو اور اُسکے پاؤں کی چوکی پر سجدہ کرو۔ وہ قدوس ہے۔ اُسکے کاہنوں میں سے موسیٰ اور ہارون نے اور اُسکا نام لینے والوں میں سے سموئیل نے خداوند سے دعا کی اور اُس نے اُنکو جواب دیا۔ اُس نے بادل کے ستُون میں سے اُن سے کلام کیا۔ اُنہوں نے اُسکی شہادتوں کو اور اُس آئین کو جو اُس نے اُنکو دیا تھا مانا۔ اَے خداوند ہمارے خدا! تو اُنکو جواب دیتا تھا۔ تو وہ خدا ہے جو اُنکو معاف کرتا رہا۔ اگرچہ تو نے اُنکے اعمال کا بدلہ بھی دیا۔ تم خداوند ہمارے خدا کی تمجید کرو اور اُسکے مقدس پہاڑ پر سجدہ کرو۔ کیونکہ خداوند ہمارا خدا قدوس ہے۔

بادشاہ داؤد خداوند کے ساتھ وقت گزارنے سے واقف تھا۔ میں مکاشفہ 3:20 کے مطابق اِسے ’’دسترخوان پر کھانا‘‘ کہتا ہوں جبکہ داؤد اِسے ’’حق تعالیٰ کے پردہ میں رہنا‘‘ بطورِ ہیکل، عبادت خانہ اور اُسکا گھر کہتا ہے۔

’’جو حق تعالیٰ کے پردہ میں رہتا ہے وہ قادرِ مطلق کے سایہ میں سکونت کریگا‘‘۔

’’پر تو اے خداوند میری پناہ ہے! تُو نے حق تعالیٰ کو اپنا مسکن بنالیا ہے‘‘۔ (زبور 91:1,9)

’’میں نے خداوند سے ایک درخواست کی ہے۔ میں اسی کا طالب رہونگا کہ عمر بھر خداوند کے گھر میں رہوں تاکہ خداوند کے جمال کو دیکھوں اور اُسکی ہیکل میں استفسار کیا کروں۔ کیونکہ مصیبت کے دن وہ مجھے اپنے شامیانہ میں پوشیدہ رکھیگا۔ وہ مجھے اپنے خیمہ کے پردہ میں چھپالیگا۔ وہ مجھے چٹان پر چڑھا دیگا۔‘‘ (زبور 5-27:4)

داؤد لاویوں کے ساتھ ہیکل میں رہنے کی بات نہیں کر رہا تھا۔ وہ روحانی دُنیا میں اُسکے تخت کے پاس رہنے کی بات کر رہا تھا۔ وہ حق تعالیٰ کے پردہ میں رہنے کی بات کر رہا تھا، اُسکے دسترخوان پر اُسکے من کو کھانے کیلئے، اُسکی حضوری میں شادمان ہونے کیلئے۔ موسیٰ نے اِس کو خیمہ اجتماع کہا۔ یہ تمام بیانات خداوند کے ساتھ شخصی اور گہرا تعلق قائم کرنے کے لئے استعمال کیے گئے۔ درحقیقت جب ناتن نبی نے داؤد پر بیت سبا کے ساتھ کئے گئے گناہ سے پردہ اُٹھایا کہ ’’تو (داؤد) وہ آدمی ہے‘‘۔ تو اِس بات کی وجہ سے داؤد کے خدا کے ساتھ تعلق میں کمی واضح ہوئی۔

زبور ۵۱ میں داؤد خدا کے حضور چلا اُٹھا کہ میری وکالت کر اور میری روح کو مجھ سے نہ لے۔ کیوں؟ اِسلیئے کہ وہ جب خداوند کے حضور اُسکے پردہ میں اُسکے دسترخوان پر جائے تو اُسکی حضوری کی شادمانی سے محروم نہ رہ جائے۔

’’اے خدا! میرے اندر پاک دل پیدا کر اور میرے باطن میں از سرِ نو مستقیم روح ڈال۔ مجھے اپنے حضور سے خارج نہ کر اور اپنی پاک روح کو مجھ سے جُدا نہ کر۔‘‘ (زبور 11-51:10)

کیا ہم خداوند سے نہیں کہہ سکتے کہ اپنا آپ ہم پر ظاہر کر؟ کیا اُسے نہیں کہہ سکتے کہ اپنے بڑے اور عجیب کام ہمیں دیکھا جن سے ہم بھی ناواقف ہیں؟ کیا اُسے پوشیدہ مقام، اُسکے مقدس میں تلاش کرنے میں وہ ہماری مدد نہیں کریگا؟ کیا وہ اُنکو جواب نہیں دیگا جو اُس سے کلام کی سمجھ مانگتے ہیں؟ کیا وہ اپنے بچوں کو روح القدس کے علاوہ ہر چیز دے گا؟ کیا روح القدس تمام سچائیوں اور آئندہ کی تمام چیزوں میں آپکی

رہنمائی نہیں کریگا؟ اُسکے ساتھ باغ میں قیام کرنے' اُسکے دستر خوان پر کھانے کی وجہ کتنی عالیٰ ہے۔

---

18 لوقا 13-11:11 ''تم میں سے ایسا کونسا باپ ہے کہ جب اُسکا بیٹا روٹی مانگے تو اُسے پتھر دے؟ یا مچھلی مانگے تو بدلے مچھلی کے بدلے
اُسے سانپ دے؟ یا انڈہ مانگے تو اُسکو بچھو دے؟ پس جب تم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے
والوں کو روح القدس کیوں نہ دیگا؟''

19 یوحنا 14:26 لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمھیں سب باتیں سکھائیگا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا وہ
سب تمھیں یاد دلائیگا۔''

یوحنا 8-16:7 ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمھارے لیئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمھارے پاس نہ
آئیگا لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمھارے پاس بھیج دُونگا اور وہ آکر دُنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔''

یوحنا 16:13 ''لیکن جب وہ یعنی روحِ حق آئیگا تو تمکو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا۔ اسلیئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا لیکن جو کچھ سُنیگا وہی
کہیگا اور تمھیں آئندہ کی خبریں دیگا۔''

''اے محنت اُٹھانے والواور بوجھ سے دبے ہوئے لوگوسب میرے پاس آؤ۔ میں تمکو آرام دُونگا، میرا جُوا اپنے اُوپر اُٹھالواور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہوں اوردل کا فروتن ۔تو تمھاری جانیں آرام پائینگی۔ کیونکہ میرا جُوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا۔'' (متی 11:28-30)

اصل میں اپنے دل کے باغیچے میں خداوند کے ساتھ رفاقت کرنے کا ''بوجھ'' آسان ہے۔ بلاناغہ اُسکے حضور وقت گزارنا اُسکے جُوئے کو اپنے اُوپر لینے کے مترادف ہے۔ مزدور کی طرح جُوا اُٹھانے سے بڑھکر مالک کے رفیق ہونے کیلئے جُوا اُٹھانا چاہیئے۔ یادرکھیں کہ خداوند کی حضوری میں آکر جُوا اُٹھانے سے روحانی آرام نصیب ہوتا ہے جسکا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

یسوع کو موقعہ دیں کہ وہ آپکو سکھائے

یسوع ماہر اُستاد ہے۔ جسے اُس نے اپنے شاگردوں کو سیکھایا اُسی طرح آپکو بھی سیکھائے گا جب آپ اُسکے حضور میں آئیں گے۔ ہم اُسکے تحریری اور بولے ہوئے ریمہ کلام کو دونوں طرح سے سیکھتے ہیں۔ یہی وہ سبق تھا جسے پولس رسول سیکھنے کے لئے عرب گیا۔

''لیکن جس خدانے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی سے مخصوص کرلیا اور اپنے فضل سے بُلا لیا جب اُسکی یہ مرضی ہوئی کہ اپنے بیٹے کو مجھ میں ظاہر کرے تا کہ میں غیر قوموں میں اُسکی خوشخبری دُوں تو نہ میں نے گوشت اور خون سے صلاح لی اور نہ یروشلیم میں اُنکے پاس گیا جو مجھ سے پہلے رسول تھے بلکہ فوراً عرب کو چلا گیا۔ پھر وہاں سے دمشق کو واپس آیا۔ پھر تین سال کے بعد میں کیفا سے ملاقات کرنے کو یروشلیم گیا اور پندرہ دن اُسکے پاس رہا۔ مگر اور رسولوں میں سے خداوند کے بھائی یعقوب کے سِوا کسی سے نہ مِلا۔ جو باتیں میں تم کو لکھتا ہوں خدا کو حاضر جان کر کہتا ہوں کہ وہ جھوٹی نہیں۔ اسکے بعد میں سوریہ اور کلکیہ کے علاقوں میں آیا۔ اور یہودیہ کی کلیسیائیں جو مسیح میں تھیں میری صوت سے تو واقف نہ تھیں۔'' (گلتیوں 1:15-22)

تاہم پولس پہلی صدی میں شرعی طور پر ایک عالم ایماندار تھا۔ وہ اُن لوگوں سے ڈر کر عرب نہیں بھاگا جو مسیحیوں کو قتل کرتے تھے اور نہ ہی وہ بہتر طور پر کتابِ مقدس کی تعلیم پانے وہاں گیا۔ وہ فقط یہ سیکھنے گیا کہ کیسے یسوع روح القدس کے وسیلہ اُس پر ظاہر ہوگا۔ وہ وہاں یہ سیکھنے کے لئے گیا کہ روح کے موافق کیسے چلا جائے۔

جتنا بے خوف وہ دمشق کی راہ پر یسوع سے ملاقات سے پہلے تھا۔ بعدازاں اُتنا ہی دلیر اور دُوراندیش تھا۔ وہ عرب روح کی ہدایت سے گیا تا کہ اُس کام کو سرانجام دے جو اُسے سونپا گیا۔ جہاں اُس نے زندہ خداوند کی آواز کو سننا اور تابعداری کرنا

سیکھا۔ اِسی دوران پولس نے بھی مکاشفہ کے وسیلے چلنا سیکھ لیا جیسے اعمال 9:10-18 میں حننیاہ نے سیکھا تھا۔

یسوع نے بھی مکاشفہ کہ وسیلے چلنا سیکھا تھا

''جب سب لوگوں نے بپتسمہ لیا اور یسوع بھی بپتسمہ پا کر دعا کر رہا تھا تو ایسا ہوا کہ آسمان کُھل گیا اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اُس پر نازل ہوا اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تجھ سے میں خوش ہوں۔'' (لوقا 3:21-22)

''پھر یسوع روح القدس سے بھرا ہوا یردن سے لوٹا اور چالیس دن تک روح کی ہدایت سے بیابان میں پھرتا رہا اور ابلیس اُسے آزماتا رہا۔ اُن دنوں میں اُس نے کچھ نہ کھایا اور جب وہ دن پورے ہوگئے تو اُسے بھوک لگی۔'' (لوقا 4:12)

''پھر یسوع روح کی قوت سے بھرا ہوا گلیل کو لوٹا اور سارے گردنواع میں اُسکی شہرت پھیل گئی۔'' (لوقا 4:14)

دریائے یردن میں یوحنا سے بپتسمہ لینے کے بعد یسوع نے روح القدس پایا۔ (لوقا 3:21-22) چالیس دن بیابان میں پھرنے کے نتیجے میں یسوع نے روح میں چلنا سیکھ لیا۔ روح میں چلنا سیکھنے کا بھی ایک مرحلہ ہوتا ہے اور ایسا خود بخود نہیں ہوتا۔ نہ ہی رات گئے تک ایسا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر انسان ہوتے ہوئے وفاداری سے خداوند کے ہاتھوں کی بجائے اُسکے دیدار کے طالب کی ضرورت ہونا اور پھر بدلے میں خداوند روح القدس کے وسیلے آپکی روح میں کلام کریگا۔

اُسکی باتوں (کلام) پر بھروسہ کرنا آپکی ترقی کا باعث ہے۔ لہٰذا ہمت نہ ہاریں۔ اُسکے حضور ٹھہریں اور خاموشی سے خدا کے اُسکے حضور میں خود کو خالی کردیں۔ آپ یقیناً اُسکی حضوری میں داخل ہوکر اپنی پہلی محبت کو پالینے کے طلب گار ہیں۔

یاد رکھیں یسوع روح کے وسیلہ بیابان میں لے جایا گیا لیکن روح کی قوت سے بھرا ہوا واپس لوٹا۔ روح کے موافق چلنے سے خداوند کی آواز کو دھیان سے سننا اور روح القدس کی معموری میں ریمہ کے بہاؤ کو پالینا ہے۔

خدا کی خواہش ہے کہ اپنے تمام لوگوں سے بات کرے۔ پُرانے عہدنامے میں خدا نے نبیوں سے اپنے مکاشفے اور رابطے کے حصول کو ترک کردیا۔ تاہم خدا کی دلی خواہش تھی کہ اُسکے لوگ کاہنوں کی مملکت کے طور پر اُسکے مکاشفہ کو حاصل کرنے کے قابل ہوجائیں۔

''سو اب اگر تم میری بات مانو اور میرے عہد پر چلو تو سب قوموں میں سے تم ہی میری خاص مملکت ٹھہرو گے کیونکہ ساری زمین میری ہے۔ اور تم میرے لیئے کاہنوں کی ایک مملکت اور ایک مقدس قوم ہوگے۔ اِن ہی باتوں کو تو بنی اسرائیل کو سُنا دینا۔''

اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ دیکھ میں کالے بادل میں اسلیئے تیرے پاس آتا ہوں کہ جب میں تجھ سے باتیں کروں تو یہ لوگ سُنیں اور سدا تیرا یقین کریں اور موسیٰ نے لوگوں کی باتیں خداوند سے بیان کیں۔'' (خروج 19:5,6,9)

کچھ مقدس گرجوں اور بجلیوں، گھنے بادلوں، نرسنگے کی بلند آواز، آگ اور زلزلے نے لوگوں کو خوفزدہ کیا۔ اُنہوں نے دو دفعہ موسیٰ کی خداوند کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے سُنہری موقع کے متعلق سوچ بچار کی۔ اُنکا خیال تھا کہ اُنکا خدا اُکے ساتھ بولا تو وہ مرجائیں گے

اور موسیٰ سے کہا کہ فقط وہی خدا سے پیغامات وصول کرے۔ اِسی طرح وہ خداوند کے ساتھ گفتگو اور براہ راست اُسکی آواز سننے کے ایک خوبصورت موقع سے محروم رہ گئے۔

بعدازاں خدا موسیٰ اور تین اور لوگوں سمیت اسرائیل کے ستر بزرگوں کو دکھائی دیا۔(خروج 24:9-11) پھر خدا نے موسیٰ سے کہا کہ میں خیمہ اجتماع کے اندر پاک مقام میں (خروج 26:33) عہد کے صندوق سرپوش پر سے تمھارے ساتھ ہمکلام ہونگا (خروج 25:33)۔خدا تو سب لوگوں کے ساتھ گفتگو کرنا چاہتا تھا لیکن اُنکے خوف نے ایسا نہ ہونے دیا۔گو یسوع کی موت سے پاک ترین مقام کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ گیا تو بھی آج لوگ خداوند کی آواز سننے سے خوفزدہ ہیں۔خداوند تو بغیر کسی پردے کے ہمارے ساتھ واضح طور پر گفتگو کرنے کا مشتاق ہے۔

---

20 یوحنا 7:38-39 ''جو مجھ پر ایمان لائیگا اُسکے اندر سے جیسا کہ کتابِ مقدس میں آیا ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہونگی۔اُس نے یہ بات اُس روح کی بابت کہی جسے وہ پانے کو تھے جو اُس پر ایمان لائے کیونکہ روح اب تک نازل نہ ہُوا تھا۔اسلیئے کہ یسوع اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا۔

21 خروج 20:19 ''اور موسیٰ سے کہنے لگے تو ہی ہم سے باتیں کیا کر اور ہم سن لیا کرینگے لیکن خدا ہم سے باتیں نہ کرے تا نہ ہو کہ ہم مرجائیں۔''ن

22 لوقا 23:45 ''اور سورج کی روشنی جاتی رہی اور مقدس کا پردہ بیچ سے پھٹ گیا۔''

سموئیل نے خداوند کی خدمت کرنا سیکھا

خدا ہیکل کے پاک ترین مقام میں کہانت کے کام کو سرانجام دینے والے عہدیداران کاہن کے ساتھ سال میں ایک دفعہ جبکہ انبیاء کرام کے ساتھ باقاعدگی سے ہم کلام ہُوا کرتا تھا۔

سموئیل کے متعلق رقم ہے کہ جب وہ بھی لڑکا ہی تھا کہ خداوند نے کہانت کے سارے مرحلے کو نظر انداز کر کے سموئیل سے کلام (مکاشفہ) کیا۔

''اور وہ لڑکا سموئیل عیلی کے سامنے خداوند کی خدمت کرتا رہا تھا اور اُن دنوں خداوند کا کلام گراں قدر تھا۔کوئی رویا برملا نہ ہوتی تھی۔'' (سموئیل 3:1)

اِس آیت میں خدا کا کلام مکاشفے کا حوالہ دیتا ہے۔ کیونکہ یہ گراں قدر تھا یعنی بہت کم خدا کلام کرتا تھا۔اُن دنوں کاہن ہی خداوند کی خدمت موثر طور پر کر رہے تھے۔

پس کوئی رویا برملا نہ ہوتی تھی۔خدا کی حضوری کا چراغ اور اُسکے مکاشفہ کی روشنی بجھنے نہ پائی تھی کہ خداوند نے پہلی تعلیم کا آغاز سموئیل کو بیدار کرنے سے کیا۔

''اور خدا کا چراغ ابھی تک بجھا نہیں تھا اور سموئیل خداوند کی ہیکل میں جہاں خدا کا صندوق تھا لیٹا ہُوا تھا۔تو خداوند نے سموئیل کو پُکارا۔ اُس نے کہا میں حاضر ہوں اور وہ دوڑ کر عیلی کے پاس گیا اور کہا تو نے مجھے پکارا سو میں حاضر ہوں۔اُس نے کہا میں نے نہیں پکارا۔ پھر لیٹ جا۔سو وہ جا کر لیٹ گیا۔اور خداوند نے پھر پکارا سموئیل! سموئیل اُٹھ کر عیلی کے پاس گیا اور کہا تُو نے مجھے پکارا سو میں حاضر ہوں اُس نے کہا اے میرے بیٹے میں نے نہیں پُکارا۔ پھر لیٹ جا۔اور سموئیل نے ہنوز خداوند کو نہیں پہچانا تھا اور خداوند کا کلام اُس پر ظاہر ہُوا تھا۔ (1۔سموئیل 7-3 :3)

سموئیل پیدائش سے ہی خداوند کی خدمت کے لئے مخصوص کیا گیا۔اُس نے رات کے پہر میں خداوند کی آواز کو سننے کے متعلق سیکھا۔ بوڑھا عیلی سو رہا تھا اور اُس نے آواز کو نہ سُنا۔اُس کے روحانی کان بند ہو چکے تھے اسلیئے وہ کافی عرصے سے اپنی کہانت کی ذمہ داری نبھانے میں ناکام ہو چکا تھا۔سموئیل کا دل خداوند کی خدمت میں لگا ہُوا تھا۔لہٰذا عیلی نے نہیں بلکہ سموئیل نے اُسکی آواز کو سُنا۔تاہم گہری روحانی نیند کے درمیان عیلی جان گیا یہ آواز خدا ہی کی تھی۔مکاشفاتی کلام اُسکے لوگوں

کے لئے ریمہ (Rehma) کلام ہوتا ہے۔

ساتویں آیت میں ایک حیرت انگیز سچائی رونما ہوتی ہے سموئیل نہیں جانتا تھا کہ کیسے خداوند کی آواز کو سُنا جائے کیونکہ وہ ابھی تک خداوند سے ناواقف تھا۔سموئیل کی اُسکے ساتھ سرگرم رفاقت نہیں تھی۔

سموئیل ہیکل میں صرف خدمت کے کام کو سرانجام دیتا تھا۔سموئیل چونکہ پیدائش سے ہی ہیکل میں خدمت کرنے کے لئے مخصوص کی گیا تھا اور وہ عیلی کے بیٹوں کی شرارت اور بُرائی پھیلانے کی بجائے عیلی کی ہدایت پرعمل کرتے ہوئے دیانتداری سے خدمت کرر ہا تھا۔تاہم ابھی تک اُسکا خداوند کے ساتھ دوطرفہ تعلق قائم نہیں ہُوا تھا۔دوطرفہ تعلق سے مُراد خداوند کی آواز کو سُننا ہے۔

خدا کی خدمت کرنے سے کیا مُراد ہے؟ مختصر الفاظ میں' انسان کا خداوند کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنا ہے۔یہ تعلق فقط نئی پیدائش کے وسیلے ہی قائم ہوتا ہے کیونکہ روح القدس خداوند کی حضوری میں اُس شخص کی رہنمائی کرتا ہَے۔خیمہ اجتماع میں لاویوں کی خدمت سرانجام دینے میں بہت سی جسمانی چیزیں شامل ہیں۔قربانیاں گزراننا' برکات' بخور جلانا وغیرہ۔اِس میں گناہوں کی پاکیزگی بھی شامل ہَے۔تاہم خداوند کی اِن تمام خدمات کے درمیان پرستش کرنے والا دل اور خداوند کے فرمان کی تابعداری کرنیوالا دل خاص اہمیت کا حامل تھا۔دل سے خداوند کی خدمت گزاری کرنا بوجھ اور ایجنڈوں سے بڑھکر ہے کہ کوئی اپنی پہلی محبت کو پالے۔

پرستش اور تابعداری تعلق قائم کرنے میں دونمایاں خصوصیات ہیں اُن لوگوں کی جو خداوند کے حضور خدمت کرتے ہیں۔ جولوگ خداوند کی مقدس میں اُسکے حضور خدمت کرنے کیلئے آتے ہیں اُنکے واسطے ستائش اور شکر گزاری دو اجزاء ترکیبی ہیں۔

''اے اہلِ زمین! سب خداوند کے حضور خوشی کا نعرہ مارو۔خوشی سے خداوند کی عبادت کرو۔گاتے ہوئے اُسکے حضور حاضر ہو۔جان رکھو کہ خداوند ہی خدا ہے۔اُسی نے ہمکو بنایا اور ہم اُسی کے ہیں۔ہم اُسکے لوگ اور اُسکی چراگاہ کی بھیڑیں ہیں۔ شکرگزاری کرتے ہوئے اُسکے پھاٹکوں میں اور حمد کرتے ہوئے اُسکی بارگاہوں میں داخل ہو۔اُسکا شکر کرو اور اُسکے نام کو مبارک کہو۔کیونکہ خداوند بھلا ہے۔اُسکی شفقت ابدی ہے اور اُسکی وفاداری پشت در پشت رہتی ہَے۔(زبور 5-100:1)

میں نے خداوند کے اُس نصاب کے متعلق بھی جان لیا ہے جو اُس نے اُن ایمانداروں کے لئے ترتیب دیا جو اُسکے حضور وقت گزارنے کی آرزو رکھتے ہیں سیکھنا چاہتے ہیں۔روح القدس کا مقصد ہر ایماندار کی تمام سچائی میں رہنمائی کرنا اور اُنکا تعلق بادشاہ یسوع کے ساتھ قائم کرنا ہَے۔غور کریں کہ کیسے خداوند نے سموئیل کے ساتھ ملکر کام کیا۔

''پھر خداوند نے تیسری دفعہ سموئیل کو پکارا اور وہ اُٹھ کر عیلی کے پاس گیا اور کہا تُو نے مجھے پکارا سو میں حاضر ہوں۔سموئیل

جان گیا کہ خداوند نے اُس لڑکے کو پکارا۔اسلیئے عیلی نے سموئیل سے کہا جا لیٹ رہ اور اگر وہ تجھے پکارے تو تُو کہنا اے خداوند فرما کیونکہ تیرا بندہ سُنتا ہےَ ۔سموئیل جا کر لیٹ گیا۔تب خداوند آ کھڑا ہوا اور پہلے کی طرح پکارا سموئیل! سموئیل نے کہا فرما کیونکہ تیرا بندہ سُنتا ہے۔'' (سموئیل10-3:8)

جواب میں سموئیل نے بچے کی مانند وہی رویہ دکھایا جسکا ذکر یسوع نے متی4-18:1 میں شاگردوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا '' آسمان کی بادشاہی میں بڑا کون ہے؟

'' اُس وقت شاگرد یسوع کے پاس آ کر کہنے لگے پس آسمان کی بادشاہی میں بڑا کون ہے؟ اُس نے ایک بچے کو پاس بُلا کر اُنکے بیچ میں کھڑا کیا اور کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہو گے۔پس جو کوئی اپنے آپکو اِس بچے کی مانند چھوٹا بنائیگا وہی آسمان کی بادشاہی میں بڑا ہوگا۔'' (متی4-18:1)

جیسے سموئیل خداوند کے حضور عاجزی سے خدمت کر رہا تھا اُسی طرح ہمیں بھی عاجز ہونا ہے اگر آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا چاہتے ہیں ہمیں نہ تو کتابِ مقدس کی تعلیمات میں آموزش کرنی ہے اور نہ ہی خداوند کی آواز کو بچے کی مانند سُننے سے انکار کرنا ہے بلکہ پاک دل سے سموئیل کی طرح جواب دینا ہےَ ۔ہمیں روح القدس کی باتوں پر بھی بے یقینی کا مظاہرہ نہیں کرنا اور نہ اُسے رنجیدہ کرنا جب وہ ہم کو خداوند کی قربت میں لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔

گو ہم روح کو رنجیدہ نہیں کرنا چاہتے تاہم ہر وقت ہم واضح طور پر ایسا ہی کرتے ہیں اور عیلی کی طرح خداوند کی راہنمائی کی طرف سے بہرے اور بے حس ہی رہتے ہیں۔ہم فریسیوں کی مانند بننے کی جرات تو نہیں کرتے جنہوں نے ''صحائف'' میں سے عدالت کے لئے پیام اور پیامبر دونوں کی تعلیمات کو غلط رنگ دیا۔کچھ لوگ ایسے بھی ہونگے جو اِس کتابِ مقدس کو پڑھیں گے اور اِس میں سے بھی تعلیمات کو بگاڑینگے۔مگر مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے بہتوں کو جواب دہ ہونا ہے کہ اُنہوں نے اپنی ذات سے ہٹ کر خداوند کے ساتھ گہرے تعلق کو ترجیح کیوں نہ دی۔

بالآخر ہمارا خداوند کے ساتھ اتنا قریبی تعلق تو ہونا چاہیئے کہ ہم اپنی خدمات اور زندگیوں کے لئے مکاشفاتی من کو حاصل کرنا سیکھ لیں اور جان لیں کہ اُسکی حضوری میں کیسی شادمانی ہے۔

ہمیں ہر طرح کے شک' رکاوٹ' تعلیمات کی دیوار' روحانی سُستی اور روزانہ اُسکا دیدار کرنیکی روحانی بھوک کی کمی پر غالب آنے کیلیئے وفادار ہو کر اُسکے تخت پر بٹھائے جانے کی آرزو رکھنی چاہیئے۔

کیا یہ پیغام متی 46-13:44 کے مطابق کھیت میں چھپے ہوئے خزانے اور بیش قیمت موتی کی مانند نہیں ہے؟ کیا ہمیں ہر روز اُسکے دسترخوان پر وقت گزارنے سے حاصل ہونے والی خوراک کو ذخیرہ نہیں کرنا چاہیئے؟

’’آسمان کی بادشاہی کھیت میں چھپے خزانہ کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے پا کر چھپا دیا اور خوشی کے مارے جا کر جو کچھ اُسکا تھا بیچ ڈالا اور اُس کھیت کو مول لے لیا۔ پھر آسمان کی بادشاہی اُس سوداگر کی مانند ہے جو عمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا۔ جب اُسے ایک بیش قیمت موتی مِلا تو اُس نے جا کر جو کچھ اُسکا تھا سب بیچ ڈالا اور اُسے مول لے لیا۔‘‘ (متی 13:44-46)

کیا ہم خداوند کے حضور عیلی کی بجائے سموئیل کی مانند بن سکتے ہیں۔

یسوع‘ مکاشفہ دینوالا

یسوع ہمیں نور دینے کیلئے آیا۔ وہ کونسا نور ہمیں دینے کو آیا؟ بہت سے مسیحی اِس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ جو نور وہ دینے کو آیا وہ مکاشفہ ہے۔ مگر کیا وہ مکاشفہ متی‘ مرقس‘ لوقا‘ اور یوحنا کی اناجیل میں سُرخ رنگ سے لکھی ہوئی سیاہی پر ہی رُک گیا؟ (انگریزی ترجمے میں یسوع کے بیانات سُرخ رنگ کی سیاہی سے لکھے گئے ہیں) یعنی نہیں۔ بالکل اُسی طرح جیسے اعمال ۹ باب میں حنیاہ اور مکاشفہ کی کتاب میں یوحنا کو مکاشفہ مِلا۔ اُسکا مکاشفہ آج بھی اُسکی کلیسیاء کے لئے جاری وساری ہے۔

’’اور دیکھو یروشلیم میں شمعون نام ایک آدمی تھا اور وہ آدمی راستباز اور خدا ترس اور اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا اور روح القدس اُس پر تھا اور اُسکو روح القدس سے آگاہی ہوئی تھی کہ جب تک تو خداوند کے مسیح کو دیکھ نہ لے موت کو نہ دیکھیگا۔ وہ روح کی ہدایت سے ہیکل میں آیا اور جس وقت ماں باپ اُس لڑکے یسوع کو اندر لائے تاکہ اُسکے لیئے شریعت کے دستور پر عمل کریں۔ تو اُس نے اُسے اپنی گود میں لیا اور خدا کی حمد کرکے کہا کہ۔ اے مالک اب تو اپنے خادم کو اپنے قول کے موافق سلامتی سے رخصت کرتا ہے۔ کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھ لی ہے۔ جو تو نے سب اُمتوں کے روبرو تیار کی ہے۔ تاکہ غیر قوموں کو روشنی دینے والا نُور اور تیری اُمت اسرائیل کا جلال بنے۔‘‘ (متی 2:25-32)

شمعون نے جب یسوع بچہ ہی تھا تو روح القدس کی ہدایت سے اُس کے متعلق پیشن گوئی کی۔ اُس نے علان کیا کہ وہ (یسوع) روشنی دینے والا نُور ہوگا اور قوموں کو مکاشفہ دینے والا۔ یوحنا کو ۹۵ بعد از مسیح مکاشفہ کی کتاب لکھنے کا حکم مِلا۔ اِس کتاب کے لکھے جانے کے صریح سال سے قطع نظر‘ مگر ایک بات طے ہے کہ یقیناً یسوع نے یوحنا کو یہ مکاشفہ اپنی مصلوبیت کے سالوں بعد دیا۔ بے شک‘ یسوع قوموں کو روشن ہونے کیلئے نُور دے رہا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ میں اُن ایمانداروں کے ساتھ وقت گزار چکا ہوں جو آج بھی کسی ایماندار کو خداوند کی طرف سے ملنے والے مکاشفے کو لکھنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو مکاشفہ 22:18 میں آفتوں کی آگاہی کے مترادف ہے۔ لیکن قارئین خبردار رہیں کہ یہ آگاہی صرف مکاشفہ کی کتاب 22:8 میں ہی ہے اور خداوند نے بھی اِن تعلیمات کو محتاط انداز سے جاری کیا اور یہ ہمیں مکاشفہ کی کتاب کے پہلے باب میں نظر آتا ہے۔ خداوند دیئے گئے مکاشفہ کے استعمال کے متعلق محصول کنندہ (ایماندار) کو بتائیگا۔ آج کوئی شخص بھی جس نے کبھی خداوند سے مکاشفہ حاصل کیا ہوُا سے کتابِ مقدس کی مسلمہ فہرست میں شامل کرنیکی بیوقوفی نہیں کریگا۔

اگر خدا چاہے تو کیا وہ ہمیں پولس کی طرح آسمان پر نہیں اُٹھا سکتا؟ وہ بہت سے بھید ہم پر آشکارا کرنا چاہتا ہے اور اِس آخری زمانہ میں مسیح

کی پیاری دُلہن کو روح القدس کے وسیلہ تیار کر رہا ہے ۔ کیا خداوند یسوع اور روح القدس اُن لوگوں کو یہ باتیں سکھانے کے متلاشی ہیں جو خود کو اُس کے حضور میں بچوں کی طرح فروتن کرتے ہیں؟ کیا اِن نوٹس کی درجہ بندی صحائف کی طرح کی جاتی ہے؟ نہیں یہ درجہ بندی منہ سے کی گئی جو پیشن گوئی سے بڑھکر نہیں ہوگی ۔

مکاشفہ کی کتاب کے پیغام نے خداوند کے ارادہ کے مطابق صحائف کو مکمل کر دیا ہے ۔ گو آج پیشن گوئی کہی ہو یا تحریری ہو یہ پیغام لوگوں کیلئے محبت، روحانی ترقی اور نصیحت کا باعث ہے ۔ (ا۔ کرنتھیوں 14:3) اور مکاشفاتی کلام، علمیت کا کلام، نبوت یا جیسا کہ ا۔ کرنتھیوں 14:6 میں آیا ہے یہ بھی اُن لوگوں کے لئے ہے جو اُس پیغام کی تائید کرتے ہیں ۔

بھید کی باتیں، بھید کی باتیں ہی کہلاتی ہیں چاہے وہ تحریری ہوں یا کہی ہوئی اور وہ باپ، بیٹے (یسوع مسیح) اور روح القدس کی طرف سے تعلیم، رہنمائی اور معاونت کے طور پر آتی ہیں ۔ مکاشفہ 22:18 کی خلاف ورزی کرنے کے عمل میں کلیسیاء کے ساتھ خداوند کی گفتگو میں غلط فہمی پیدا ہوتی ہے اور مقصد اُدھورا رہ جاتا ہے ۔

یسوع نے زمینی زندگی کے دوران مکاشفہ کیسے پایا

یسوع نے مختلف طریقوں سے مکاشفہ پایا ۔ مثال کے طور پر جب اُس نے بپتسمہ لے کر راستبازی کو پورا کیا اور پہاڑ پر جب اُسکی صورت بدل گئی تو آسمان سے گوش رس آواز مکاشفہ کے طور پر سُنی ۔ پولس رسول نے بھی اسی طرح دمشق کی راہ پر مکاشفہ پایا جب خداوند نے اپنا آپ اُس پر ظاہر کیا (اعمال 9:1-7) ۔ تاہم یہ عام زبانی مکاشفہ باطنی آواز کے طور پر بھی پایا جاتا ہے ۔ غور فرمائیں کہ یسوع نے کیسے اِس مکاشفہ کو یوحنا ۳ باب میں واضح کیا ۔

’’جو اُوپر سے آتا ہے وہ سب سے اُوپر ہے ۔ جو زمین سے ہے وہ زمین ہی سے اور زمین ہی کی کہتا ہے ۔ جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اُوپر ہے ۔ جو کچھ اُس نے دیکھا اور سُنا اُسی کی گواہی دیتا ہے اور کوئی اُسکی گواہی قبول نہیں کرتا ۔ جس نے اُسکی گواہی قبول کی اُس نے اِس بات پر مُہر کر دی کہ خدا سچا ہے ۔ کیونکہ جسے خدا نے بھیجا وہ خدا کی باتیں کہتا ہے ۔ اسلیئے کہ وہ روح ناپ ناپ کر دیتا ہے ۔‘‘ (یوحنا 3:31-34)

ایک بار پھر ہم دیکھتے ہیں کہ رَیمہ کلام مکاشفاتی کلام ہے اور اُوپر سے یعنی خدا کی طرف سے آتا ہے ۔ روح کے بغیر باطن میں روحانی رابطے کی تصدیق نہیں ہو سکتی ۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ روح (ریؤ ریمہ جڑ کی ایک شکل) اندر سے بہتا ہے (یوحنا 7:38) اور وہ زندگی کے پانی کی ندیوں میں ڈھل جاتا ہے ۔ مکاشفہ کی یہ ندیاں اعمال کی کتاب میں مرقوم بہت سارے کاموں میں، تمام ایمان کے معجزات جنکا ذکر عبرانیوں گیارہویں باب میں، ایمان کی تعمیر کا مرحلہ جسکا ذکر رومیوں 10: 17 میں ہُوا ہے اور خداوند کی کلیسیاء کی تعمیر جسکا ذکر متی 16:17-19 میں آیا ہے کاریگر ثابت ہوتی ہیں ۔ لیکن اِس سے بڑھ کر ہے ۔

’’میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا ۔ جیسا سُنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں ۔‘‘ (یوحنا 5: 30)

ہم نے یوحنا3:34 میں سیکھا کہ یسوع نے رَیمہ مکاشفہ روح القدس کے وسیلہ باپ سے پایا۔ یوحنا5:30 میں ظاہر ہُوا کہ یسوع اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتا تھا۔ بلکہ ہر کام باپ کی مرضی سے مکاشفہ کو سُنکر عمل میں لانے سے کیا کرتا تھا۔ یسوع یہ مکاشفاتی کلام سننے کیلئے کہاں جایا کرتا تھا؟ وہ مکاشفہ پانے کیلئے پوشیدہ مقام۔ وہ جگہ جہاں وہ تنہائی میں خاموشی سے دُعا کر سکتا تھا۔ مثال کے طور پر وہ اپنے بے شمار شاگردوں میں سے بارہ رسولوں کو چُننے کے لئے ساری رات مکاشفہ پانے کو دعا میں ٹھہرا رہا۔ (لوقا13-6:12)

آج بطور مسیح کے پیروکار ہمیں اِسی طرح سے کام کرنا ہے۔ پہلے اُسکے ریمہ کو سننا مثلاً اُسکے دسترخوان پر مکاشفاتی من کو کھانا اور پھر اُسکو استعمال میں لانا۔ اُسکے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے (یوحنا5 :15)۔ کیوں؟ کیونکہ وہ مکاشفہ دیتا ہے کہ ہم اُسکے لیئے کام کریں اور جیسا کہ وہ اپنی کلیسیاء بنا رہا ہے اُسکے فرمودات بجالائیں۔ اُسکے مکاشفہ کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

''کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔ میرا یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں۔ نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا بلکہ اس سے بھی بڑے کام کریگا کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔'' (یوحنا12-14:10)

یوحنا3:34 اور 5:30 کی سچائیاں دوبارہ یوحنا14:10 میں دوہرائی گئیں ہیں، کہ یسوع نے ریمہ مکاشفہ پایا اور وہی فرمایا جو باپ سے مِلا تھا اور اُسی کے وسیلہ یسوع نے بڑے بڑے کام کیے جن کو دیکھ کر دنیا دنگ رہ گئی۔ کیا آپ اُن ایمانداروں کے لئے اِس حیرت انگیز تاثر کو دیکھ سکتے ہیں جسکا اطلاق وہ آج خداوند کے حضور سے مکاشفاتی من کو حاصل کرنے کیلئے کرتے ہیں؟ اِس مختصر اشارے کا مطلب ہے کہ آج ایماندار یسوع مسیح سے بھی بڑے بڑے کام کر سکتے ہیں۔

کیا یسوع نے مُردے زندہ کیے؟ آپ بھی مکاشفے کے حصول کے باعث ایسا کر سکتے ہیں۔ کیا اُس نے بیماروں کو شفاء دی' کیا اُس نے الٰہی کلام کیا اور بدروحوں کو نکالا؟ جیسے ہی وہ آپکو مکاشفہ دیگا اور آپ اُسکے دسترخوان پر گفتگو کے وسیلہ ہدایت پائینگے تو یہ تمام کام کر سکیں گے۔

گو آپ دسترخوان' مقدس' باغ' حضوری' تخت گاہ' خیمہ اجتماع' نشتِ رحم' پوشیدہ مقام' سکونت گاہ یا (کتابِ مقدس میں دی گئی وہ فہرست جس کا ذکر میں نے نہیں کیا) جیسے الفاظ استعمال کرنا پسند کرتے ہیں۔ اُسکے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے روزانہ اُسکے ساتھ وقت گزارنے کا فیصلہ انتہائی ضروری ہے جیسے اُس نے کیا۔ جیسا وہ ہے ویسے ہی ہم اِس دُنیا میں ہیں (ا۔یوحنا4:17) کیونکہ جیسے اُس نے کلیسیائی تعمیر کا مکاشفہ پایا ویسے ہی ہم بھی پاتے ہیں۔ ہمیں دل کا دروازہ کھولنا چاہیئے اور اُسکے ساتھ کھانا چاہیئے۔

---

25 یوحنا5:15 ''میں انگور کا درخت ہوں تم ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں وہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جدا

ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔''

مجھے اپنی راہ دکھا

داؤد ہی وہ شخص تھا جس نے خداوند کی راہ کے طالب ہونیکی قدر کو جانا۔ جو اُس پر اُسوقت ظاہر ہوئی جب وہ خداوند کے حضور زبور گانے کی خدمت سرانجام دیا کرتا تھا۔ تاہم کتابِ مقدس میں کسی اور مثال سے بڑھکر داؤد نے تمثیل دے کر سمجھایا کہ روح کے موافق چلنا نہایت ضروری ہَے۔ غور فرمائیں کہ یہ وہ شخص ہے جسے خدا نے اپنے دل کے موافق کہا، یہ اُس دن کا طلب گار تھا جب مسیح کو دیکھ سکے۔ وہ مکاشفہ کے وسیلہ یقین کے ساتھ منتظر تھا کہ ایک روز اپنی نسل سے آنے والے مسیح کو دیکھے گا (اعمال 2:30)۔ یہ شخص ہر روز خداوند کی حضوری کا طلب گار ہونے کی خوشنودی اور مسلسل فوائد سے بخوبی واقف تھا۔ اُس نے سیکھا کہ کیسے خداوند کی خدمت اُس طور پر کی جائے جیسے وہ چاہتا ہَے۔

''اے خداوند! اپنی راہیں مجھے دکھا۔ اپنے راستے مجھے بتا دے۔ مجھے اپنی سچائی پر چلا اور تعلیم دے۔ کیونکہ تو میرا نجات دینے والا خدا ہے۔ میں دن بھر تیرا ہی منتظر رہتا ہوں۔ (زبور 5-25:4)

''وہ حلیموں کو انصاف کی ہدایت کریگا۔ ہاں وہ حلیموں کو اپنی راہ بتائیگا۔ جو خداوند کے عہد اور اُسکی شہادتوں کو مانتے ہیں اُنکے لئے اُسکی سب راہیں شفقت اور سچائی ہیں۔ اے خداوند! اپنے نام کی خاطر میری بدکاری معاف کر دے کیونکہ وہ بڑی ہے، وہ کون ہے۔ اُسکی جان راحت میں رہیگی اور اُسکی نسل زمین کی وارث ہوگی۔ خداوند کے راز کو وہی جانتے ہیں جو اُس سے ڈرتے ہیں اور وہ اپنا عہد اُنکو بتائیگا۔

یاد رکھیں: خداوند نے ہم سب کے ساتھ جنہوں نے یسوع مسیح کو اپنا خداوند قبول کیا ہے عہد باندھا ہے۔ اُس نے ہمیں بہترین موقع بخشا ہے کہ ہم اُسکی خدمت کریں اور اُسکے دسترخوان پر مکاشفاتی من کھائیں ہماری اُسکے طالب ہونے کی بھوک جسمانی بھوک سے منسلک ہَے۔ جیسے بلاناغہ ہمیں کچھ کھانے کی حاجت رہتی ہَے۔ بعض اوقات ہمیں بہت زیادہ بھوکے ہونیکے لئے خداوند کی راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہَے۔

بھوک شدت اختیار کر سکتی ہَے اور خداوند کا ریسٹورنٹ بھی کبھی بند نہیں ہوتا اور اُس میں کھانوں کی فہرست بھی بدلتی رہتی ہے۔ ہر دفعہ جب ہم کھانے کی غرض سے بیٹھتے ہیں تو مطمئن ہو کر اُٹھتے ہیں۔ اُسکی مکاشفاتی خوراک کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ آئیں سموئیل کی مانند بلاناغہ خداوند کی خدمت مین مستعد ہو جائیں اور دعویدار ہو جائیں کہ ''اے خداوند فرما' کیونکہ تیرا خادم سُنتا ہے'' اور ہم یہ کہنے کے مُشتاق ہو جائیں ''ہاں خداوند' میں فوراً فرمابرداری کرونگا۔''

باب نمبر 7　اُسکی آواز سُننے میں پُر اعتماد ہونا

پرانے عہد نامہ میں استثنا آٹھویں باب میں بنی اسرائیل (اور آج اُسکے لوگوں) کیلئے خدا کی مرضی کا مسحور کُن بیان ملتا ہے۔ اس باب کی ابتدائی آیات میں خدا نے بیابانی سفر کے مقصد کا اعلان کیا۔ میرے خیال میں یہ دور خدا کے عارضی خیمہ کا تھا۔ اِس بیابان میں آج کے ایمانداروں کیلئے ہولناک اسباق موجود ہیں۔

''سب حکموں پر جو آج کے دن میں تجھ کو دیتا ہوں تم احتیاط کر کے عمل کرنا تاکہ تم جیتے اور بڑھتے رہو اور جس ملک کی بابت خداوند نے تمھارے باپ دادا سے قسم کھائی ہے تم اُس میں جا کر اُس پر قبضہ کرو۔ اور تُو اُس طریق کو یاد رکھنا جس پر اِن چالیس برسوں میں خداوند تیرے خدا نے تجھ کو اِس بیابان میں چلایا تاکہ وہ تجھ کو عاجز کر کے آزمائے اور تیرے دل کی بات دریافت کرے کہ تُو اُسکے حکموں کو مانیگا یا نہیں۔'' (استثنا8:2-1)

خدا نے کبھی بنی اسرائیل کے وعدے کی سرزمین کو حاصل کرنے میں بے ایمانی کے ماتحت ہونے کے متعلق نہیں سوچا تھا۔ گو وہ گیارہ دن میں وعدے کی سرزمین کو پا سکتے تھے مگر خدا جانتا تھا کہ وہ مصر کی لعنت کو اپنے ساتھ ساتھ اُٹھاتے ہوئے تھے۔ مثال کے طور پر بحرِ قلزم کے چاک ہو جانے کے عجیب و غریب معجزے کے باوجود بھی وہ مسلسل خدا پر بُڑبڑاتے رہے۔ اُنھوں نے تقریباً فرعون سے رہائی پاتے ہی شکایات کی بھرمار کر دی اور تین مختصر ایام کے بعد بھی جب خدا نے فرعون کی فوج کو تہہ تیغ کر دیا خدا پر بُڑبڑائے۔

خدا افضل تھا اور کس نے بنی اسرائیل کو کفیانیوں پر کے فضلیت دی کس بات نے بنی اسرائیل کو بیابانی خیمہ میں خدا پر بھروسہ اور تابعداری کرنا سیکھایا۔ خدا کے لوگوں کو سیکھنے کی ضرورت تھی کی کیسے خدا پر بھروسہ کیا جائے جسکے لئے عاجزی وانکساری ایک مطالبہ تھا۔ خدا نے بیابان کو بطور پریکٹیکل لیبارٹری استعمال کیا تاکہ اُنکی عاجزی کی جانچ غیر نقصان دہ حالتوں میں کی جائے۔

کیا یہ حالت خدا کے حضور پل میں تولہ اور پل میں ماشہ یا غیر ضروری کے برابر ہے؟ غور کریں کہ کس قسم کی رکاوٹوں کا بنی اسرائیل کو وعدے کی سرزمین میں سامنا کرنا پڑا۔ بنی اسرائیل جنگ میں مہارت نہیں رکھتے تھے۔ ہر شہر میں فوج کے پاس دُشمن سے لڑنے کیلئے ہتھیار اور دیواریں ہوتیں تھیں لیکن بنی اسرائیل کے پاس سوائے ناقابلِ تسخیر خدا کے اور کچھ نہ تھا۔ تاہم کیا لوگ قادرِ مطلق خدا پر بھروسہ کرنے میں ماہر تھے؟ پس بیابان کی لیبارٹری کی ضرورت ہے۔ جس طرح خدا نے بنی اسرائیل کو چھڑایا اُسی طرح آج وہ اپنے لوگوں کو چھڑائے گا جب اُنھوں نے اُسکی آواز کو سُننے اور تابعداری کرنے کا فن سیکھا ہے' یہ اگلی آیت کا پیغام ہے۔

''اور اُس نے تجھکو عاجز کیا بھی اور تجھکو بھوکا ہونے دیا اور وہ من جسے نہ تُو نہ تیرے باپ دادا جانتے تھے تجھکو کھلایا تاکہ تجھ کو سیکھائے کہ انسان صرف روٹی ہی سے جیتا نہیں رہتا بلکہ ہر بات سے جو خداوند کے مُنہ سے نکلتی ہے۔'' (استثنا8:3)

بنی اسرائیل کو وعدے کی سرزمین تک کامیابی سے پہنچنے کیلئے ایک سبق سیکھنے کی ضرورت تھی جو اُسکی آواز کو سننا اور تابعداری کرنا تھا۔ جب لوگ خداوند کی سننے سے انکار کرتے ہیں تو پھر کیسے وہ سربراہ ہو سکتا ہے؟ جب لوگ ہی اپنے سپہ سالار کی تابعداری نہیں کرینگے تو پھر کیسے وہ

اپنی فوج کو ہدایات دے سکتے ہے؟ جب تک کوئی بھی رُکن خداوند کی آواز کو سُن کر اُسکے مطابق کام نہیں کرتا تو کیسے وہ آج کلیسیاء میں فتح لا ئیگا ؟

جب موسیٰ نے لوگوں کو حکم دیا تو یہ حکم مکاشفہ کے وسیلے تھا۔ اُس وقت کتابِ مقدس نہیں لکھی گئی تھی۔ استثنا 8:1 کے احکامات موسیٰ کے لوگوں تک مکاشفہ کے وسیلے پہنچیں۔ تیسری آیت میں خداوند نے واضح کیا کہ بیابانی مشق کی وجہ اِس سچائی کو سیکھنا بھی تھا کہ انسان خداوند کے روزانہ مکاشفہ کے باعث جیتا ہَے۔

قاری یقیناً جان لے گا کہ یہ وہی آیت ہے جسکا حوالہ یسوع نے ابلیس کو جواب کے طور پر متی 4:4 میں دیا۔ ''اُس نے جواب میں کہا لکھا ہے کہا آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہیگا بلکہ ہر بات (ریمہ) سے جو خدا کے مُنہ سے نکلتی ہے۔''

انسان کو جاننا تھا کہ کیسے وہ روزانہ (ریمہ) مکاشفہ کے باعث زندگی گزار سکتا ہے۔ اگر آج لوگ اپنے وعدے کی سرزمین کو فتح کرنا چاہتے ہیں تو وہ ایسا خدا کے حضور سے جاری کردہ مکاشفاتی من کے وسیلہ کر سکتے ہیں۔ آج یہ کلیسیاء کے لئے بنیادی مشق ہے۔ یہ مشق روحانی جنگ کیلئے ہَے۔

گھمنڈ اور مکاشفہ میں میل جول نہیں ہوتا۔

بنی اسرائیل کے گھمنڈ کی وجہ خداوند کی آواز نہ سننا تھی۔ اُنکے دل باغی ہو گئے اور اُنہوں نے خدا کو کچھ نہ جانا۔ گھمنڈ ہمیشہ خدا کی تردید کرتا ہَے اور اُسکے مکاشفہ کی راہ میں حائل ہوتا ہے۔

''پس جسطرح کے روح القدس فرماتا ہے اگر آج تم اُسکی آواز سنو تو اپنے دلوں کو سخت نی کور جسطرح غصّہ دلانے کے وقت آزمائش کے دن جنگل میں کیا تھا۔ جہاں تمھارے باپ دادا نے مجھے جانچا اور آزمایا اور چالیس برس تک میرے کام دیکھے۔ اِسی لیئے میں اُس پُشت سے ناراض ہُوا اور کہا کہ اُنکے دل ہمیشہ گمراہ ہوتے رہتے ہیں اور اُنہوں نے میری راہوں کو نہیں پہچانا۔ چنانچہ میں نے اپنے غضب میں کھائی کہ یہ میرے آرام میں داخل نہ ہونے پائینگے۔ اے بھائیو! خبردار تم میں سے کسی کا ایسا بُرا اور بے ایمان دل نہ جو زندہ خدا سے پھر جائے۔ بلکہ جس روز تک آج کا دن کہا جاتا ہے ہر روز آپس میں نصیحت کیا کرو تا کہ تم میں سے کوئی گناہ کے فریب میں آ کر سخت دل نہ ہو جائے۔ کیونکہ ہم مسیح میں شریک ہوئے ہیں بشرطیکہ اپنے ابتدائی بھروسے پر آخر تک مضبوطی سے قائم رہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اگر آج تم اُسکی آواز کو سنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو جسطرح کہ غصّہ دلانے کے وقت کیا تھا۔ کن لوگوں نے آواز سُن کر غصّہ دلایا؟ کیا اُن سب نے نہیں جو موسیٰ کے وسیلہ سے مصر سے نکلے تھے؟ اور وہ کن لوگوں سے چالیس برس تک ناراض رہا؟ کیا اُن سے نہیں جنھوں نے گناہ کیا اور اُسکی لاشیں بیابان میں پڑی رہیں؟ اور کن کی بابت اُس نے قسم کھائی کہ وہ میرے آرام میں داخل نہ ہونے پائینگے سوا اُنکے جنھوں نے نافرمانی کی؟ غرض ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بے ایمانی کے سبب سے داخل نہ ہو سکے۔'' (عبرانیوں 3:7-19)

اگر اسرائیلی لوگ اپنے دل کی سختی کو ختم کر کے خداوند کی آواز سننے کے متعلق جان لیتے تو بیابان میں نہ مرتے۔ یہ پیغام آج کی کلیسیاء کے لئے بھی اُتنا ہی مفید ہے جتنا کہ اُس وقت بنی اسرائیل کے لئے۔ اگر ہم اپنے دلوں کو عاجزی کے ساتھ نرم کر کے اُسکی آواز نہیں سنتے تو ہم

اُسکے آرام میں داخل نہیں ہو پائینگے ۔خداوند کی آواز سن کر اُسکے آرام میں داخل ہونے سے مُراد اُسکی حضوری ہے۔

عاجز دل

ایک شخص جو سنتا ہے ایسا شخص ہے جو روح القدس کے حضور عاجزی ظاہر کرتا ہے۔ایسا شخص روح القدس سے درخواست کر سکتا ہے کہ وہ سکھائے کہ کیسے خداوند کے حضور داخل ہُوا جائے اور اُسکی آواز کو سننے کے متعلق سمجھا جائے۔ایسا رات بھر کے لئے ہو سکتا۔خدا نے اُسکی آزمائش کے طریقے کو بہترین بنایا ہے۔میرا مطلب یہ نہیں کہ خدا نے اس طریقے کو اُن تمام مسائل اور بیماریوں سے شروع کیا جو ابلیس کی طرف سے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے تیار کردہ نصاب کے مطابق ہمارے ارادے کی جانچ کے لئے ایسا کرتا ہے تا کہ دیکھے کہ ہم دیانتداری سے اُس پر بھروسہ کریں گے یا نہیں۔

وہ خداوند ہے جو لاتبدیل ہے (ملاکی 6:3)۔اُسکا طریقہ آج بھی ویسا ہی ہے۔اگر ہم تھوڑے میں دیانتدار ہیں خاص طور پر اُسکی آواز کو سننے کے لئے خود کو منظّم کرنے میں تو وہ ہمیں ہمارے بیابان سے نکال کر وعدے کی سرزمین پر لے جائیگا جس کو اُس نے ہمارے لئے نشان ٹھہرایا ہےَ اور ایسا کرنے میں غلطی کا امکان نہیں۔مسیح کے بدن میں ہم سب کا یہ کام ہے کہ وعدے کی سرزمین پر اُسکے جلال کا باعث بنیں جونہی ہم اُسکے دسترخوان پر کھانے کے لئے جمع ہونگے تو ہمیں وہ ہدف ملے گا جس پر ہمیں کام کرنا ہوگا۔

ایک بچے کی مانند حلیم ہونا

کیا ہوتا اگر بنی اسرائیل ایک بچے کی طرح حمد اور شکر گزاری کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہوتے؟ خداوند کس قدر شادمان ہوتا ہے جب ہم اُسکے حضور وقت گزارنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں ہمکو اُسکی حضوری میں بچوں کی مانند بننا ہےَ۔والدین اپنے بچوں کے لئے شفیق اور اُنکی حوصلہ افزائی کرنے والے ہوتے ہیں اور اپنے بچوں کی محبت' تابعداری' درست سوچ اور حکمت کی خاص سمت میں مدد کے لئے مسلسل طلب گار رہتے ہیں۔ایک بچہ کبھی اپنے والدین پر شک نہیں کرتا اور اُنکے متعلق اچھی سوچ رکھتا ہے۔تاہم بنی اسرائیل شک بھی کرتے اور شکایات بھی۔خدا چالیس سال تک رنجیدہ رہا۔یہ کتنی عجیب بات ہے کہ ایک بچے کی طرح باپ کی حضوری میں رہ کر لطف اندوز ہونا اور پھر شکایت بھی کرنا۔

بعض اوقات ہم بغیر سوچے سمجھے ناقابلِ بیان طریقوں سے شکایت کرتے ہیں مثلاً بارہا ہم نے مسیحیوں کو یہ کہتے سُنا ہےَ کہ ہماری زندگی کے لئے خداوند کی کیا مرضی ہے؟ ''خداوند'' اگر یہ تیری مرضی ہو تو ایسی بہت سی دعائیں سننے میں ملتی ہیں۔یہ عاجزی لگتی ہے مگر حقیقت میں یہ ایک مایوس دعا ہےَ۔

کچھ بچے ہمیشہ اپنے والدین سے پوچھتے ہونگے کہ اُنکی اُنکے لئے کیا مرضی ہےَ۔کیوں؟ کیونکہ بچے اپنے ماں باپ کے ساتھ گہری قربت اور تعلق رکھتے ہیں۔خداوند کی مرضی کے متعلق سوالات والی دعا اکثر اُسکے ساتھ تعلق میں کمی کی وجہ ہوتی ہے

۔بُری بات یہ ہے کہ بعض اوقات ایسے سوالات عاجزی کی صورت میں مذہب کی گھمنڈی روح کی اصل ہو سکتے ہیں۔

شفیق والدین مسلسل اپنی اولاد کو نصیحت ،مشورے اور اُنکی اصلاح کرتے ہیں۔خاص طور پر اُس وقت جب وہ اسکے متلاشی ہوتے ہیں۔خدا بلا روک ٹوک اپنے بچوں سے فرماتا ہے کہ وہ کام کریں جو وہ چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے،صبر سے خداوند کی آواز کو سننے کے متعلق جاننا عارضی خیمہ کے مترادف ہے نہ کہ جدید فوجی مشق کے۔

بڑھنے کا فیصلہ

اِس مقام پر بہت سے مسیحی مایوس ہیں۔خدا کا مطالبہ ہے کہ ہم اُسکے حضور عاجز ہوں ۔میں مشورہ دیتا ہوں کہ ہَوا پیما(Barometer) کے طور پر اِسکی آزمائش کر کے خیمے سے نکلنے کے لئے تیار ہوں۔(تو کیا ہم ابھی تک تمجید کے برعکس شکایت ہی کرتے ہیں)(جب لگے کہ سب کچھ ختم ہو رہا ہے؟) کیا ہم ہر روز اُسکے حضور آنے کیلیئے وقت نکالتے ہیں' شکر گزاری سے اُسکے پھاٹکوں اور حمد کرتے ہوئے اُسکی باگاہوں میں داخل ہوتے ہیں؟ کیا خداوند کے ساتھ رفاقت یا ہماری نوکری پہلی ترجیحات میں سے ہے؟

میں اور واضح طور پر کہنا چاہتا ہونگا کہ: خداوند ہماری زندگی کے مطالبے اور طے شدہ وقت سے واقف ہوتا ہَے۔بالکل اُس بیوہ کی دمڑی کی طرح' خداوند جانتا ہے کہ اُس نے اُس دمڑی کو پہلے خداوند کے لئے مختص کیا اور وہ اِس بات سے بھی واقف ہوتا ہے جب آپ اپنی ضروریات' خاندان' کام اور باقی معاملات پر خداوند اور اُسکے کام کو ترجیح دیتے ہیں۔تو وہ بھی آپکو بیوہ کی طرح سب کچھ دینے پر اُسکے عوض بھاری برکت اور دیگا۔

ہمیں بھی اِس بات کو محسوس کرنا چاہیے کہ جونہی ہم خداوند کے دسترخوان سے کھائیں گے اور وہ ہمیں کھانے کو اور زیادہ دے گا ۔اگر اُسکے دسترخوان پر کھانے کے عادی ہونگے تو اُسکے لئے کوئی بھی کام آسانی سے سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

ہمارا جسم خداوند کے حضور تنہائی میں وقت گزارنے کے اِس مرحلہ میں منظّم ہونے کے خلاف انتہائی مزاحمت کرتا ہَے۔ تاہم ہم پوشیدگی میں ایسے لوگوں سے حسد کرنے لگتے ہیں جو خداوند کے حضور لطف اندوز ہونا سیکھ لیتے ہیں۔(تو کچھ ایماندار اچھا محسوس نہیں کرتے)(جب کوئی بہن یا بھائی پُر جوش ہو کر اپنی گواہی سناتا ہے(کہ خداوند نے اُسے کیا فرمایا)(کیوں؟) اِسلئے کہ اُنکا جسم اُنکے اندر حسد پیدا کرتا ہے اُس ایماندار کے خلاف جسکے ساتھ خدا نے کلام کیا ہو۔بچے کی مانند دل کبھی ایسی منفی سوچ نہیں رکھتا۔ایک بچہ خداوند کے حضور اُتنا ہی پُر جوش ہوگا جتنا ایک ایماندار جس نے اُسکی آواز سُنی اور اُسکی آواز کی لطافت سے بخوبی واقف ہَے۔خداوند کے حضور سے ہمارا سُننا بالکل ویسا ہی ہونا چاہیے جیسا کہ ہمارے والدین سے سُننا۔

گھمنڈ سے برخاستگی

مسئلہ مسیحیوں کی بے حسی کا نہیں ہَے۔مسئلہ بنی اسرائیل کے گھمنڈ کا ہَے۔گھمنڈ خدا کی آواز کو سُننے سے ہمارے کانوں کو بند کرتا ہے۔گھمنڈ

کے باعث یوسف کے بھائیوں کو اُسکے مستقبل میں رہنما کے عہدہ، اُسکے رنگ برنگے کوٹ اور اُنکے باپ کے ساتھ گہری رفاقت کا دیا گیا مکاشفہ انتہائی ناگوار گزرا۔ تاہم یوسف اُن خوابوں کو اپنے بھائیوں کو سُنانے میں نادان نکلا لیکن اُن واقعات پر غور کرتا رہا جنکی پیروی کی گئی۔ یوسف کا اپنے مکاشفہ کے متعلق بیان میں غالباً تھوڑا ہی فرق تھا۔ تاہم، حکمت اِسی میں ہے کہ جو کچھ خداوند ظاہر کرے اُسکو دوسروں کے ساتھ بانٹا جائے۔

گھمنڈ سے آسانی سے جان نہیں چھڑائی جاسکتی۔ ہمارے اندر گھمنڈ یا تو ظاہری ہوتا ہے یا پوشیدہ۔ بہرحال حالت کتنی ہی گھمبیر کیوں نہ ہو ہمیں اِس سے نجات پانی چاہیئے۔ یہ سب روح القدس کی رہنمائی میں خداوند کی آواز کو واضح طور پر سننے سے متعلق ہے۔ ہمارا جسم خداوند کے حضور بلاناغہ وقت گزارنے اور اُسکی آواز کو سننے کے خلاف مزاحمت کرتا ہے۔

شاید کچھ لوگوں کو پہلے ہی خداوند کے ساتھ وقت گزار کر خود کو خالی کرنے کی کوشش کی ہو۔ درحقیقت بعض اوقات ہم فخر کرتے ہیں کہ ہمیں کتنی برکات حاصل ہیں اور مسیحی سفر میں ہم کتنے کامیاب ہیں۔ بعض خادم گھمنڈ اور اپنے اختیار کے باعث کلیسیاء میں خدمات کی نعمت کا گلا گھونٹ دیتے ہیں، کون میں؟ گھمنڈی؟ جی ہاں!

میں خداوند کے اُس مشقی پروگرام کو نہیں بھولونگا جسکے لئے اُس نے مجھے یہ کتاب لکھنے کو کہا۔ ایک روز ایک خادمہ نے جسکی میں بہت عزت کرتا ہوں مجھے بُلایا کہ وہ پیغام مجھ تک پہنچائے جو خداوند نے اُسے میری مدد کے لئے دیا تھا۔ میں نے اپنا نفع بخش پیشہ اور فوج کی نوکری دونوں کو خداوند کی ہدایات کے مطابق چھوڑ دیا۔ میں چھوٹی سی ریاست میں بطور پاسبان پیرا۔ چرچ منسٹری کرنے لگا اور کامیاب مشنری سیاحت سے لُطف اندوز ہونے لگا۔

جونہی مالی مشکلات آئیں میں نے اِس بات کو دل پر نہ لیا بلکہ گھمنڈی رویہ اپنایا کہ ''خداوند کے لئے مصیبت میں سے گزروں''۔ میں اِسے سمجھ نہ پایا مگر خدا جانتا تھا۔ تاہم پہلی دفعہ اُسکی ملامت کو سننا اور اِس سے رہائی پانا کوئی اچھا تجربہ نہ تھا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ سب جاننے کے لئے خداوند سے کہتا پہلے مجھے بتا ایسا کیوں یا پھر کسی خادم پر ظاہر کر مگر گھمنڈ نے میری سماعت ہی بند کر رکھی تھی کہ خدا میرے ساتھ کلام ہی نہ کر پاتا۔ میں نے معافی مانگی اور اپنے دل کو خداوند کے حضور خالی کر دیا۔

ا۔ پطرس 5:5 میں رقم ہے خدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے۔ فروتنی گھمنڈ کا متضاد ہے۔ یہی وہ پہلا سبق تھا جو خداوند نے بنی اسرائیل کو بیابان میں سیکھانے کی ضرورت محسوس کی تاکہ وہ مکاشفے یکساں حصول کی ضروری کُنجی کے متعلق سیکھیں۔ کہ کیسے بلاناغہ خداوند کی آواز کو سننا اور تابعداری کرنا ہے۔

کتنی خوشی کی بات تھی جب میرا گھمنڈ مجھ پر ظاہر کیا گیا تاکہ میں اِس سے آزاد ہو کر یسوع کے قدموں میں بیٹھوں۔ ہمیں چاہیئے ہر ایک کی روح القدس کے حضور فروتن ہونے میں حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔ کوئی شخص بھی کسی طور پر اُسکے دسترخوان پر قابلِ قبول نہیں ہوسکتا۔ ہمیں روح القدس پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ضرور ہے کہ روح القدس کی رہنمائی میں چلیں تاکہ وہ ہمیں بیابان میں سے گزار کر ہمیں گھمنڈ سے آزاد کرے۔

ہمارا مقصد اُس (خداوند) سے محبت کرنا ہے۔

کیا آپ پریشان یا مایوس ہیں کہ ابھی تک اُسکی آواز کو سُن نہیں پائے؟ تو پریشان نہ ہوں۔ وہ آپکی خواہش سے بڑھکر آپکے ساتھ بات کرنا چاہتا ہے۔ وہ آپکے ساتھ دل کی میٹھی میٹھی باتیں کرنے کیلیئے وقت گزارنا چاہتا ہے مگر اِسکے لئے فقط ایک ہی کُنجی ہے جس نے بہت سارے ایمانداروں کی خداوند کی آواز کو سیکھنے کے متعلق مدد کی ہے۔ اور ہمارا مقصد صرف اُسکی آواز کو سننا ہی نہیں بلکہ حمد و ستائش میں اُسکے حضور وقت گزارنا ہے۔ جب ہم اُسکے حضور وقت گزارنے کی خواہش کرتے ہیں تو گہرے طور پر اُسکی خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنی روح میں اُسکی آواز کو سننا اپنے کسی گہرے دوست کے ساتھ تعلق کی مانند ہے۔ وہ چاہتا کہ ابدیت میں بھی آپ اِسی طرح اُسکے ساتھ تعلق میں رہ کر شادمان ہوں۔

آپ دیکھیں گے کہ یسوع ہماری محبت میں فریفتہ ہے۔ جتنا زیادہ آپ اُسکی حضوری میں رہیں گے تو یاد رکھیئے یہ وہ غزل الغزلات والا پیارا ہے جو باغ میں آپکا انتظار کرتا ہے تاکہ آپکے ساتھ رفاقت کرے۔

''میرا محبوب اپنے بوستان میں بلسان کی کیاریوں کی طرف گیا ہے تاکہ باغوں میں چرائے اور سوسن جمع کرے۔ میں اپنے محبوب کی ہوں اور میرا محبوب میرا ہے۔ وہ سوسنوں میں چراتا ہے۔'' (غزل الغزلات 6:3-2)

''اے بوستان میں رہنے والی! رفیق تیری آواز سنتے ہیں مجھکو بھی سُنا۔'' (غزل الغزلات 8:13)

اپنا ایجنڈا تعریفی بنائیں۔ اُسے (خداوند کو) اپنی پہلی محبت بنا کر اُسکے حضور وقت گزاریں۔ جونہی آپ ایمان میں بڑھینگے وہ آپکو اپنے دسترخوان پر بُلائیگا۔ پھر شاید کوئی جانچ کا مرحلہ بھی ہو جس میں آپکو اُسکے دسترخوان سے کھانے کی بھوک کا ثبوت دینا پڑے۔ شاید ایسا بھی ہو کہ آپکے بدن کی خواہش آپکو اُسکے حضور وقت گزارنے میں اور گہرے تعلق میں رکاوٹیں پیدا کرے مگر اِس مرحلہ سے گزریں۔ روح القدس آپکا دوست ہے، یسوع مسیح کا ارشادِ اعظم ہے کہ وہ اِس بنیادی مہارتی پروگرام میں آپکی مدد و معاونت کریگا تاکہ آپ خداوند کے اور قریب ہو جائیں۔

آغاز

ہمارا چھوٹا بیٹا میکل جو ہر صُبح اُٹھتے ہی اپنے بستر پر خدا کی ستائش کرنا سیکھ رہا تھا۔ پہلے پہل تو وہ صرف پانچ منٹ پرستش میں گزارتا مگر پھر اُس نے طے کیا وہ زیادہ سے زیادہ وقت ستائش میں گزاریگا جیسے جیسے وہ ہر صُبح دیانتداری سے خداوند کی ستائش کرتا وہ خداوند کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے لگا۔

تقریباً ایک ہفتے بعد خداوند نے اُسے ایک بھرے ہوئے گلاس کی رویا دکھائی۔ تب خداوند نے اُسے دکھایا کہ تم پانی کے گلاس میں چند قطرے پانی کے ڈالنے کے لئے کسی کو درخواست نہیں کرو گے بلکہ چاہو گے کہ گلاس بھرا ہُوا مِلے۔ لہٰذا میکل بھی خداوند کو صُبح کے وقت چند قطروں کی ستائش نذر نہیں کرنا چاہتا تھا، خداوند کو بھرے ہوئے گلاس کی ضرورت تھی۔

خدا کی تعریف اُسکے فضل اور بھلائی کے لئے ہو اور اُسکی تیاری کے لئے بھی کہ کن کن طریقوں سے وہ ہمیں سیکھاتا ہے ۔ہم سمجھیں کہ کسطرح ہمیں اُسکے حضور وقت گزارنا ہے۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد' میرا بیٹا اپنے ایک نو سال کے دوست کے لئے گواہی بنا جس کے متعلق اُس نے اور اُسکے بڑے بھائی ڈیوڈ نے تعلیم پائی تھی۔ میکل نے خداوند سے پوچھا کہ یہ کام کیسے کروں۔ خداوند نے اُسے بتایا۔ میکل نے تابعداری کیا اور اُس لڑکے کو مسیح کے پاس لے آیا اور بعد میں اُسکی مدد کی تاکہ وہ ایمان کے وسیلے غیر زبانیں بولتا ۔

روح القدس کو کبھی ہم سے باز نہیں رکھا جاتا اور ہمیں بھی کبھی اِس معاملے میں بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئیے یقیناً فوراً نتائج سامنے نہیں آتے۔ آپ روحِ اقدس کو موقع دیں کی وہ آپکی زندگی میں سے گھمنڈ کو دُور کرے حتیٰ کہ ایسا گھمنڈ بھی ہے جسکے متعلق آپ کبھی نہیں جانتے تھے۔ اپنے آپکو خوشی سے فروتن کردیں جو یسوع کی نسبت آپکو زیادہ عزیز تھی۔

مشہور عبرانی شخصیات

کتابِ مقدس میں بڑے بڑے واقعات اُن کے ساتھ پیش آئے جنھوں نے خدا کی ہلکی دبی ہوئی آواز کو سننے کے متعلق جانا۔''خاموش ہو اور جان لو کہ میں ہی خدا ہوں''(زبور 10:46) یہی وہ بات ہے جسکو سیکھنے کے لئے ہمیں تحمل اور مصّمم ارادے کی ضرورت ہے ۔تاہم ایمانداروں کے درمیان سب سے نمایاں وہ ہیں جنھوں نے یہ سبق سیکھا وہ''Hall of fame'' کہلاتے ہیں جنکا ذکر عبرانیوں میں بزرگوں کے طور پر ہُوا ہے ۔

عبرانیوں کے گیارویں باب میں موجود فہرست اُن مشہور ایماندار شخصیات کی ہے جنکا ذکر اُنکے بڑے ایمان کے باعث ہُوا۔ میں حیران ہوا کرتا تھا کہ اُنکے کاموں کی تکمیل میں کیسے معجزات معاون رہے لیکن اب میں جان گیا کہ عظیم معجزات اُسی ایمان کی بدولت ہوئے جب ایک ایماندار ردِعمل کے طور پر مکاشفہ کو ترجیح دیتا ہے ۔ بڑے ایمان کے معجزات بڑے مکاشفہ کے وسیلے ہوتے ہیں ۔ بڑا مکاشفہ گہرے تعلق سے حاصل ہوتا ہے خداوند کے حضور فروتن اور چھوٹے بچے جیسا رویہ۔

''اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد اور اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔'' اِسی کے باعث بزرگوں نے اچھی گواہی پائی۔ (عبرانیوں 11:2-1)

ایمان اور مکاشفہ

عبرانیوں گیارویں باب کی اِن آیات میں ایمان کے اہم پہلو کی وضاحت کی گئی ہَے۔ جب مکاشفہ عمل کرتا ہے تو ایمان مشق کرتا ہے۔ اِن اجزاءِ کلام سے کیا مُراد ہَے ''اَن دیکھی چیزیں''، ''جو ہم نہیں دیکھتے'' اور جو کچھ حواس خمسہ پر ظاہر نہیں کیا جاتا''؟ مکاشفہ۔ علمِ مکاشفہ حواسِ خمسہ کے ذریعے حاصل نہیں ہوتا۔ یہ روح ور ایمان کے باعث حاصل ہوتا ہے۔ اِس باب میں تمام حیران کن معجزات اِسی ایمان کے باعث ظاہر ہوئے اور رقم کئے گئے۔ جب خدا کے لوگوں نے ایمان میں ریمہ مکاشفہ پر عمل کیا جو اُنہیں خداوند کے حضور سے مِلا تو اُسی

مکاشفہ کے وسیلے معجزات ظہور میں آئے۔عبرانیوں 11:1 میں اُمید کی ہوئی چیزیں وہ ہیں جنکے لئے مکاشفہ دیا گیا۔جب خدا کے لوگوں نے مکاشفہ کے باعث ایمان میں قدم بڑھایا تو اُنہوں نے اچھی گواہی پائی۔کتابِ مقدس اعلان کرتی ہے کہ یہی وہ حکم ہے جو ہمارے پُرانے عہد نامہ کے ایمان کے آباؤ اجداد کو دیا گیا تھا۔

مکاشفہ کے حصول کے باعث ایمان یقینی ہو جاتا ہے۔جب ہم پوشیدگی میں یسوع کے کلام کو یقینی طور پر حاصل کرتے ہیں تو پھر اُسکے قول کے موافق کام کرنا ہمارے لئے مشکل نہیں ہوتا۔مختصراً یہی وجہ ہے جسکے باعث اِس باب میں ایمانداروں کو حکم دیا گیا۔

بڑا ایمان گہرے تعلق کا مطالبہ کرتا ہے۔

بہت سے لوگ عبرانیوں گیارہواں باب پڑھتے ہوئے خواہش کرتے ہیں کہ اُنکے اندر بھی ابراہام،حنوک اور موسیٰ جیسا ایمان ہو۔مگر حقیقت یہ ہے کہ شاید مجھ یا آپ سے بڑھکر ایمان اُنکا نہ ہو۔لیکن جو اُنکے پاس تھا وہ خداوند کی آواز کے ساتھ گہری واقفیت تھی۔اُنہوں نے خداوند کی آواز کو سُنکر اُس پر بھروسہ کرنیکے باعث تعلق کو فروغ دیا۔آئیں دیکھیں۔

''ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خدا کے کہنے (ریمہ) سے بنے ہیں یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنا ہو۔''

(عبرانیوں 11:3)

دُنیا کلامِ خدا (ریمہ) کے وسیلے وجود میں آئی اور ہم اِس حقیقت کو ایمان سے قبول کرتے ہیں۔خدا دنیا کے ساتھ الفاظ میں مخاطب ہُوا۔خدا نُور ہے۔وہ مکاشفے کا نور ہے۔جب وہ مخاطب ہُوا تو اُسکا کلام ریمہ تھا۔جو قدرت اُسوقت اُسکے کلام میں تھی آج بھی وہی ہے۔اُس کلام پر عمل کرنا سیکھیں اور آپ جانیں گے کہ یہ کسقدر قوی ہے۔

دُرست کرنا

چوتھی آیت میں،ہابل کی قربانی مقبول ٹھہری۔یہ قائن کی قربانی سے زیادہ پسند کی گئی۔اگرچہ کتابِ مقدس میں ذکر نہیں کیا گیا کہ خدا نے ہابل کو کیسی قربانی گذراننے کو کہا۔کیسے ہابل (یا اُسکے ماں باپ آدم اور حوّا) نے یہ سب جانا جب تک خدا نے اُسے نہ بتایا؟ شاید خدا نے قائن کو بھی وہی ہدایات دی ہوں ہابل کو اِس مکاشفے پر عمل کرنے کو کہا گیا اور اُسکا یہ یہی عمل ''ایمان'' کہلایا۔قائن نے نا صرف اُن ہدایات کو نظر انداز کیا بلکہ اُنکی جگہ متبادل کام کو ترجیح دی۔جب ہم ہابل کی طرح ''قربانی'' چڑھاتے ہیں تو ہم خدا کی آواز کی تابعداری کر کے اُس سے برکات حاصل کرتے ہیں۔جب ہم قائن کی مانند مذہبی نظریات کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم بنی اسرائیل کی لعنت زدہ اولاد کی مانند بن جاتے ہیں جنہوں نے بیابان میں خدا کو رنجیدہ کیا۔

''ایمان ہی سے حنوک اُٹھا لیا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے اور چونکہ خدا نے اُسے اُٹھا لیا تھا اِسلیئے اُسکا پتہ نہ مِلا کیونکہ اُٹھائے جانے سے پیشتر اُسکے حق میں یہ گواہی دی گئی تھی کہ یہ خدا کو پسند آیا ہے۔'' (عبرانیوں 11:5)

اِس سے پہلے کہ حنوک معجزانہ طور پر اُٹھایا جاتا۔خدا نے اُسے مکاشفہ دیا۔حنوک نے مکاشفہ پایا اور اُس میں ایمان کو قائم کیا۔حنوک نے خداوند میں بھروسے کو فروغ دیا جب ہی تو نہ اُس نے شک کیا اور اُسکے کلام سے حیران ہُوا۔اُس نے خداوند کی آواز کو ایک قریبی دوست کی

باتوں کی طرح قبول کیا،

کم ایمان، خدا کی کم پسندیدگی

بغیر ایمان کے خدا کو پسند آنا ناممکن ہے۔ایک لمحہ کے لئے اِس بات پر غور فرمائیں۔ایمان نہیں تو خدا کی پسندیدگی بھی نہیں۔

''اور بغیر ایمان کے خدا کو پسند آنا ناممکن ہَے۔اسلیئے کہ خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیئے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔'' (عبرانیوں 11:6)

میں دوبارہ کہونگا: بغیر ایمان کے خدا کو پسند آنا ناممکن ہَے۔یادرکھیں مکاشفہ کے بغیر اِس آیت میں ایمان کو ناممکن قرار دیا گیا ہے۔جب خداوند کے ساتھ قربت کے لمحات روزمرہ کا معمول بن جائے تو ایمان کا حصہ آسان ہو جاتا ہَے۔خدا اُنکو بدلہ دیتا ہے جو مستعدی کے ساتھ اُسکے طالب ہوتے ہیں۔وہ اُنہیں کیسے بدلہ دیتا ہے؟ وہ جامع طور پر بہت سے طریقوں سے بدلہ دیتا ہے۔لیکن اُن کے درمیان جو اُسے مستعدی سے تلاش کرتے ہیں، جو مکاشفاتی من حاصل کرنے اور اُس پر عمل پیرا ہوتے ہیں وہ اُنکو بدلہ دیتا ہَے یہی بات خدا کو خوش کرتی ہَے۔

شخصی طور پر خداوند کے کلام پر ایمان لانا آپکے حصے میں آسان بات ہَے۔مستعد ہو کر اُسکے دسترخوان پر کھانا وہ حصہ ہے جسے ہم نظر انداز کرتے ہیں اگر مکاشفہ نہیں تو ایمان کی مشق نہیں ہوگی۔اگر مکاشفہ نہیں تو خدا کو پسند نہیں آئینگے۔

نوح کیلئے تین خوشی کی باتیں

نوح کے پاس خداوند کی آواز پر بھروسہ کرنے کے متعلق سیکھنے کیلئے کتابِ مقدس نہ تھی۔خدا نے طوفان سے پیشتر ہی نوح کی روح میں کلام کیا کہ وہ کشتی بنائے۔

''ایمان ہی کے سبب سے نوح نے اُن چیزوں کی بابت جو اُس وقت تک نظر نہ آتی تھیں ہدایات پاکر خدا کے خوف سے اپنے بچاؤ کیلئے کشتی بنائی جس سے اُس نے دُنیا کو مجرم ٹھہرایا اور اُس راستبازی کا وارث ہُوا جو ایمان سے ہَے۔'' (عبرانیوں 11:7)

نوح خداوند کی ہلکی دبی ہوئی آواز پر ایمان لایا۔اُس نے خدا کی آنکھوں میں فضل کو پایا کیونکہ اُس نے خداوند کی آواز کو سُنا، مشق کرنا اور تابعداری کرنا سیکھا تھا۔اِس قسم کا بھروسہ طلب اور بھوک سے پیدا ہوتا ہے اچانک نہیں۔

ابراہام کے لئے تین اور خوشی کی باتیں

ابراہام مکاشفہ سننے کے معاملہ میں اناڑی نہیں تھا۔اپنے آپکو خدا کے اُسکے قدموں میں اُنڈیل دیں اور آپ اُسکی کی آواز پر بھروسے کی وسعت واہمیت کو محسوس کرسکتے ہیں۔

''ایمان ہی کے سبب سے ابراہام جب بلایا گیا تو حکم مان کر اُس جگہ چلا گیا جسے میراث میں لینے والا تھا اور اگرچہ جانتا نہ تھا کہ میں کہاں جاتا ہوں تو بھی روانہ ہو گیا۔ایمان ہی سے اُس نے مُلک موعود میں اِس طرح مسافرانہ طور پر بُودوباش کی کہ گویا غیر مُلک ہے اور اضحاق

اور یعقوب سمیت جو اُسکے ساتھ اُسی وعدہ کے وارث تھے خیموں میں سکونت کی ۔ کیونکہ وہ اُس پایدار شہر کا اُمیدوار تھا جسکا معمار اور بنانیوالا خدا ہے۔'' (عبرانیوں 11:10-8)

ابراہام کو ایک حیران کن مکاشفہ مِلا کہ گھر چھوڑ دے اور اُس شہر کی تلاش میں نکلے جس کو مکاشفے میں واضح کیا گیا۔ یہ کہنا بے معنی ہے کہ ابراہام کا خدا کی کتاب یعنی کتابِ مقدس کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اصل میں اُسکا تعلق خداوند سے تھا۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ ابراہام خدا کا دوست کہلایا تو کیوں اُس نے مکاشفہ پایا؟

خدا نے ابراہام کی طرف ہاتھ ہلا کر (جیسا کہ یورپ میں ہوتا ہے) اُسکا دوستی کے لئے انتخاب نہیں کیا تھا۔ ابراہام نے خدا کی نزدیکی میں جانے کا چناؤ کیا' اُسکی آواز کو سُننا سیکھا اور جتنا زیادہ اُس نے باپ کے ساتھ وقت گزارا اُتنا ہی زیادہ باپ نے اُس پر مکاشفہ ظاہر کیا ۔ جتنا زیادہ خدا نے ابراہام پر ظاہر کیا اُتنا زیادہ اُس نے ریمہ پا کر ایمان کی مشق کی ۔ یہاں تک کے معجزات بھی ۔

ابراہام کے ایمان کی آزمائش

حتیٰ کہ خدا نے ابراہام کے ایمان کو آزمایا۔ خدا کا مطالبہ ہے کہ جو چیز ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے وہی خدا کے حضور پیش کریں۔ خدا نے ابراہام کو فرمایا کہ وہ اپنے وعدے کے بیٹے اضحاق کو خدا کے لئے قربان کرے۔ اضحاق ہی تھا جو ابراہام کو سب سے زیادہ عزیز تھا۔ ابراہام کی تابعداری قابلِ غور ہے مگر کچھ وقت کے لئے اِس تابعداری کو ایک طرف کر کے اُسکی خدا کے ساتھ تعلقاتی گفتگو پر نگاہ کریں۔

ہمیں ابراہام سے بڑھکر باپ کے ساتھ رفاقت میں گفتگو کرنا ہے یہ یسوع مسیح کے کلام کی تکمیل کا نتیجہ ہَے ۔ ابراہام کے بھروسے کو دیکھیں جو اُس نے خدا کی آواز پر کیا تھا۔ اُنکے درمیان کیسی دوستی اور تعلق تھا! اِسطرح کی قربت تو بلا روک ٹوک رابطے کی صورت میں ہوتی ہے۔ ہر عظیم مرد و زن کا ذکر عبرانیوں گیارھوں باب میں موجود ہے جنھوں نے ایمان سے قدم بڑھایا اور اُس مکاشفے کو عمل میں لائے جو پایا تھا۔ ہر ایک نے خداوند کی آواز کو سُننا' بھروسہ کرنا اور تابعداری کرنا سیکھا۔ یہی بات تو پہلی آیت میں واضح کی گئی کہ ایمان کے باعث ہم بھی ایسا ہی کر سکتے ہیں۔ خداوند ہم سے یہ تقاضا کرتا ہَے !

ایمان کی تعمیر

ایمان کا حصہ واقعی آسان ہَے ۔ ہم فطری طور پر اپنے معاشرے میں لوگوں کے ساتھ روابط کے ذریعے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہیں ۔ ہم خداوند کے ساتھ بھی گہری قربت کے ذریعے بھروسے کو فروغ دیتے ہیں ۔ ہمیں یہ بھی یقین کرنا اچھا لگتا ہے کہ ہمارا بہترین دوست ہمیشہ ہر طرح کے حالات میں ہماری مدد کے لئے تیار ہے۔ کسی بھی شخص کا یقین کرنا اور بھروسہ کرنا اِس بات کا نتیجہ ہے کہ آپ نے رابطہ' وقت اور اپنا دل اُسکے لئے کھولا ہَے ۔ خدا اپنا دل کھولتا تا کہ ہم اُسکے حضور وقت گزار کر اُسکی سُنیں ۔

تعلق کی تعمیر کا حصہ کسی بھی ایماندار کے لئے انتہائی ذمہ داری، جدوجہد والا ہوتا ہے اور اِسکے لئے وقت درکا ہَے ۔ ایسا بتدریج نہیں ہوگا مگر کیوں نہ دعا کی جائے کہ روح القدس بطور مددگار آپکی رہنمائی کرے کہ آپ بلا ناغہ خداوند کے حضور گھٹنوں کے بل حمد و ستائش میں وقت گزاریں۔

ہر کوئی خداوند کے ساتھ اُسی تعلق میں بڑھ سکتا ہے جو اُسکا ابراہام کے ساتھ تھا۔ وہ سب ہم خداوند سے پا سکتے ہیں جو وہ چاہتا ہے۔ قریبی اور شخصی رفاقت۔ ایمان کا حصہ آسان ہو جاتا ہے جب ہم اُسکے ساتھ رابطے میں وقت گزارتے ہیں۔

پینتکوست کے دن کے بعد پہلی صدی میں خدا کے ساتھ رابطے کے ذریعے نے باقاعدہ فروغ پایا تاکہ مختون اور غیر مختون کے درمیان جدائی نہ رہے اور روح میں دعا اور ستائش میسر ہو۔ آج بھی ایمانداروں کیلئے روحانی اوزار ہیں تاکہ وہ اُنکا استعمال کریں۔ فقط زبانیں بولنے سے بھی (روح القدس کی زبانیں) ایماندار تعریف کرتے اور شرارت کی روحانی فوجوں کے خلاف صف بندی کرتے ہیں۔ روح کی زبانوں میں تمجید' شفاء اور روحانی جنگ یسوع مسیح جیسے کام کرنے کے لئے بہت اہم ہیں۔ یہ ایمان ہی ہے جو خداوند کی طرف سے دیئے گئے اوزار کا استعمال کرتا ہے۔

''پس ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا خدا (خرسٹس) کے کلام (ریمہ) سے۔ (رومیوں 10:17)

ایمان کی تعمیر خدا کے مکاشفاتی کلام کو حاصل کرنے سے ہوتی ہے۔ یونانی زبان سے اِس آیت میں ترجمہ کیا گیا لفظ ''خدا'' دراصل ''خرسٹس'' یعنی مسیح ہے۔ ایمان کی تعمیر یسوع مسیح کے مکاشفہ کو سُننا سیکھنے سے ہوتی ہے۔ عبرانیوں 11:6 اور رومیوں 10:17 کا مطالعہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکی مکاشفاتی آواز کو سُننا سیکھے بغیر خدا کو پسند آنا ناممکن ہے۔ یہ انتہائی سنجیدہ سچائی اُن مسیحیوں کے لئے ہے جو یہ خیال کرتے ہیں اُنکی ہمیشہ کی زندگی کا دارومدار کتابِ مقدس کا علم رکھنے پر ہے مگر یہ بات مرقس ۱۶ باب سے زیادہ سنجیدہ نہیں ہے۔

''اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولینگے۔ سانپوں کو اُٹھا لینگے اور اگر کوئی ہلاک کرنیوالی چیز پیئنگے تو اُنہیں کچھ ضرر نہ پہنچیگا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھینگے تو اچھے ہو جائینگے۔ غرض خداوند یسوع اُن سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور خدا کی دہنی طرف بیٹھ گیا۔ پھر اُنہوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی اور خداوند اُنکے ساتھ کام کرتا رہا اور کلام کو اُن معجزوں کے وسیلہ سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے ثابت کرتا رہا۔ آمین'' (مرقس 16:20-17)

اُس کے ساتھ کام کرنا

خداوند اُنکے ساتھ کام کرتا ہے جنکے ساتھ وہ بات کر سکتا ہے۔ وہ اُنکے ساتھ کام کرتا ہے جنکو تنبیہ و ملامت کرتا جنکی شاخوں کو چھانٹتا ہے وہ ''فریسی مسیحیوں'' کا مقابلہ کرتا ہے جو اپنے طریقے سے قربانیاں گذرانتے ہیں اور بالآخر وہ اُن کو واضح طور پر کہے گا ''میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی'' کیونکہ اُنکا اُسکے ساتھ کبھی دو طرفہ گہرا تعلق نہ تھا۔

اگر خداوند کے ساتھ آپکا رابطہ یک طرفہ ہے تو کیا میں آپکو مشورہ دے سکتا ہوں کہ روح القدس سے درخواست کریں کہ وہ آپکے رابطے کی ٹیلیفون لائن کو درست کرے؟ حمد و ستائش کی کالز (Calls) ہمیشہ قابلِ قبول ہیں۔

کتابِ مقدس کا مقصد خداوند کو شخصی طور پر' گہرے طور پر اور بااعتماد طریقے سے جاننا ہے۔ ہمارے پُرانے اور نئے عہدنامے کے بہن بھائیوں کے لئے کتابِ مقدس تحریری شکل میں موجود نہ تھی کہ اُسے پڑھتے۔ اُنہوں نے تحریری الفاظ کے ذریعے ذہنی تعلق کی بجائے خداوند کے ساتھ تعلق کو فروغ دینا تھا۔

میرے دل میں خدا کے تحریری کلام کی بڑی عزت اور مُسرت ہے۔ ہمیں محسوس کرنا چاہیئے کہ خداوند کے تحریری کلام کا مقصد خداوند یسوع کے ساتھ ہمارے سرگرم تعلق کو فروغ دینا ہے۔ وہ اکثر تحریری کلام کے ذریعے ہمارے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے۔ وہ اکثر ہمارے ساتھ براہ راست بھی ہماری روح میں کلام کریگا۔ اُس نے کبھی خواہش نہیں کی ہمارا تعلق فقط کتابِ مقدس کے ساتھ ہو حالانکہ یہ اُسکی اپنی کتاب ہے۔ اسکی بجائے اُس نے یہ کتاب ہمیں اِسلیئے دی کہ ہماری رہنمائی کرے کہ ہم خداوند سے محبت کریں اور اُسکی محبت میں قائم رہیں۔

پہلی صدی کی کلیسیاء میں اُس وقت بگاڑ پیدا ہوا جب اُنہوں نے پولس رسول کے سفر کا ادبی تجزیہ کیا بالکل اُسی طرح جیسے یسوع کے دور میں مذہبی حکمرانوں نے خدا کے دل کی تصویر کشی کو قانونی تجزیے کے باعث تباہ کر دیا۔ پولس رسول کے خطوط سے اصل مکاشفاتی کلام کی بجائے ادبی تجزیے نے لوگوں کی خداوند پر بطور شخصی نجات دہندہ، دوست اور مُبشر بھروسہ کرنے میں مدد نہ کی۔ کتابِ مقدس کی گہرائی ایک مفید امداد ہے۔ گو اِس میں اختتام نہیں کیونکہ ہمارا مقصد اپنے بادشاہ کے حضور سرگرم شخصی تعلق میں بڑھنا ہے۔ ہمارا بادشاہ مُردہ نہیں، وہ زندہ ہے اور وہ جو بھوکے ہیں اُنہیں روزانہ مکاشفاتی مَن کھانے کو دیتا ہے۔

تمام بلاہٹ کوچ کی طرف سے ہوتی ہے

کلیسیاء کے ان آخری ایام میں آیئے پُر یقین ہو جائیں کہ ہم خداوند کے اپنے لوگوں سے کلام کرنے کے طریقہ کار کو سمجھتے ہیں۔ خداوند نے ہمیں بطور برگزیدہ نسل، شاہی کاہنوں کا فرقہ اور اپنی خاص مملکت ٹھہرایا تاکہ اُسکی خوبیاں ظاہر ہوں (ا۔ پطرس 9:4)۔ جونہی ہم اس بلاہٹ کو پورا کرتے ہیں تو اُسے ہمارے ساتھ گہرا تعلق قائم کرکے خوشی ہوتی ہے۔

یہ رشتہ اُسکے حضور بہت گراں قدر ہے کیونکہ اِسی کی خاطر وہ ۳۶ گھنٹوں سے زیادہ جسمانی اور ذہنی اذیت میں رہا یہاں تک کہ اُسکا حُسن و جمال جاتا رہا۔ اُس نے ایسا اِسلیئے کیا تاکہ آپ اُسکے ساتھ اور باپ کے ساتھ شخصی تعلق اور گہرا دوستانہ کر سکیں، ہمیں چاہیئے کہ ہم اُسکے ساتھ اپنے تعلق کو ہابل کی طرح اُستوار کریں نہ کہ قائن کی طرح۔

یاد رکھیں:۔ یسوع صرف یہ چاہتا ہے کہ ہم بلا ناغہ اُسکے حضور تنہائی میں وقت گزاریں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی پہلی محبت (یسوع مسیح) کو اپنی مصروفیت کی نظر نہ کر دیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے آپکو اُس مذہبی خوراک سے بچائیں جس میں غذائیت نہ ہو یا کسی اور کا حصہ نہ کھائیں۔ ہمارا خداوند کے ساتھ شخصی تعلق اُستوار کرنے کا نعم البدل اجتماعی عبادت اور مسیحی رفاقت نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں ہر رات اُس کے دل کی گہری قربت اور پاکیزہ دسترخوان پر کھانے کے لئے بیٹھنا چاہیئے۔

باب نمبر 8: خداوند کے بہترین دوست بننا

میرے نزدیک کتابِ مقدس کا سب سے زیادہ دل ہلا دینے والا حصہ وہ ہے جب یسوع نے باغ کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے شاگردوں (رسولوں) کو تعلیم دی کہ اگر آج رات تمھیں آخری گھڑی کے متعلق علم ہوتا تو تم اِس لمبے اور جان جوکھوں کے سفر پر جانے کی بجائے اپنے گھروں میں رہتے اور تمھارے خاندان والے تمھیں پھر کبھی نہ دیکھنے کے ڈر سے گھروں سے نکلنے ہی نہ دیتے۔ آپ ایسے حالات میں اپنی بیوی یا شوہر کو کیا کہینگے؟ کیا آپ اپنی عزیز اولاد یعنی میراث کو چھوڑ دیں گے؟

جب یہودہ اسکریوتی دھوکہ دینے کے لئے چلا گیا تو عشاء سے فراغت حاصل کرنے کے بعد یسوع نے اپنے قریبی شاگردوں کو اُسکے کھانے سے اُٹھ کر جانے کے متعلق بتا دیا۔ اُس نے اُنہیں نصیحوں کی کہ ایک دوسرے سے محبت رکھیں تا کہ باپ کیلئے اُنکی محبت نشان ہو۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ اُسکا جانا کیوں ضروری ہے ۔ اُس نے کہا کہ وہ جا کر اُنکے لئے ایک اطمینان دینوالا' مددگار اور رہنما بھجیگا جو ہمیشہ اُنکے ساتھ رہیگا۔ اِسی دوران' خداوند نے اُنہیں کہا کہ وہ اُسکے نوکر نہیں بلکہ دوست ہیں۔

''اگر تم میرے حکموں پر عمل کرو گے تو میری محبت میں قائم رہو گے جیسے میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا ہے اور اُسکی محبت میں قائم ہوں۔ میں نے یہ باتیں اسلیئے تم کہی ہیں کہ میری خوشی تم میں ہو اور تمھاری خوشی پوری ہو جائے۔ میرا حکم یہ ہے کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو اِس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کیلئے دیدے جو کچھ میں تمکو حکم دیتا ہوں اگر تم اُسے کرو تو میرے دوست ہو۔ اب سے میں تمھیں نوکر نہ کہونگا کیونکہ نوکر نہیں جانتا اُسکا مالک کیا کرتا ہے بلکہ تمھیں میں نے دوست کہا ہے اسلیئے کہ جو باتیں میں نے اپنے باپ سے سُنیں وہ سب تمکو بتا دیں۔'' (یوحنا15:15-10)

خداوند کا اُسکے شاگردوں (رسولوں) کے ساتھ تعلق بہت عزیز اور گہرا تھا۔ وہ اکٹھے رہتے' اور خدمت کرتے تھے۔ یسوع نے اُنکے دلوں کو اپنی تعلیم اور لوگوں کو اُنکی بیماریوں سے شفاء اور رہائی کے وسیلے حیرت سے بھر دیا۔ وہ فریسیوں کو دلائل دینے کیلئے خداوند کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے ہزاروں لوگوں کو پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں تقسیم کرنے میں مدد کی۔ اُنکا خداوند کے ساتھ تعلق بہت گہرا تھا جیسے ملازموں کو پتہ ہو اُنکے مالک کی ضرورت کیا ہے۔ وہ مسیح کے جلال میں شامل تھے۔ حتیٰ کہ یہاں اُسکے آخری لمحات میں بھی جب یسوع نے پھر اُن پر واضح کیا کہ وہ اُسکے نوکر نہیں بلکہ دوست ہیں۔

یسوع کے کہنے کا مطلب ذمہ داری کا معیار پورے طور پر دوستوں کی قسم پر تھا' آجکل کی دوستی تو عارضی' مطلب پرست اور غیر ذمہ دارانہ ہے مگر یسوع نے حقیقی دوستی کی تعلیم اپنے شاگردوں (رسولوں) کو دی تھی۔

یسوع کے لئے ہماری محبت تابعداری سے ناپی جاتی ہے ۔ ہمیں کس بات کی تابعداری کرنی ہے؟ جو کچھ وہ ہمیں فرمائے' ہمیں تابعداری کرنی ہے ۔ خداوند یسوع مسیح میں ہمارے مسلسل تعلق سے اور اُسکی آواز کی تابعداری کرنے سے ہم اپنی خوشی کو پاتے ہیں، خداوند یسوع کے ساتھ ہماری دوستی کی بنیاد اُسکا ہمارے لئے جان دینا اور ہمارا ہر روز اُسکے حکموں کی تابعداری کر کے اپنی خودی کا انکار کرنا ہے۔'' جو کچھ میں تم کو حکم دیتا ہوں اگر تم اُسے کرو تو میرے دوست ہو۔'' (یوحنا15:14) حکم دینا فعل حال ہے ۔ اِسے پڑھیں'' جو کچھ میں تم کو حکم دیتا ہوں''۔ خداوند آج ہمیں حکم دے رہا ہے ۔ کیا آج ہم اُسکے کلام کو اپنی روح میں لینے کے لئے تیار ہیں؟ کیا آج ہم اُسکے دوست بننے کے لئے رضامند ہیں؟ کیا ہم پہلے اُسکی آواز کو سُنکر تابعداری کرنے کیلئے رضامند ہیں؟

اگر ہم اُسکی آواز کو سُننے کیلئے تیار ہیں اور جیسے بنی اسرائیل نے بیابان میں غصہ دلانے کے وقت کیا تھا دلوں کو سخت نہ کریں تو وہ اپنے ساتھ ہمارے تعلق کو نوکر سے دوست میں دلنے کیلئے تیار ہے۔ ہمارا عظیم منجی ہماری سوچوں کو اپنے کلام کے وسیلہ تبدیل کرنا چاہتا ہے تا کہ ہم نوکر کی طرح نہیں بلکہ دوست کی طرح باپ کے دل سے نکلنے والی باتوں کو سمجھیں (یوحنا15:15)۔ یسوع مقدس کا خادم ہے (عبرانیوں

2:8) جہاں وہ قیمتی باتیں مقیم ہیں۔

''اب سے میں تمھیں نوکر نہ کہونگا کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اُسکا مالک کیا کرتا ہے بلکہ میں نے تمھیں دوست کہا ہے، اسلیئے کہ جو باتیں میں نے اپنے باپ سے سُنیں وہ سب تمکو بتا دیں۔'' (یوحنا15:15)

''اب جو باتیں ہم کہہ رہے ہیں اُن میں سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارا سردار کاہن ہے جو آسمانوں پر کبریا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔اور مقدس اور اُس حقیقی خیمہ کا خادم ہے جسے خداوند نے کھڑا کیا ہے نہ کہ انسان نے۔'' (عبرانیوں8:2-1)

داؤد اور یونتن کا باہمی اقرار نامہ

یوحنا پندرویں باب میں یسوع فرمان کے مطابق دوستی کی گہرائی بڑی خوبصورتی سے داؤد اور یونتن کے تعلق کا حوالہ دیتی ہے۔ یسوع نے داؤد اور یونتن کی دوستی کا نمونہ ہمیں سیکھایا ہے کہ آج ہماری خداوند کے ساتھ دوستی ویسی ہی ہونی چاہیئے۔ یہ سب ا۔سموئیل میں رقم ہے اور یہ اُن حیران کُن سچائیوں کو ظاہر کرتا ہے جنکا تعلق اس بات سے ہے کہ کیسے ہم خداوند یسوع مسیح کے ساتھ دوستی کے دعوت نامے کو پُر کر سکتے ہیں۔

''جب وہ ساؤل سے باتیں کر چکا تو یونتن کا دل داؤد کے دل سے ایسا مل گیا کہ یونتن اُس سے اپنی جان کے برابر محبت کرنے لگا۔اور ساؤل نے اُس دن سے اُسے اپنے ساتھ رکھا اور پھر اُسکے باپ کے گھر جانے نہ دیا۔اور یونتن اور داؤد نے باہم عہد کی کیونکہ وہ اُس سے اپنی جان کے برابر محبت رکھتا تھا۔'' (ا۔سموئیل8:3-1)

یونتن کے داؤد کے ساتھ باہم اقرار نامے یعنی یہ کہ وہ اُسکی محبت میں گرفتار ہو گیا۔ یہ وہ عہد تھا جو خدا کی طرف سے تھا اور دونوں ایک دوسرے سے جان کے برابر محبت رکھتے تھے۔ یہ دوستی پولس اور تیمتھیس کی دوستی کی مانند نہ تھی کہ فقط خدمت گزار اور ذم دار دوست داؤد اور یونتن کی محبت ایک دوسرے کیلیئے بڑی عظیم تھی جسے داؤد نے کسی بھی مرد یا عورت کی محبت سے بڑھکر پایا۔

''ہائے لڑائی میں زبردست کیسے کھیت آئے! یونتن تیرے اُونچے مقاموں پر قتل ہوا۔اے میرے بھائی یونتن! مجھے تیرا غم ہے۔تُو مجھ کو بہت مرغوب تھا۔ تیری محبت میرے لئے عجیب تھی۔عورتوں کی محبت سے بھی زیادہ۔ ہائے زبردست کیسے کھیت آئے اور جنگ کے ہتھیار نابود ہو گئے۔!'' (۲۔سموئیل1:27-25)

یسوع کی محبت آپکے لئے اُس محبت سے بڑھکر ہے جسے آپ کبھی جان سکیں۔آپ اُسکی محبت کا مقصد ہیں' ایک وجہ کہ کیوں اُس نے بڑی خوشی سے صلیبی موت گوارا کی یہ بات ہمارے لئے ناقابلِ فہم ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُسکے حضور رہیں اُسکی آواز سُننے اور اصلاح کاری کے لئے آئیں۔ وہ ہمیں بُلاتا ہے کہ اُسکے دوست بنیں اور اُس سے جان کے برابر محبت کریں جیسے یونتن اور داؤد کرتے تھے اور گہرائی کے ساتھ اور اُس درجے پر جہاں شوہر اور بیوی کی محبت ہوتی ہے۔

ہمارے لئے یسوع کی محبت

ایک دفعہ میں نے ایک لڑکے کے متعلق ایک کہانی سُنی ۔ جو بھاگتا ہُوا ایک بند گلی میں پکڑا جانے والا تھا۔ایک جرائم پیشہ گروہ اُسکا تعاقب کر رہا تھا اور جونہی وہ بچ نکلنے کے لئے ایک بند گلی میں گھسا اُسے احساس ہُوا کہ بھاگ نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ وہ واپس بھی نہیں مُڑ سکتا تھا۔ایسا کرنے کا مطلب پکڑے جانا اور یقیناً موت کو گلے لگانا ہوگا۔ اُسے آگے بڑھنا تھا۔ جونہی اُس نے ایسا کیا وہ شہر کی عمارتوں سے گھِرے ہوئے ایک تاریک' سنسان گھر میں داخل ہُوا۔ روشنی کی ایک کِرن کھڑکی پر پڑی اور وہ لڑکا اُسکی جانب بڑھا۔ کہنیوں کے بل وہ اپنے بھاگ جانے کی اُمید میں مایوس دروازے تک پہنچا۔ جونہی اُس نے اپنی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کی آواز سُنی مارے وحشت کے اُس نے اُوپر دیکھا۔

دروازہ کُھلا اور ایک بوڑھے آدمی نے اُس لڑکے کو خاموشی سے اندر آنے کا اشارہ کیا۔ بوڑھے آدمی نے دروازہ بند کیا اور لڑکے کو اُوپر کوٹھری میں جانے کو کہا۔ ''تم اب محفوظ ہو بیٹا'' بوڑھے آدمی نے کہا۔لڑکا کوٹھری میں داخل ہوا۔ اُسکا دل ابھی تک خوف سے دھڑک رہا تھا۔ مین ردوازے پر بڑے زور کی دستک ہوئی اور جونہی بوڑھا آدمی نیچے دروازہ کھولنے گیا لڑکے کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔

پورے گھر میں خاموشی تھی مگر اُس لڑکے دل میں دہشت موجود تھی۔ جب تک وہ بوڑھے آدمی کے آہستہ قدموں کی آواز نہ سُن لیتا اُسکے لئے ابدیت ہی ختم ہو چکی تھی۔ ''اگر وہ مجھے پالینگے تو مار ڈالینگے'' لڑکے کا دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔ پھر بھی بوڑھے آدمی کے قدموں کی آواز کسی نہ کسی طرح اُسکے لئے یقنی تھی۔ بالآخر بوڑھے آدمی نے کوٹھری کا دروازہ کھولا اور لڑکے کو بتایا کہ وہ محفوظ تھا اور اُسکا تعاقب کرنیوالے جا چکُے تھے۔

''آپ نے اُن سے کیا کہا؟ لڑکے نے بے یقینی میں بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا۔ بوڑھے آدمی کی آنکھوں میں محبت تھی اور اُس نے جواب دیا۔'' میں نے اُنہیں کہہ دیا کہ وہ تمھیں نہیں پکڑ سکتے کیونکہ تمھارا تعلق بادشاہ سے ہے۔'' مگر وہ مجھے کبھی پکڑنے سے باز نہ آتے وہ میرا خون کرنا چاہتے تھے''! لڑکا چلا اُٹھا جو مسلسل خوف کے مارے کانپ رہا تھا۔ بوڑھے آدمی نے نرم اور دھیمی آواز میں لڑکے کو بتایا۔'' اب سب ٹھیک ہے وہ مطمن ہو کر واپس لوٹ گئے ہیں میں نے اُنہیں تمھاری جگہ اپنا بیٹا دے دیا ہے۔''

باپ نے اپنا اکلوتا بیٹا آپکے لئے دے دیا۔ ہمارے دل کی دہشت ختم ہوگئی ہَے ۔ ہمارا تعلق بادشاہ سے ہے اور بادشاہ نے ہمیں اپنے دوست ہونے کیلئے بلُایا ہَے ۔ کیا ہم ایسے دوست کے ساتھ وقت نہیں گزار سکتے ؟ کیا وہ تنہائی' خاموشی اور خلوت میں ہمارے ساتھ گفتگو کر کے خوش نہ ہو گا؟

اُس مددگار روح القدس سے مدد مانگیں جسے اُس (خداوند) نے بھیجا کہ وہ آپکو بادشاہ کے حضور میں داخل ہونے کے

متعلق سیکھائے کہ باپ کی مقدس کے خادم اور اُسکے دوست بنیں۔

داؤداور یونتن کا باہمی عہد

ناصرف داؤداور یونتن میں باہمی اقرار نامہ ہُوا بلکہ اُنہوں نے ایک دوسرے کا ساتھ نبھانے کی ذمہ داری بھی لی۔اُنہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ ایک باہمی عہد باندھا۔

''یونتن اورداؤدنے ایک باہم عہد کیا کیونکہ وہ اُس سے اپنی جان کے برابر محبت رکھتا تھا۔''(ا۔سموئیل18:3)

جودل خداوند کے ساتھ جڑُ جاتا ہے وہ یونتن اور داؤد کی مانند خداوند کے ساتھ باہم عہد باندھتا ہے۔خداوند نے تو پہلے سے ہمارے ساتھ عہد باندھا ہے۔عہد ایک قانونی معاہدہ ہے۔یہ وہ عہد ہے جواُس نے ہمارے ساتھ اپنے خون سے باندھا ہے۔

''مگراب اُس نے اِس قدر بہتر خدمت پائی جس قدر اُس بہتر عہد کا درمیانی ٹھہرا جو بہتر وعدوں کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔''(عبرانیوں 6:8)

''لیکن جب مسیح آئندہ کی اچھی چیزوں کا سردار کاہن ہوکر آیا تو اُس بزرگ و برتر اور کامل تر خیمہ کی راہ سے جو ہاتھوں کا بنا ہُوا یعنی اِس دنیا کا نہیں۔اور بکروں اور بچھڑوں کا خون لے کرنہیں بلکہ اپنا ہی کون لے کر پاک مکان میں ایک ہی بار داخل ہو گیا اور ابدی خلاصی کرائی۔ کیونکہ جب بکوں اور بیلوں کے خون اور گائے کی راکھ ناپاکوں پر چھڑ کے جانے سے ظاہری پاکیزگی حاصل ہوتی ہے تو مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلہ سے خدا کے سامنے بے عیب قربان کردیا تمھارے دلوں کو مردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کریگا تاکہ زندہ خدا کی عبادت کریں۔اور اِسی سبب سے وہ نئے عہد کا درمیانی ہے تاکہ اُس موت کے وسیلہ سے جو پہلے عہد کے وقت کے قصوروں کی معافی کیلئے ہُوئی ہے۔بلائے ہوئے لوگ وعدہ کے مطابق ابدی میراث کو حاصل کریں۔'(عبرانیوں9:15-11)

''اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا اور کہا یہ پیالہ میرے خون میں نیا عہد ہے جب کبھی پیو میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو''۔ (ا۔کرنتھیوں11:35)

یسوع ہماری گہری دوستی کے درمیان نئے عہد نامہ' نئے قانونی معاہدہ اور نئے عہد کا درمیانی ہے۔ جب ہم نے اُس درخواست کی کہ وہ ہمارا خداوند ہوتو ہم نے دونوں فوائد اور ذمہ داریوں کو پایا۔جب ہم اپنا وقت اُس دسترخوان پر اُسکے ساتھ گزارتے ہیں تو ہر روز اُس عہد کو تازہ کرتے ہیں۔

یسوع نے اپنی دوستی کے کپ کو بڑھایا ہے اور وہ ہمیں اپنے دوست کہنے سے قطعاً نہیں گھبراتا۔یونتن نے بدلے میں داؤد سے کچھ نہ چاہا پھر بھی اُس نے داؤد کو عہد کے نشان کے طور پر وہ سب کچھ دے دیا جو اُسکے نزدیک گراں قدر تھا۔اِسطرح یونتن نے داؤد کو اپنا سب کچھ دے دیا۔

''تب یونتن نے وہ قبا جو وہ پہنے ہوئے تھا اُتار کر داؤد کو دے دی اور اپنی پوشاک بلکہ اپنی تلوار اور اپنی کمان اور اپنا کمر بند تک دے دیا۔'' (ا۔سموئیل18:4)

کیا خداوند نے بھی اپنے عہد میں ہمیں سب کچھ نہیں دیا ہے؟ کیا اُس نے ہمیں اپنی راستبازی کا لباس نہیں دیا ہے؟ کیا اُسکی تلوار اُسکی اپنی نہیں، مجسم کلام (یوحنا 14:1) جو روح القدس کے وسیلہ مجسم ہُوا (عبرانیوں 12:4)، ہماری روح کی تلوار (افسیوں 17:6)؟ کیا اُس نے ہمیں تاریکی کی فوجوں پر اختیار نہیں بخشا جیسا اُس نے خود باپ سے قانونی اختیار authority Exousia یعنی شرارت کی روحانی قوتوں پر اختیار پایا (کُلسیوں 13:1) اور آسمان اور زمین پر اختیار پایا۔ (متی 18:28)؟ کیا اُس نے سچائی سے (افسیوں 14:6) راستبازی اور دیانتداری سے (یسعیاہ 5:11) ہماری شفاعت نہیں کی؟

یونتن نے اپنے دوست کو راستبازی کے شاہی تحائف اور جنگ کا سامان دے دیا۔ یسوع ہمارا بادشاہ ہے اور وہ جنگجو بھی ہے۔ جیسے دوست فقط اُسکے اعمال ہی نہیں بلکہ اُسکی راہوں کو جان کر اُس پر تکیہ کرتے ہیں۔ کیا ہم سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ ہم بادشاہ کے خلاف اُٹھنے والے دُشمنوں کے خلاف روحانی ہتھیاروں کو استعمال میں لائیں اور دوستی کے تقاضے کو پورا کریں (اُسکی آواز کی تابعداری کرنا) جسکی خاطر ہمیں یہ مِلے ہیں؟

ہر ایماندار کے نصاب میں بادشاہ کی طرف سے دیئے گئے ہتھیاروں کے استعمال کو سیکھنا بہت ضروری ہے۔ یسوع ہم سب کو اپنا روحانی ہتھیار چلانا سیکھا سکتا ہے۔ آپ اِس کے لئے اُس (خداوند) سے درخواست کیوں نہیں کرتے؟

بہترین دوستوں کی گفتگو

یونتن اور داؤد ایک دوسرے کو جان کے برابر محبت کرتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو بھائیوں کی طرح چاہتے تھے۔ یونتن داؤد سے بہت خوش تھا (ا۔سموئیل 1:19)۔ جب ساؤل نے داؤد کے قتل کا ارادہ کیا تو یونتن نے داؤد کو آگاہی دی اور کہا وہ چھپ جائے جب تک وہ اپنے باپ کے ارادوں سے واقف نہ ہو جائے۔

ساؤل اپنی بدی سے باز نہ آیا کہ وہ داؤد کو قتل نہیں کریگا اور یونتن کی پوشیدہ گفتگو کے باعث داؤد واپس بادشاہ کے حضور اُسکے دسترخوان پر آ گیا۔ بعدازاں، ایک بُری روح ساؤل پر چڑھی اور اُس نے بھالا سے داؤد کو مار ڈالنا چاہا مگر داؤد اُسکے سامنے سے بھاگا اور اپنی بیوی میکل (ساؤل کی بیٹی) کے وسیلہ بچ نکلا۔ یونتن نے داؤد کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ اُسے ساؤل کے ہرناپاک ارادے سے بچائے گا اور پھر اُن کے درمیان ایک عہد اِن الفاظ میں ہُوا ''جو کچھ تو مجھے کرنے کو کہے، مین تیرے لئے ویسا ہی کرونگا''۔ (ا۔سموئیل 4:20)

بالآخر یونتن نے داؤد کے ساتھ اپنی دوستی کی ذمہ داری کو یہ کہہ کر نبھایا کہ اگر خدا میرے باپ ساؤل پر سے اپنی برکات اُٹھالے اور حتیٰ کہ خداوند داؤد کے تمام دُشمنوں کو (میرے باپ سمیت) ہلاک کر دے تو بھی یونتن اور داؤد کے درمیان عہد نہ ٹوٹے گا اور خداوند کی مرضی میرے باپ کی موت میں پوری ہو۔ اسلیئے کہ یونتن داؤد کو اپنی جان کے برابر محبت کرتا تھا (ا۔سموئیل 20:42-18)

یہ کیوں ضروری ہے؟ بہترین دوست ایک دوسرے کو اپنے دل کی بات کہتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو جان کے برابر عزیز رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی یسوع کو جان کے برابر عزیز رکھنا چاہیئے جو اپنے دل کی باتیں ہمارے ساتھ بانٹنا چاہتا ہے۔ یونتن نے اپنی دوستی کے لئے اپنے خاندان کے خلاف مزاحمت کی۔ ہمارا خاندان اہمیت کا حامل ہے مگر یسوع ہمارا دوست ہے جس نے ابدیت کے واسطے اپنے خون

سے ہمارے ساتھ عہد باندھا ہے ۔ یسوع مکاشفاتی من ریمہ کے وسیلہ کلام کرتا ہے اور ہمیں ہر روز اُسکے ساتھ گہری دوستی کیلئے اِس من کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے ۔

وہ کتنا عظیم دوست ہے ۔ وہ اپنی روح کے وسیلہ گہری باتیں ہماری روح میں ڈالتا ہے ۔ وہ ہمارا مُستند اُستاد اور قریبی دوست ہے ۔ اُس نے اپنا سب کچھ ہمیں دے دیا ہے۔ یہانتک کہ اپنی راستبازی کا لباس اور شرارت کی روحانی فوجوں سے لڑنے کے لئے ہتھیار وغیرہ۔ وہ ہمارا خداوند اور ہمارا نجات دہندہ اور بہترین دوست ہے ۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یسوع ہمارا دوست ہے اور اُسکی آواز کو سُننا خزانے کی مانند ہے۔

یاد رکھیں: اِس باب کے ابتدائی حصے میں ایک کہانی جس میں ایک بوڑھے آدمی نے ایک خوفزدہ نوجوان کی زندگی کو بچایا موجود ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا باپ نے بھی ہماری جگہ اپنا بیٹا قربان کر دیا۔ وہ اپنے کسی گناہ کے باعث شرمناک موت نہ مرا بلکہ یہ اُسکی محبت تھی اور باپ نے اُسے ایسا کرنے کو کہا۔ ایسا کرنے سے اُس نے ممکن کیا کہ ہم اُسکے دوست بنیں نا کہ نوکر۔ یونتن کی مانند جس نے اپنے دوست کو ہتھیار دے دیئے۔ روحانی ہتھیار۔ اُس (خداوند) نے ہمیں اپنی راستبازی کا لباس دے دیا اور اُس نے اپنے خون سے ہمارے ساتھ عہد باندھا۔

ایک خوبصورت گیت بیان کرتا ہے کہ ''جب وہ صلیب پر تھا تو میں اُس کے ذہن میں تھا۔'' آپ ہمیشہ یسوع کے ذہن میں ہیں۔ وہ آپکے ساتھ رفاقت کرنے کا کتنا خواہشمند ہے ۔ آپکی دوستی کا اظہار اُس وقت ہوتا ہے جب آپ اُسکے دسترخوان یعنی اُسکی مقدس میں اُسکے حضور وقت گزارتے ہیں، کیا آج آپ اُسکے دسترخوان پر اُسکے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گے؟

سیکشن نمبر 3 خداوند راہ سے واقف ہے

باب نمبر 9: مکاشفہ بمقابلہ دھوکہ: فرق کیسے معلوم کیا جائے

ا۔تھسلنیکیوں 23:5 میں رقم ہے کہ خدا نے ہمیں روح، بدن اور جان دیئے۔ خدا کی تعریف ہو کہ اُس نے ایسا کیا! ہمیں حق حاصل ہے کہ اِن میں سے جس کو بھی چاہیں اُسکے جلال کے لئے استعمال کریں۔ جب ہم نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں تو روح القدس ہماری روح کو اپنی توانائی مہیا کرتا ہے جس سے ہم یوحنا 12:14 کے مطابق یسوع جیسے بلکہ اُس سے بھی بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔

''جان'' مکاشفہ (نبوتی کلام) حاصل نہ کر پانے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ جان میں انسانی جذبات، عقل اور ادراک موجود ہے۔ جذبات ایسی صورتحال میں بڑے قابلِ قدر ہیں جب کسی ایسے شخص سے محبت کی جائے جو محبت کے قابل نہ ہو، بدنی تھکاوٹ کے باوجود بھی کام کو جاری رکھنا اور جب ادراک نا اُمیدی کا کردار سرانجام دے تو اُمید کو تھامے رکھنا۔ لیکن جب مکاشفہ پانے کی باری آتی ہے تو جذبات خداوند کی واضح طور پر آواز سننے میں کمزور پڑ جاتے ہیں۔

مسیحیوں کی روحانی ٹیلیفون لائن ''خداوند کی طرف سے تمام پیغامات کی اُسی پیغام رسائی کے عضو دماغ کے ذریعے ترجمانی کرتی ہے جو جان کے استعمال میں ہے۔ حالانکہ خداوند کی طرف سے مکاشفہ آپکی روح میں اُسی طرح ہوتا ہے جیسے آپکے اپنے خیالات اور سوچیں ہوں ''بالکل ویسی ہی آواز''ایک اور طریقہ' آپکی جان میں فقط ایک ہی ترجمانی کا آلہ۔ جان کے وسیلہ روح میں آنے والی آواز تبدیل ہوتی ہیں اور اِسی لئے یہ آوازیں'' جان میں پیدا ہونے والی ہماری سوچوں سے مل جاتی ہیں۔ اسلیئے پیغام کے ذرائع سے قطع نظر یہ آواز بالکل ویسی ہی لگتی ہے جیسے ہماری اپنی سوچیں ہوں۔ مسیحی اکثر'' خداوند کی آواز'' کے تصور کو لئے ہوئے جدوجہد کرتے ہیں کہ خارجی طور پر اُسکی آواز کو سُنیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ آپکی روح میں ہلکی دبی ہوئی آواز میں کلام کرتا ہے۔

اِسی وجہ سے خداوند کی آواز کو سننے میں فرق معلوم کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے جب تک بیرونی شور' منتشر خیالات اور مداخلت میں خاموشی نہ ہو ہم اُسکی آواز سُن نہیں سکتے۔ عام طور پر درجہ ذیل باتیں مداخلت پیدا کرتی ہیں۔

1۔ جان کے جذبات

2۔ دھوکہ دینے والی روحیں

3۔ گھمنڈ

4۔ بدکاری

5۔ ذہنی ہیجان (تھکان)

6۔ روحانی سُستی

جان کے جذبات

اکثر مسیحی مصیبتوں کا سامنا کرتے ہیں مگر اکثر کوئی مسیحی اپنے مسئلے کو خدا سے بڑا تصور کرتا ہے۔ مسئلے کا یہ ردِعمل بعض اوقات جان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جو کچھ فقط ایمان مہیا کرتا ہے اُن میں جان کے جذبات نصب ہونا چاہتے ہیں اور اِسکا نتیجہ مایوسی ہوسکتی ہے۔ بعض اوقات مسئلے کو خدا کے قابو سے باہر سمجھنے میں خوف کی روح' جذباتی روح کا بڑا عمل دخل ہے۔ بالآخر بعض اوقات جذبات مسئلے کے متعلق غلط معلومات دے کر کتابِ مقدس میں سے اِسکا غلط حل نکالنے کے لئے دھوکہ دینے والی روح سے پیدا ہوتے ہیں۔ اِسکا تعلق گھمنڈ کی روح سے بھی ہوسکتا ہے۔ گھمنڈ کسی بھی شخص کو خداوند کا انتظار کرنے کی بجائے مسئلے میں اُلجھاتا اور اُسکا غلط حل بتاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جان کے جذبات کی فقط یہ تین وجوہات انکے ذرائع کی شناخت ہیں۔ بدروحوں کی محدود بیانات میں درجہ بندی ایسے ہی ہے جیسے انسانی شخصیات کی الگ الگ درجہ بندی کی جائے۔ صحیح عدد کی ممکنہ ردوبدل غیر اختتامی ہے۔ تاہم مقصد اُس رکاوٹ کو سمجھنا ہے جو مسیحیوں کو خداوند کی آواز سننے سے روکتی ہے۔ سب سے بڑی رکاوٹ بے قابو جذبات ہیں۔

جذباتی قبضہ کسی بھی شخص کی روح سے خدا کی ہلکی دبی ہوئی آواز کو جُدا کر دیتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا ہمارے راستے سیدھے بنائے تو ہمیں بڑی آرزو کیساتھ اُسکی آواز کو سُننا ہوگا۔ بہتیرے مسیحی خداوند کی رہنمائی، مشورت، نصیحت اور تعلیم سے بہرہ ہوتے ہیں۔

جیسا کہ اِس کتاب میں تعارفی طور پر رقم کیا گیا کہ تعریف اور ستائش کی بجائے ذاتی قبضہ نفسی نتائج کا باعث بنتا ہے۔ مثال کے طور پر ذاتی بوجھ اور مصائب سے بھرا ہوا دل مسئلے کی شکایتی دعا کرتا ہے جبکہ تعریف سے بھرا ہوا دل چھٹکارے کی دعا کرتا اور رہائی پاتا ہے۔ بالآخر مصیبتوں میں گھرا ہوا دل وہ ہے جو ذاتی گھمنڈ میں گھِرا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مصیبتوں نے اُسے خدا کے رہائی دلانے سے زیادہ اُسے جکڑا ہُوا ہے۔

دوسری طرف، تعریف سے بھرا ہوا دل، فروتن دل ہے۔ خدا گھمنڈ کی مزمت کرتا ہے۔ اُسکا فضل فروتن پر ہے (ا۔پطرس 5-6:5)۔ ایسے لوگ جو اُس کے معیار کے مطابق (تعریف اور شکرگزاری) اُسکے حضور آتے ہیں نا کہ اپنے معیار (خودنمائی اور ناشکری) کے مطابق، وہ لوگ ہیں جن پر زیادہ فضل ہُوا ہے۔ برائے مہربانی گمراہی سے بچیں۔ خدا اپنے لوگوں کے جذباتی آہ و نالہ کو سُنتا ہے۔ فقط اُسکی آواز اور محبوب رفاقت دلوں کو سدھارتی اور حمد و ستائش کے لئے تیار کرتی ہے۔

جب ہم مصیبت زدہ دعا اور خداوند کی حضوری میں متحد ہونے میں منظّم ہونے کیلیئے اُسکی آواز کو سننے کے متعلق جانتے ہیں تو یہی جذبات پر قابو پانے کی سب سے مفید کُنجی ہے۔ ستائش کرنیوالے لوگ حلِ مشکلات ہوتے ہیں کیونکہ خدا ستائش کرنیوالوں کے ساتھ کام کرتا ہے نا کہ شکایتیں کرنیوالوں کے ساتھ۔

ایک مسیحی اکثر خداوند سے مکاشفہ لینے کی کوشش میں اِسطرح کی دعا کرتے ہوئے جذبات کی زد میں آجاتا ہے۔

''خداوند، میں زیادہ دیر تک اس مصیبت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ تمھیں کچھ کرنا ہوگا۔ تو کیوں نہیں سُنتا؟ اب میں اِس مصیبت سے بَری ہونا چاہتا ہوں۔

یقیناً ہم سب اِسطرح کی دعا سے آزمائے جاتے ہیں۔ تاہم اپنے دلوں میں ایسا رویہ اپنانے سے ہم بغیر محسوس کیے کچھ غلط کر بیٹھیں۔ ایسی سوچیں نا قابلِ بیان ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں ہم خداوند کے مُنہ کی بجائے ہاتھ کے طلب گار ہوتے ہیں، سازگار حالات کے لئے اُسکی ستائش کرنیکی بجائے مصیبت سے بچنے کی دعا مانگتے ہیں۔

ہاتھ اور مُنہ کے درمیان فرق دل کا ہے۔ دل کا زیادہ تعلق مصیبت زدہ دعا کے حل سے ہوتا ہے جنکے لئے خداوند کے ہاتھ کو پہلے درجہ دیا جاتا ہے۔ تاہم جو مسیحی پہلے اُسکے چہرے کا طالب ہوتا ہے اور اُسکی تخت گاہ میں داخل ہوتا ہُوا اُسکی ستائش و تمجید کرتا اور اپنے مسئلے کو فقط اُسی کے قدموں میں رکھتا ہے برکت پائے گا۔ وہ دعا جو ستائش کے ساتھ خداوند کی تخت گاہ میں کی

جائے بڑی مایوس دعا سے کہیں زیادہ اثر رکھتی ہے۔

موسیٰ خدا کا بندہ انتہائی جذباتی حالات میں خداوند سے مکاشفہ پانے کی ایک بڑی مثال ہے۔ہم میں سے کون بحیرہ قلزم کے کنارے کھڑا ہوکر ذہنی اطمینان کے ساتھ خداوند کی آواز کو سُنے گا؟ پرستار یقیناً ایسا کریگا۔

جب ڈھائی لاکھ شکایتیں کرنے والے موسیٰ کو کوس رہے تھے کہ وہ اُنہیں واپس مصر میں لے جائے اور پھر دنیا کی سب سے لڑاکی فوج اُن پر حملہ کرنیکے لئے اُنکا تعاقب کررہی تھی۔موسیٰ نے لوگوں میں اعلان کیا۔''تب موسیٰ نے لوگوں سے کہا ڈرومت۔چپ چاپ کھڑے ہوکر خداوند کے جنات کا کام کو دیکھو جو وہ آج تمھارے لئے کریگا جن مصریوں کو تم آج دیکھتے ہواُنکو پھر کبھی ابد تک نہ دیکھوگے۔'' (خروج13:14)

اِن حالات میں موسیٰ کیسے مطمئن تھا؟ بہت آسان بات ہے۔اُسکا خداوند کے ساتھ تعلق تھا۔ایک یا دو دن پہلے جو کچھ خداوند کرنے کو تھا وہ سب اُس نے موسی کو بتا دیا(دیکھیں خروج14:2-1۔اِس لحاظ سے موسیٰ نے آسانی سے اپنے جذبات پر قابو پایا اور اپنی جان میں سکون محسوس کیا۔اگر مسیحی بلاناغہ خداوند کے دسترخوان پر کھاتے ہیں تو وہ اپنی جان اور جذبات پر قابو پانے کے قابل ہوجائینگے۔یسوع دسترخوان پر شخصی تعلیم دیتا ہے جو مسیحیوں کو ناسازگار حالات میں بھی خوفزدہ ہونے نہیں دیتی ۔

خدانے ہمارے سر کے تمام بال گنے ہوئے ہیں(متی10:30 'لوقا12:7)۔زبور۱۳۹بیان کرتا ہے کہ وہ ہمارا بیٹھنا' اُٹھنا اور ہماری سوچوں سے خوب واقف ہے۔وہ یقیناً ہم پر آنے والی ہر آفت' خوف اور پریشانی سے بھی واقف ہے۔کیا وہ ہمیں یردن اور بحرہ قلزم پار کرنے میں ہماری مدد نہیں کرسکتا؟ اگر وہ پہلے سے ہی واقف ہے تو کیا جذبات میں ناسازگار حالات کے درمیان ہمیں ستائش نہیں کرنی چاہیئے؟ مصیبت میں صبر کا مطلب غیر سرگرمی نہیں ہے اِسکا مطلب رہائی کے انتظار میں خداوند کی ستائش کو جاری رکھنا ہے۔

''اپنے صبر سے تم اپنی جانیں بچائے رکھوگے۔''(لوقا21:19)

جذبات خدائی مقاصد کے لئے حیرت انگیز ہیں جن کے واسطے اُنکا ارادہ کیا گیا لیکن یہ جان کے سبب بے قابو ہیں اور خداوند کی آواز کو سننے میں رکاوٹ پیدا کرسکتے ہیں۔یہ بڑی آسانی سے ابلیسی تاثروں کا شکار ہوجاتے ہیں۔

ایماندار کی حالت کے متعلق کیا ہے جو برکات سے مالا مال' روحانی خوشی سے بھرا ہُوا اور ایسی مصیبتوں کا شکار نہیں جن کے نتیجے میں جان کے جذبات خداوند کی آواز کو سُننے میں رکاوٹ بنیں؟

مختصراً اکثر ایسے مسیحی اِسطرح کی صورتحال سے دوچار ہیں جنکا بھروسہ ابھی تک خداوند میں فروغ نہیں پاتا۔وہ خداوند کی

آواز کو سننے کے بڑے مشتاق ہیں پھر بھی اگر ایسا ہو تو اُنہیں یقین نہیں ہوتا اور وہ بے چین ہو جاتے ہیں۔ مایوسی میں وہ کسی دوسرے کی رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور ویسے ہی تجربے کی اُمید کرتے ہیں یہ سب شک کی تعمیر ہوتی ہے نا کہ ایمان کی۔ ایک سادہ حقیقت یہ ہے کہ فقط روح القدس ہی ایک شخص کی خداوند کی حضوری میں رہنمائی کرسکتا ہَے اور فقط روح القدس ہی ایسا کرسکتا ہے جب ہم اُس پر بطور اپنا مددگار یا رہنما بھروسہ کرتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کرے۔

گو روح القدس خداوند کی آواز سننے میں ہماری رہنمائی کریگا تو بھی جان کے جذبات میں سے (بھروسے کی بجائے) بے چینی جنم لے سکتی ہَے۔ جان کے جذبات کسی ایسے شخص کی روح پر اُس شخص کی طرح مسلّط ہو سکتے ہیں جسے مصائب اپنے قبضہ میں لے کر اُس (خداوند) کے حضور سے جو حلِ مشکلات ہے مکاشفہ پانے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

جان کے اِن Quelling جذبات کے خلاف میں بہترین طریقے سے واقف ہوں اِنکا حل یہ ہے کہ بلند آواز سے دیر تک تمجید کی جائے۔ خداوند کی مدعا سرائی اتنی بلند آواز میں ہونی چاہیئے کہ جان کے جذبات ساکن ہو جائیں۔ روح القدس کی منت کریں کہ وہ حمد و ستائش میں آپکی رہنمائی کرے۔ کچھ لوگوں ایسا کرنے میں گھنٹے لگیں گے اور کچھ کو چند لمحے۔ یعسیاہ 3:61 بدی کی روح کے خلاف ستائش کے لباس کے متعلق بتاتی ہے۔ میں آپکی مدد تو نہیں کرسکتا مگر مسلسل خداوند کی تخت گاہ کا دروازہ کھولنے والے کا حوالہ دے سکتا ہوں Pearls ۱۰۰ زبور پر مشتمل ہَے۔

''اے اہلِ زمین سب خداوند کے حضور خوشی کا نعرہ مار۔ خداوند کی خدمت کرو گاتے ہوئے اُسکے حضور آؤ۔ جان لو کہ خداوند ہی خدا ہے یہ وہی ہے جس نے ہمیں بنایا نا کہ ہم خود۔ ہم اُسکے لوگ ہیں اور اُسکی چراگاہ کی بھیڑیں۔ شکر کرتے ہوئے اُسکے پھاٹکوں اور حمد کرتے ہوئے اُسکی بارگاہوں میں داخل ہو۔ خداوند کے حضور شکر گزار رہو اور اُسکو مبارک کہو۔ کیونکہ خداوند بھلا ہے رحم ابدی ہے اور اُسکی صداقت تمام نسلوں کے لئے ہَے''۔ (زبور 100:5-1)

جذبات کو تھما دینے والا ایک یقینی طریقہ غیر زبانوں (روح القدس کی زبانوں) میں دعا کرنا ہَے۔ زبانیں بولنا ایک کامل حمد ہے اور یہ جان کو آرام دیتی ہے۔ یہ آرام خداوند کی مقدس میں داخل ہونے میں مدد کرتا ہَے کہ اُسکے دسترخوان پر بیٹھیں۔ ستائش سے بھرا ہُوا دل ایسا دل ہے جو جان کے جذبات پر قابض ہَے۔ خداوند کے حضور میں آئیں اس لئے نہیں کہ آپکے پاس پرائیویٹ ایجنڈا ہے بھلے کتنا ہی کیوں نہ روحانی نظر آئے بلکہ اِس لئے کہ آپ اُسکے ساتھ وقت گزارنا چاہتے ہیں۔

''اور جو تیرے نام سے نہیں کہلاتے بے شک تو آسمان کو پھاڑے اور اُتر آئے کہ تیرے حضور میں پہاڑ لرزش کھائیں۔ جسطرح آگ سوکھی ڈالیوں کو جلاتی ہے اور پانی آگ سے جوش مارتا ہے تا کہ تیرا نام تیرے مخالفوں میں مشہور ہُوا اور قومیں تیرے حضور میں لرزاں ہوں۔ جس وقت تو نے مُہیب کام کیے جنکے ہم منتظر تھے تو اُتر آیا اور پہاڑ تیرے حضور کانپ گئے کیونکہ

ابتداء ہی سے نہ کسی نے سُنا نہ کسی کے کان تک پہنچا اور نہ آنکھوں نے دیکھا نہ تیرے سوا ایسے خدا کو دیکھا جو اپنے انتظار کرنے والوں کیلئے کچھ کر دکھائے۔ تو اُس سے ملتا ہے جو خوشی سے صداقت کے کام کرتا ہے اور اُن سے جو تیری راہوں میں تجھے یاد رکھتے ہیں دیکھ تو غضبناک ہُوا کیونکہ ہم نے گناہ کیا اور مدت تک اُسی میں رہے کیا ہم نجات پائینگے؟'' (یسعیاہ 64:5-1)

''لیکن وہ بیگانہ لبوں اور اجنبی زبان سے اِن لوگوں سے کلام کریگا جن کو اُس نے فرمایا یہ آرام ہے تم تھکے ماندوں کو آرام دو اور یہ تازگی ہے پر وہ شِنوا نہ ہُوئے۔'' (یسعیاہ 28:12-11)

خدا کمہار ہے' ہم مٹی ہیں۔ ہم خود سے نہیں بنے بلکہ اُس نے ہمیں بنایا۔ اُسکی خوشی و خرمی اِسی بات میں ہے کہ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ ملکر اُن سے رفاقت کرے اور وہ ایسا ہم سے بڑھکر کرنا چاہتا ہے۔ ایسا وہ فقط اپنے اصولوں کی بدولت کریگا۔ اُسکے اصولوں میں ستائش اور شکر گزاری' سنجیدہ اور پشیمان روح' اُس (خداوند) میں خوشی اور ہماری تمام سوچوں اور خواہشات میں اُسکی محبت شامل ہے۔ حمد و ستائش تاریکی کو مٹاتی ہَے۔ حمد و ستائش جان کے جذبات کو ختم کرتی ہے اور بلند آواز سے کی گئی ستائش اور کلام بھی تیزی سے کرتے ہیں۔ خداوند تیرا شُکر ہو!

دھوکہ دینے والی روحیں

دھوکہ دینے والی روح کا مقصد کسی شخص کو یہ سوچ دینا ہے کہ وہ درست رہ پر ہے جبکہ وہ غلط ہوتا ہے۔ دھوکہ ایمانداروں کو خداوند کی حقیقی مرضی دیکھنے سے اندھا کرتا ہے جب وہ اکثر یہ سوچتے ہیں کہ وہ تو پہلے ہی اچھے کام کر رہے ہیں۔ دھوکہ دہی کی روحیں غلط مکاشفہ دیتی ہیں۔ ایک شخص جو کسی دھوکے باز کے باعث خداوند کے حقیقی مکاشفے کو پانے میں نابینا ہو جاتا ہَے اکثر کتابِ مقدس کا غلط استعمال کرتا ہے اور غلط نبوتوں کے ذریعے مزید اپنی تعلیم کو ٹھوس بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگرچہ کتابِ مقدس میں بے شمار دلچسپ مثالیں موجود ہیں۔ یہوسفط خاص طور پر نمایاں مثال ہے کیونکہ جذبات اور دھوکہ دہی کی روح کی آپس میں ظاہری ربطہ ہَے۔

یہوسفط نے اپنے باپ کے لئے یہوداہ کا تخت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ آسا اور یہوسفط دونوں نے بت پرستی کی سرزمین کی واضح مدد کی خداوند نے اُنہیں بے شمار جنگوں میں زبردست فتح دی۔ اُنہوں نے ۶۶ برس اُن پر حکومت کی۔ اسی اثناء میں بدی اسرائیل کے دس قبیلوں میں بے قابو ہوگئی یہاں تک کہ اسرائیل کے ہر بادشاہ نے اُن کے لئے خداوند کے حضور گھنونے کام کیے بالآخر انتہائی بدنام بادشاہ اخی اب اور اُسکی احمق بیوی ایزعبل جو بعل کے پجاری تھے اُنہوں نے خدا

کے نبیوں کو قتل کروایا۔

شاید کوئی سوچے کہ یہوسفط جیسا خدا پرست اور ایماندار بادشاہ جس میں کسی بھی قیمت پر اخی اب اور ایزعبل سے اجتناب کرنیکی حِس ہوگی۔مگر ایسا نہ تھا۔

''اور یہوسفط کی دولت اور عزت فراوان تھی اور اُس نے اخی اب کے ساتھ ناطہ جوڑا۔'' (۲۔تواریخ 1:18)

اِس آیت میں یہوسفط کے اخی اب کے ساتھ ناطہ جوڑنے کا مطلب اُس نے اپنے بیٹے کو اخی اب کی بیٹی کے ساتھ بیاہ دیا۔کیا کوئی مسیحی والدین اپنی بیٹی کو ہٹلر جیسے ظالم اور بے دین حکمران کے ساتھ بیاہ دینگے؟ کیوں یہوسفط نے ایسی احمقانہ حرکت کی جب کہ خدا نے (استثنا 2:7 ' یشوع 23:8-7) واضح طور پر منع کیا کہ بے دین اور بدکار قوموں کے ساتھ کسی طرح کا ناطہ یا عہد نہ باندھو؟ اخی اب نے ایزعبل کے ساتھ بدکاری کی اور ایزعبل ایک بے ایمان اور نہایت ظالم تھی جو بعل پجاری تھی۔

اُنکی بیٹی کو بیاہ لانا ایک واضح زیادتی تھی جس سے یہوسفط واقف تھا اور یقیناً یہوداہ میں بے شمار نعم البدل موجود تھے۔مگر یہوسفط کے جذبات اِس بات میں شامل تھے۔ مسئلہ ایک مخصوص عورت کا نہیں تھا بلکہ اسرائیل اور یہوداہ کو پھر اکٹھا کرنیکی خواہش سے دل کو جھٹکا دینے والی بات تھی۔ یہوسفط میں قوم کو متحد کرنیکی بڑی خواہش تھی اور اُسکے جذبات نے اُسکے اندر ایک ایسی قوم سے اجتناب کرنیکی حِس کو دبا دیا جو خدا کو بھول چکی تھی۔آج ہم پچھلے منظر کو دیکھ سکتے ہیں مگر ہمارے پاس ویسے مضبوط جذبات کی حقیقی سمجھ نہیں جو یہوسفط کے پاس اُسکی بنیادی تعلیم اور روحانی ورثہ کے وسیلہ تھی۔آج نئے دور کا مسیحی یہودی اُس صدمے کو زیادہ بہتر طور پر محسوس کر سکتا ہے جسے یہوسفط نے محسوس کیا مگر یہ اُسکی جان کے جذبات کی حقیقی گہرائی کا معمولی سا موازنہ ہے۔خدائی انصاف سے لگتا ہے کہ یہوسفط خدا کی مرضی سے پھر گیا۔

چند سالوں کے بعد' یہوسفط خی اب کے ساتھ ارامیوں کے خلاف جنگ کو نکلا کہ اسرائیلی شہر رامات جلعاد کو پھر حاصل کرے۔ کچھ عہدیداران فوجی اقدام سے پہلے خدا سے اِس جنگ کے متعلق پوچھنا بھول گئے۔ یہوسفط نے اخی اب کے ۴۰۰ جھوٹے نبیوں کی بجائے خدا نبی (میکایاہ) سے خدا کی مرضی دریافت کرنے کا مطالبہ کیا۔

اِس مقام پر یہوسفط واضح طور پر دھوکہ دینے والی روح کے دباؤ میں تھا۔میکاہ کے وسیلہ خدا نے یہوسفط اور اخی اب کو بتایا کہ جنگ میں اخی اب مارا جائے گا۔اُس نے اُنہیں جھوٹے نبیوں کی جگہ جھوٹی روحوں کے متعلق بتایا جنگی اجازت خداوند نے دی تھی اور مزید یہ کہا کہ وہ جنگ کے ارادے کو بدل کر شانتی سے واپس لوٹ جائیں۔ نبی کی آگاہی کو نظر انداز کر کے یہوسفط جنگ کے لئے چلا گیا۔وہ پیچھے نہ ہٹا حتیٰ کہ جب اخی اب عام سپاہی کی وردی میں دکھائی دیا تا کہ یہوسفط کو جنگی

لباس میں بادشاہ سمجھ کر نشانہ بنایا جائے (۲۔تواریخ 18 اور ا۔سلاطین 22) ہم سنجیدہ روحانی اندھے پن کے متعلق بات کر رہے ہیں!

عیلی کے لئے بطور جان کے جذباتی فیصلے کا آغاز کسطرح ہُوا جب شریر اخی اب کا مقصد اپنی سرزمین کو دھوکے اور خدا کے مکاشفہ کے بغیر متحد کرنا تھا۔ روحانی دھوکے نے ایک خدا پرست آدمی کو ناپاک کر دیا۔ جھوٹی روحوں اور دھوکہ دینوالی روحوں نے کام کر کے دھوکے کو تکمیل تک پہنچایا۔

''مگر آج کے دور میں میں ہرگز اِتنا احمق نہیں بنونگا'' آہ نہیں؟ کتنی مرتبہ ہم سُن چکے ہیں کہ مسیحی کبھی بدروح گرفتہ نہیں ہو سکتے؟ یہ خیال دھوکہ دینوالی روحوں سے نکلتا ہے۔ اور کس کو ابلیس تکلیف پہنچانے کی کوشش کریگا؟ کتنی دفعہ آپ نے حقیقی خادموں کو خدا کے روح کی بجائے اپنی روح کے موافق کلام (نبوت) کرتے سُنا ہے؟ (اگر نبوت کتابِ مقدس کے مطابق نہ ہو اور آپکے باطن میں گواہی کا باعث نہ ہو تو جان لیں کہ نبوت یا تو بدروحوں کی طرف سے ہے یا خادم کی اپنی روح کے وسیلہ سے ہے)

ایک دفعہ میں ایک خادم کی اصلاح کاری کر رہا تھا جسکا ناکام ازدواج کے متعلق ردِعمل مخالف جنس مسیحی کی مشورت اور تلاش تھا جو پورے طور پر جادوگری اور ایسے کام میں گہری دلچسپی رکھتا ہو۔ خادم نے اپنی سوچوں میں خداوند کی مرضی کو ترک کر کے دھوکہ کھایا جبکہ بیوی گھر پر مفلسی اور ذہنی کوفت سے پورے طور پر پریشان تھی۔ بُرا محسوس نہ کریں کہ چور ازدواج، خاندان اور خدمت کو چُرا کر Vicious بشر کی جنگ میں لے گیا بلکہ دھوکہ دینوالی روح سے خبردار رہیں جو جھوٹی نبوتوں کے ذریعے خدا کی مرضی کے خلاف لوگوں کو نئے ازدواج اور نئی خدمت کے آغاز کے لئے اُکساتی ہے۔ خداوند کے تمام Legitimate کاموں کا ثبوت روحانی پھل ہے۔ مگر اِس اثناء میں پھل Conspicuously غیر حاضر تھا۔

بُرا وقت بُرا پھل پیدا کرتا ہے۔ کیسے یہوسط اور اُسکے خادم کو دھوکہ ہوا؟ اُنہوں نے خداوند کے واضح مکاشفہ کی بجائے اپنے جذبات کی پیروی کی۔ آج بھی بعض اوقات ایمانداروں کے ساتھ ایسا ہوتا ہے جب وہ خدا کی ستائش اور پرستش میں ناکام ہو جاتے ہیں اور بلاناغہ اُسکے دسترخوان پر کھانے یعنی مکاشفہ کی وصولی اور تابعداری کرنے میں ناکام ہوتے ہیں۔

دھوکے کیلیئے زہر مُہر خداوند کی طرف سے روشن خیالی ہے۔ اُسکے دسترخوان پر وقت گزارنا قوت بخشتا اور اچھے فیصلوں کا باعث بنتا ہے۔ اُسکی حضوری میں خوشی اور اطمینان، راہوں کی روشنی اور درستگی موجود ہے جو ہمیشہ اچھا روحانی پھل پیدا کرتے ہیں۔

گھمنڈ

گھمنڈ دھوکہ دینوالی روح کے ساتھ کام کرتا ہے۔ایک مسیحی جو کسی مرد یا عورت کو اِس صورت میں درست کہے جب کتابِ مقدس کی شہادت کے برعکس وہ شخص گھمنڈ کے وسیلہ قیدی ہو یا دھوکہ کھائے۔جنگوں کے استثنا کے ساتھ وعدے کی سرزمین کو لینا' میں خیال نہیں کرسکتا کہ تاریخ میں کوئی ایسی جنگ ہوگی جسکا ایندھن پُر اسرار گھمنڈ نہ ہو۔جیسا کہ امثال 10:13 اشارہ کرتی ہے" تکبر صرف جھگڑا پیدا کرتا ہے گھمنڈ خداوند کے مکاشفہ میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہَے۔

"اے جوانو! تم بزرگوں کے تابع رہو بلکہ سب ایک دوسرے کی خدمت کے لیئے فروتنی سے کمر بستہ رہو اسلیئے کہ خدا مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو توفیق بخشتا ہے۔" (ا۔پطرس 5:5)

خداوند کے سچے پرستار فروتن ہوتے ہیں۔اگر کوئی شخص عاجزی کو دیرپا بنانے میں ترقی چاہتا ہے تو سب سے پہلے اُسے حکمت کے ساتھ ستائش کو دیرپا بنانا ہوگا۔ بادشاہ داؤد ایک حلیم آدمی کی واضح مثال ہَے ۔اُسکے زبور ایک ستائش سے بھرے ہوئے دل کی حتیٰ کہ افراتفری کی حالت میں بھی اعلیٰ مثال ہیں۔یہی وہ آدمی ہے جسے خدا نے اپنے دل کے موافق کہا۔سچ میں اُس نے اَلم ناک طور پر گناہ کیا۔اُس نے حتی اور یہ کی بیوی کے ساتھ بدی کر کے خود اُسے مروادیا۔وہ جسم کی خواہش سے مغلوب ہُوا اور اُسے شدید سزا ملی۔تاہم اُسکا دل پھر ستائش و پرستش اور عاجزی کی طرف لوٹ کر آیا۔

بت پرستی

بتُ پرستی اور خدا کا مکاشفہ ایک ساتھ چلتے ہیں ایسے جیسے صحرا میں سخت گرمی کے دن برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔یہ ایک ساتھ پائے جاتے ہیں مگر وہ مسیحی جو دھوکہ کھاتا ہے اپنے دل میں بت رکھتا ہے۔جب وہ خدا کی جگہ کے لائق نہیں فرض کیے ہُوا مکاشفہ یا دوسری دنیاوی چیزوں کو ترجیح دیگا تو وہ چیزیں خود ہی انکار کرینگی کہ ایسا شخص خداوند کے دسترخوان پر بیٹھے۔بعض اوقات خدا خود لڑتا ہے بالکل اُسی طرح جیسا اُس نے بلعام کے ساتھ کیا اور دوسرے لمحے وہ اُس شخص کے متعلق گواہی دیگا جو پولس رسول کی طرح اپنی سے نہیں بھرا۔مگر بُت پرستی خداوند کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے وہ پوشاک نہیں جسکو پہننے کا اختیار دیا گیا ہو۔دھوکے میں سے نکلنے والی بُت پرست بھی ایک دلچسپ سلسلہ ہَے ۔خدا ایسے لوگوں کو غلط مکاشفہ دیگا جو اپنی بُت پرستی پر ڈٹے رہتے ہیں۔خدا کسی بھی بُت پرستی کو اُسکی خواہشوں کے مطابق سہولت دیتا ہے۔اِسکا انجام اُنہیں خدا کے لوگوں کی قربت سے دستبردار کر دیتا ہے۔شاید کوئی شخص یہ فرض کرے کہ اس بات کا تعلق فقط پرانے عہد کے اسرائیلیوں سے ہے۔تاہم آج بھی بہت سے لوگ ایسی دھوکہ دہی بانٹتے ہیں۔ملاکی 6:3 میں مرقوم ہے۔" میں خداوند لاتبدیل ہوں۔"

"اسلیئے تو اُن سے باتیں کر اور اُن سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ہر ایک جو اپنے بتوں کو

اپنے دل میں نصب کرتا ہے اور اپنی ٹھوکر کھلانے والی بدکرداری کو اپنے سامنے رکھتا ہے اور نبی کے پاس آتا ہے میں خداوند اُسکے بتوں کی کثرت کے مطابق اُسکو جواب دونگا۔ تاکہ میں بنی اسرائیل کو اُنہی کے خیلات میں پکڑوں کیونکہ وہ سب کے سب اپنے بتوں کے سبب سے مجھ سے دُور ہو گئے ہیں۔ اسلیئے تو بنی اسرائیل سے کہہ خداوند خدایوں فرماتا ہے کہ توبہ کورا پنے بتون سے باز آؤ اور اپنی تمام مکروہات سے منہ موڑو۔ کیونکہ ہر ایک جو بنی اسرائیل میں سے یا اُن بیگانوں میں سے جو اسرائیل میں رہتے ہیں مجھ سے جُدا ہو جاتا ہے اور نبی کے پاس آتا ہے کہ اُسکی معرفت مجھ سے دریافت کرے اُسکو میں خداوند آپ ہی جواب دونگا۔ اور میرا چہرہ اُسکے خلاف ہوگا اور میں اُسکو باعثِ حیرت وانگشت نما اور ضرب المثل بناؤنگا۔ اور اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالونگا اور تم جانو گے کہ میں خداوند ہوں اور اگر نبی فریب کھا کر کچھ کہے تو میں خداوند نے اُس نبی کو فریب دیا اور میں اپنا ہاتھ اُس پر چلاؤنگا اور اُسے اپنے اسرائیلی لوگوں میں سے نابود کر دونگا''۔ (حزقی ایل 14:9-4)

ذہنی ہیجان

لڑائیاں اور جنگیں تھکا دینوالی ہوتی ہیں اور جنگجوؤں کو اچھی صحت افزاء خوراک اور آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ ذہنی ہیجان پُر جوش حمد وستائش میں ایک واضح رکاوٹ ہے لہٰذا یہ اور بھی واضح اُسوقت ہوسکتی ہے جب اِسکو پہچاننے کی بجائے نظر انداز کرکے فریب اور بدروحوں کے حملہ آور ہونیکے لئے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ یقیناً ذہنی ہیجان خداوند کے دسترخوان پر باقاعدگی سے کھانے پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ لہٰذا اکثر مسیح ایماندار خداوند کے دسترخوان کی بجائے دنیاوی ذمہ داریوں میں مصروف رہتا ہے۔ نتیجتاً، بعض اوقات ایماندار گھنٹوں گھنٹے کام کرنے کے باعث باپ کی حضوری میں وقت نہیں گزار پاتے۔ خداوند کو موقع دیں کہ وہ کام کے دوران بھی آپکی راہ کو درست کرے اِس سے پہلے کام کہ اُن برکات کی راہ میں رکاوٹ آ جو خداوند آپکو دینا چاہتا ہے۔

روحانی سُستی

پہلے تو روحانی سُستی اور غفلت پچھلے تمام رقم شُدہ مسائل کی میزبانی کا نتیجہ لگتے ہیں۔ مگر زیادہ تر روحانی سُستی اور غفلت خداوند کے خوف کی کمی کی وجہ ہے۔ امثال 9:1 میں واضح فرمایا گیا ہے کہ خداوند کا خوف علم کا شروع ہے۔ یسعیاہ نبی کی معرفت یسوع کے بارے میں رقم ہے 11:5-1 ' خداوند کے خوف نے یسوع کی رہنمائی کی کہ نہ وہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے موافق انصاف کرے اور نہ اپنے کانوں کے سننے کے موافق فیصلہ کرے۔''

آج بھی خداوند کا خوف اُسی طرح سے ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم غلط قسم کے انصاف خود' سزائے خود اور مایوسی خود سے اجتناب کریں وغیرہ۔ مگر زیادہ اہم بات یہ ہے کہ خداوند کا خوف ایمانداروں کو خداوند کے حضور عزت' احترام' اور تعظیم برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

خداوند کے خوف کے بغیر ایماندار جس تعلق کو خداوند کے ساتھ تعمیر کرنیکا طالب ہوتا ہے اُسکے خلاف گھمنڈ اور خود پسندی سر اُٹھاتے ہیں۔ سرد رفاقت یعنی سُستی سرگرمی کی جگہ لے کر روح کے علم اور خداوند کے خوف کو فروغ پانے سے روکتی ہے (یسعیاہ 11:2)۔

مسیح میں میرے عزیز اور بھائی ریونڈ ٹم سلیوان نے خداوند کے خوف میں چلنے کی برتری پر بہت خوب لکھا ہے۔

بے شمار مسیحیوں میں ایک سنجیدہ غلطی پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے آسمانی باپ اور اُسکی عطا کردہ چیزوں میں ناپسندیگی کا بہانہ کرتے ہیں یا اِسطرح کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ آپ اِس بات کو اِسطرح جان سکتے ہیں کہ وہ اپنی شخصی زندگی، عبادت اور دعا کو کسطرح سے اسلوب دیتے ہیں۔

خدا کے ساتھ گہری قربت بڑی قیمتی چیز ہے۔ اُسکے حضور وقت گزار کر تربیت اور ترقی پانا اور اُن کاموں کو سرانجام دینا جو اُسکی نگاہ میں بھلے ہیں یہی سچائی انسانی تعلق اور دوستی میں پائی جاتی ہے۔

''خدا کے خوف'' میں رہنے سے کیا مراد ہے؟ کیا اِسکا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اُسکے حضور سے چھپ جانا چاہیئے جیسے آدم نے گناہ کے باعث کیا؟ کیا ہمیں اُس پاک، قدرت سے بھرے ہوئے خدا کے ساتھ بات کرتے ہوئے خوفزدہ ہونا چاہیئے جیسے موسیٰ ہو گیا جب خدا نے پہلی بار اُسکے ساتھ کلام کیا؟ کیا ہمیں اُسکے غضب کے باعث دائمی دہشت کا شکار ہو جانا چاہیئے؟

خداوند کے خوف میں چلنے سے مراد یہ نہیں کہ وہ ہمیں نقصان پہنچائے گا یا چھوڑ دیگا۔ چلنے سے مراد قادرِ مطلق خدا کی عزت، تعظیم اور تابعداری کرنا ہے۔ چلنے سے مُراد یہ بھی ہے کہ محتاط ہو کر جاننا کہ ہم سب کو ایک دن اُسکے حضور حاضر ہونا ہے تاکہ بطور فرزند ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے۔

جب آپ کی ستائش یا عبادت خانہ میں خداوند کا خوف نہیں ہو گا تو آپکا گرجا فقط ایک معاشرتی ربط کی جگہ ٹھہریگا۔ جہاں لوگ اکٹھے ہو کر گپ شپ کرتے ہیں۔ خداوند کے خوف میں چلیں اور آپ اُس بیداری کو پالینگے جس کے آپ مشتاق ہیں۔

جب ہم خداوند کے خوف میں چلتے ہیں تو ہم اپنے دلوں میں بھی بیداری کو پائیں گے۔ خداوند کا خوف ایک ضروری جزو ہے نا صرف روحانی فریب، گھمنڈ جان کے بے ترتیب جذبات اور روحانی سُستی سے اجتناب کرنیکے لئے، پہلے مقام پر خداوند کے ساتھ رفاقتی کھانا کھانے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔

کیا کوئی شخص خداوند کے خوف میں زندگی گزار سکتا ہے؟ اِسکا جواب دوہرا ہے۔ پہلے ہم حکمت کے ساتھ خداوند سے درخواست کریں کہ ہمیں بھی معرفت کا روح اور وہی خداوند کا خوف بخش جو یسوع میں تھا۔

''اور یسی کے تنے سے ایک کونپل نکلیگی اور اُسکی جڑوں سے ایک بار آور شاخ پیدا ہو گی۔ اور خداوند کی روح اُس پر ٹھہریگی۔ حکمت اور خِرد کی روح مصلحت اور قدرت کی روح معرفت اور خداوند کے خوف کی روح۔ اور اُسکی شادمانی خداوند کے خوف میں ہو گی اور وہ نہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مطابق انصاف کریگا اور نہ اپنے کانوں کے سننے کے موافق فیصلہ کریگا''۔ (یسعیاہ 11:3-1)

خداوند کے خوف کی تعمیر کا دوسرا حصہ اُسکی حکمت کے طالب ہونے میں ہے اپنے دلوں کو اُسکی حکمت اور فہم کے لئے اُتنی مستعدی سے

طالب بنانا جتنی مستعدی کے ساتھ دنیا دولت کی تلاش کرتی ہے۔

''اے میرے بیٹے! اگر تو میری باتوں کو قبول کرے اور میرے فرمان کو نگاہ میں رکھے۔ایسا کہ تو حکمت کی طرف کان لگائے اور فہم سے دل لگائے بلکہ اگر تو عقل کو پکارے اور فہم کیلئے آواز بلند کرے اور اُسکو ایسا ڈھونڈے جیسے چاندی کو اور اُسکی ایسی تلاش کرے جیسی پوشیدہ خزانوں کی تو تُو خداوند کے خوف کو سمجھیگا اور خدا کی معرفت کو حاصل کریگا۔''(امثال2: 5-1)

جیسا کہ واعظ کی کتاب میں رقم ہے کہ خدا کا خوف اور اُسکے آئین کی پیروی کرنا انسان کا فرضِ کُلی ہے۔

یادرکھیں! خدانہیں چاہتا کہ اُسکے لوگ فریب کھائیں وہ ہر ایک کے ساتھ آزادانہ گفتگو کرنا چاہتا ہے جبکہ شیطان خدا کے رابطے کی ٹیلی فون لائن کو فریب کے ذریعے خراب کرنا چاہتا ہے۔خدا کی چیزوں کے لئے سرگرمی اور احترام فروتنی کے باعث جان کے جذبات سے چھٹکارا اور پُر جوش پرستش اور روزانہ خداوند کے دسترخوان پر کھانے کی یہ وہ تمام کُنجیاں ہیں جو خداوند کے ساتھ گہرے تعلق

---

29 یسعیاہ 11:4-3 ''اور اُسکی شادمانی خداوند کے خوف میں ہوگی اور وہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مطابق انصاف کریگا اور نہ اپنے سننے کے موافق فیصلہ کریگا۔ بلکہ وہ راستی سے مسکینوں کا انصاف کریگا اور عدل سے زمین کے خاکساروں کا فیصلہ کریگا اور وہ اپنی زبان کے عصا سے زمین کو ماریگا اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو فنا کریگا۔''

اور اُسکے مکاشفاتی من کو بلا روک ٹوک حاصل کرنے کے لئے دی گیئں ہیں۔

باب نمبر 10 ایماندار کیسے بدروح گرفتہ ہوسکتے ہیں؟

ایک دفعہ میں نے ایک پاسٹر کے متعلق سُنا جو اپنی کلیسیاء کے متعلق پریشان تھا جس میں ہر شخص خاندانی طور پر بدحالی کا شکار تھا اور اُنہیں بڑی اصلاح اور مشورت کی ضرورت تھی۔ یہ سُن کر میرا دل بڑا رنجیدہ ہُوا میں نے بتایا کہ بدروحیں کسی بھی ایماندار کی زندگی کے ساتھ کھیلنے کی کوشش میں ایسا اثر چھوڑتی ہیں۔ میرے ساتھ اُن لوگوں کا ایک گروہ تھا جو ایمان نہیں رکھتے تھے کہ مسیحی بھی بدروح گرفتہ ہوسکتے ہیں۔ایک روز میرا بیٹا اپنے غیر ایماندار دوستوں کے ساتھ کھیل کر واپس گھر آیا تو کچھ وقت کے بعد خداوند نے مجھے دکھایا کہ میرے بیٹے میں جھوٹی اور ہمس والی (بُو والی) بدروح تھی۔ میں نے اُنہیں یسوع مسیح کے نام سے نکالا اور فوراً میرے بیٹے کے رویے میں تبدیلی واقع ہوئی۔ مصیبت کے اختتام پر میرا بیٹا پہلے کی طرح بابرکت' خوش دوبارہ خداوند کی ستائش میں مسرور ہوگیا۔

جس گروہ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی اُنہین واقعہ بتانے کے بعد میں نے ایک غیر متوقع ردِعمل پایا۔ کچھ خادم یہ سوچ کر خوف زدہ ہوگئے کہ ایک ایماندار بدروح گرفتہ ہوسکتا ہے؟ میں نے وضاحت کی کہ ایسا کیونکر ہوسکتا ہے۔ کیسے ایماندار بدروح گرفتہ ہوسکتے ہیں۔ یہ بات ہمیں گہری بحث میں لے گئی کیونکہ ''گرفتہ'' کا لفظ استعمال کیا تھا مگر پھر بھی کتابِ مقدس نے اِس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے مجھے ایک اور سوچ دی اور نئے عہد نامہ میں نئے سرے سے پیدا ہونے والے ایمانداروں

کے بدروح گرفتہ ہونے پر میری نظر ڈالی۔

جن سوالات نے ایمانداروں کو حیران کر دیا وہ یہ تھے: کیا نئی پیدائش حاصل کرنے والا ایماندار بدروح گرفتہ ہوسکتا ہے؟ کیسے روح القدس اُس طرح خلاء پر قابض ہوسکتا ہے جیسے بدروح؟ کیوں پینتکوست کے دن کے بعد ایمانداروں کے بدروح گرفتہ ہونے کا خاص طور پر ذکر رقم نہیں کیا گیا؟

کتابِ مقدس کی تحقیق

واعظ 12:14-13 [30] ''اب سب کچھ سنایا گیا۔ حاصل کلام یہ ہے خدا سے ڈر اور اُسکے حکموں کو مان کہ انسان کا فرضِ کُلی یہی ہے۔ کیونکہ ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ وہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائیگا۔''

اِن میں سے کچھ سوالوں کے جوابات تلاش کرنا آسان ہے مگر کتابِ مقدس میں سے انکا باقاعدہ حوالہ ذرا مشکل ہے۔ میں وہ طریقہ بتانا چاہتا ہوں جو خداوند نے مجھے اُنہیں جواب دینے کے لئے بتایا کیونکہ بطور ایماندار ہمیں وہاں تک پہنچانا ہے جو کچھ یسوع نے کیا (خوشخبری سُنائی، تعلیم دی اور شفاء بخشی) یہی سوالات بار بار اُٹھیں گے، درحقیت' ایک وجہ کہ کیوں مسیحی کلیسیائیں روح القدس کی بجائے مسائل سے بھری ہیں مختصراً کیونکہ عدمِ معرفت (جس میں بدروحیں اور کیسے وہ آج خدا کے لوگوں کے خلاف کام کر رہی ہیں) کے باعث لوگ تباہ ہو رہے ہیں۔ آج پوری دنیا میں کلیسیائیں عدم معرفت کے باعث تباہ ہو رہی ہیں۔

آئیں اِن سوالات کے جوابات کا آغاز کریں۔ شاید یہ آپکی رہنمائی کرے تاکہ آپ کسی ایسے شخص کی رہنمائی کرسکیں جو اس تعلیم پر ایمان رکھتا ہے کہ نئے سِرے سے پیدا ہونے والے ایماندار بدروح گرفتہ نہیں ہوسکتے۔ ایمانداروں کا بدروح گرفتہ ہونا شاید کسی کے لئے واضح حقیقت ہو اور کچھ اِس سے خوف زدہ ہوجائیں۔ آج لاکھوں مسیحی اِس مسئلے میں گرفتار ہیں۔ دعا کریں کہ روح القدس مسیحی کلیسیاء کی آنکھوں سے پٹی ہٹا دے۔

کیوں پینتکوست کے بعد ایمانداروں کے بدروح گرفتہ ہونے کے متعلق رقم نہیں ہے؟ اگرچہ پینتکوست کے بعد ''قبضہ'' یا'' بدروح گرفتہ'' جیسا کوئی لفظ اطلاق کے لئے رقم نہیں ہے۔ پھر بھی تین جگہ پر قلمبند ہے جو واضح طور پر ایمانداروں کے بدروح گرفتہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے اور دو جگہ تو اسکی یقین دہانی بھی موجود ہے۔ ایک تو اعمال کی کتاب میں حننیاہ اور سفیرہ کے متعلق ہے۔

حننیاہ اور سفیرہ

’’اور ایک شخص حننیاہ نام اور اُسکی بیوی سفیرہ نے جائیداد بیچی۔ اور اُس نے اپنی بیوی کے جانتے ہوئے قیمت میں سے کچھ رکھ چھوڑا اور ایک حصہ لاکر رسولوں کے پاؤں میں رکھ دیا۔ مگر پطرس نے کہا اے حننیاہ! کیوں شیطان نے تیرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو روح القدس سے جھوٹ بولے اور زمین کی قیمت میں سے کچھ رکھ چھوڑے؟۔‘‘(اعمال 5:3-1)

کیا ایسا رقم ہے کہ حننیاہ یا سفیرہ بدروح گرفتہ ہوئے؟ نہیں کیا وہ بدروح گرفتہ تھے؟ جی ہاں۔ شیطان کسی بھی شخص کے دل میں یقیناً ایسی باتیں یا کام ڈالتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بدروح گرفتہ ہے۔ کیا یہ دونوں نئی پیدائش پانے والے ایماندار تھے؟ اِسکے متعلق لکھا تو نہیں مگر جب وہ ایماندار نہیں تھے تو پھر کیوں قیمت لاکر رسولوں کے قدموں میں رکھی؟ کیا اِس سارے کام میں روحیں شاملِ حال تھیں؟ جُھوٹی اور فریبی روحیں اور شاید دوسری بھی بہت سی روحیں ہیں جن میں موت کی روح بھی شامل ہے۔

دُتیرفیس، نئی پیدائش پانے والا ابلیس کا کارندہ

اگلا بیان دُتیرفیس کے متعلق قلمبند ہے۔ وہ کلیسیاء پر ناحق قابض تھا۔ میں اِسکا حوالہ بطور مسیحی بدروح دُونگا کیونکہ اُس نے خدا کے لوگوں کو بدی کے ساتھ مغلوب کرنیکی کوشش کی۔

’’میں نے کلیسیاء کو کچھ لکھا تھا مگر دُتیرفیس جو اُن میں بڑا بننا چاہتا ہے ہمیں قبول نہیں کرتا۔ پس جب میں آؤنگا تو اُسکے کاموں کو جو وہ کررہا ہے یاد دلاؤنگا کہ ہمارے حق میں بُری باتیں لکھتا ہے اور اِن پر قناعت نہ کرکے خود بھی بھائیوں کو قبول نہیں کرتا اور جو قبول کرنا چاہتے ہیں اُنکو بھی منع کرتا ہے ورکلیسیاء سے نکال دیتا ہے۔‘‘(۳۔یوحنا 9:3)

دُتیرفیس ایک کلیسیائی رہنما تھا۔ وہ کلیسیائی اراکین کو اپنے طریقے سے چلانے کے لئے اُنہیں مغلوب کرکے ایک بدورح کا کردار ادا کر رہا تھا۔ کیا اِس خط میں لکھا ہے کہ وہ بدروح گرفتہ تھا، اِس صورت میں کہ اُسکے اندر گھمنڈ کی روح کام کررہی تھی؟ نہیں۔ مگر کیا اُسکا رویہ اِس بات کی علامت نہ تھا؟ یقیناً ایسا تھا۔ ایک ایسا کلیسیائی رہنما جس کو سب سے بڑا بننے کا شوق ہے۔ جو حسد کے باعث دوسرے ایماندار پر تہمت لگاتا ہے، جو کلیسیائی اراکین پر اپنا تسلط جماتا ہے اور مسیح کے دوسرے خادموں کو قبول کرنے پر اُنہیں کلیسیاء سے نکال دیتا ہے۔

دُیترفیس ایک اچھا مسیحی نہیں تھا کیونکہ اُس نے ابھی تک محبت میں چلنا نہیں سیکھا تھا۔ چلنے سے مُراد کسی ایسے شخص کے کردار کو کمزور کرنا نہیں جس نے گنا بھری فطرت کے باعث گناہ کیا۔ دُتیرفیس ایک مقامی کلیسیاء میں مسیحی بدروحوں کا سردار تھا

۔میں ایمان رکھتا ہوں کہ گھمنڈ کی روح نے اُسے فریب دیا کہ شیطانی کاموں کو سرانجام دے۔اسی بات نے حسد کی روح کو بھی کام کرنیکا موقع دیا۔۔اگر پولس اُسکی کلیسیاء میں خدا کی خدمت کے کام کو سرانجام دیتا تو لوگ کتنی برکت پاتے اور مسیح کو کس قدر زیادہ شادمانی ہوتی۔

---

31 ہوسیع 6:4 ''میرے لوگ عدمِ معرفت سے ہلاک ہوئے۔چونکہ تو نے معرفت کو رد کیا اسلئے میں بھی تجھ کو رد کرونگا تا کہ تو میرے حضور کاہن نہ ہو اور چونکہ تو اپنے خدا کی شریعت کو بھول گیا ہے اسلئے میں بھی تیری اولاد کو بھول جاؤنگا۔''

''لیکن روح صاف فرماتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں بعض لوگ گمراہ کرنیوالی روحوں اور شیاطین کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوکر ایمان سے برگشتہ ہو جائینگے۔یہ اُن جھوٹے آدمیوں کی ریاکاری کے باعث ہوگا جنکا دل گویا گرم لوہے سے داغا گیا ہے ۔'' (۱۔تیمتھیس 1-2:4)

دُیترفیس یقیناً اپنی خدمت میں ایمان سے پھر گیا تھا۔حننیاہ اور سفیرہ ہلاک ہوئے کیونکہ اُنہوں نے اپنی سوچوں میں بدروح کے وسیلہ فریب کھایا۔اُنہوں نے بڑی مہارت کے ساتھ دوسرے مسیحیوں سے اپنی تعریف کروانے کے لئے رسولوں کی مالی مدد کرنے کی کوشش کی۔مسیحی کلیسیاء کو جاننے کی ضرورت ہے کہ بدارواح بڑی سرگرمی سے تمام مقامی کلیسیاء کو متاثر کرنے کی کوشش کررہی ہیں۔یسوع نے واضح طور پر سکھایا کہ کیسے بدروحوں کو نکال کر مسائل سے رہائی پائی جاسکتی ہے۔یہ شفاء کی خدمت کا حصہ ہے جو اُس نے ہمیں سونپا ہے۔گلّہ کا چرواہا اِن سب باتوں سے واقف ہوتا ہے کہ کیسے اُسکی حفاظت کی جائے ۔اِسی لئے تو خداوند نے پولس کی رہنمائی کی کہ وہ اِس بات کی آگاہی ۱۔تیمتھیس ۴ باب میں دے۔واضح رہے کہ ابلیس کے کارندے ایماندار بھائیوں کے ایمان کو متاثر کرسکتے ہیں اور اِنکو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے بلکہ اِنکا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

بدروح گرفتہ ہونے سے کیا مُراد ہے؟

کیا ''گمراہ کرنیوالی روح یا کسی اور قسم کی روح پر دھیان دینے کا مطلب بدروح گرفتہ ہونا ہے؟ کیا یہ بالکل ویسے ہی ہے جیسے شیطان حننیاہ اور سفیرہ کے دل میں داخل ہُوا؟ میں اُسکا جواب نہیں دے سکتا کیونکہ میری واقفیت براہ راست متن کی زبان سے نہیں ہے۔مگر اعمال ۵ باب میں ایک واضح ٹھوس جواب موجود ہے۔

حننیاہ اور سفیرہ اور دُیترفیس کے شیطانی قبضے کے تجربہ کے نتیجے میں ایک نئے سرے سے پیدا ہونے والا مسیحی اور کلیسیاء دونوں روحانی طور پر زخمی ہوئے۔ یہ تاثیریں آج بھی کلیسیاء میں کام کررہی ہیں، کیا یہ پورا قبضہ ہے؟ نہیں۔ حننیاہ اور سفیرہ دُیترفیس کی طرح خارجی طور پر دوسرے ایمانداروں کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ پطرس نے خداوند کے عطا کردہ مکاشفہ کے باعث ہی حننیاہ اور سفیرہ کے بدروح گرفتہ ہونیکی تصدیق کی۔ آج بھی کلیسیاء میں ابلیسی قوتوں کے اثر کو مکاشفہ ہی کے باعث جانچا جاتا ہے۔

کیا بدروح لوگوں کے اُوپر، چوگرد یا اندر داخل ہوتی ہیں؟ کیسے بدروح بھی روح القدس کی طرح انسان میں سکونت کرتی ہے؟ اِسوقت جہاں تک میں جانتا ہوں کتابِ مقدس امتیاز نہیں کرتی۔ میں نہیں جانتا کہ کوئی بدروح کسی شخص میں روح القدس کی طرح سکونت کرتی ہے یا نہیں۔ مگر میں اِتنا ضرور جانتا ہوں کہ شیطان خداوند کے حضور ایوب کی آزمائش کی منظوری کے لئے گیا (ایوب 1:12-6 اور میں اعمال 2:5 کے مطابق جانتا ہوں کہ شیطان نے حننیاہ اور سفیرہ کے دل کو بدی سے بھرا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کتابِ مقدس میں ایسے لوگوں کا بھی ذکر موجود ہے جن میں سے بدارواح نکلیں۔ ایماندار یقیناً نئے عہدنامہ میں اِن پر توجہ دے سکتے ہیں۔

میں شخصی طور پر اِس بات پر یقین نہیں کرتا کہ بدروح روح القدس کی جگہ لے سکتی ہے مگر یہی وہ سوچ بچار ہے جو کسی شخص کو بہتر طور پر تعلیم پانے کا احساس دلاتی ہے۔ مگر یہ حقیقت کتابِ مقدس کے مطابق واضح ہے کہ جو ایماندار جو نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں کئی طریقوں سے بدروح گرفتہ ہوتے ہیں۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ ایسا کسی ایماندار کی مرضی کے موافق ہی ہوتا ہے۔ بدروحوں کے معاملہ میں یسوع کو ہمیشہ بہت غصہ آتا۔ اُس نے کبھی اِسکی فنی حیثیت کو زیرِ بحث لانا مناسب نہ جانا اور نہ ہی میں ایسا کرنے جارہا ہوں۔ ہمارا کام ہے کہ جہاں بدروحیں پائیں اُنہیں وہاں سے نکال دیں نا کہ علمِ الٰہی کے ساتھ بدن کے نئے معنی کو زیرِ بحث بنائیں۔ خدا کی تعریف ہو کہ یسوع نے جان دے کر ہمیں تمام غلامی (جسمانی، روحانی اور ذہنی) سے رہائی بخشی۔ (علمِ الٰہی کی روح سے)

شمعون جادُوگر

تیسرا حوالہ نئے سرے سے پیدا ہونے والے ایماندار کے بدروح گرفتہ ہونیکا اعمال 23:8 میں ایک شخص شمعون جادوگر کے متعلق ہَے۔ شمعون مبشرِ انجیل فلپس کی خدمت کے دوران مسیح پر ایمان لایا۔

''اور شمعون نے خود بھی یقین کیا اور بپتسمہ لے کر فلپس کے ساتھ رہا کیا اور نشان اور بڑے بڑے معجزے ہوتے دکھ کر حیران ہُوا۔'' (اعمال 13:8)

بڑی اچھی بات ہے کہ شمعون نئے سرے سے پیدا ہُوا مگر اُسکے ساتھ ایک مسئلہ تھا۔ اعمال 23:8 ہمیں بتاتی ہے کہ وہ پت کی سی کڑواہٹ اور ناراستی کے بند میں گرفتار تھا۔ ایسا اُس کی نئی پیدائش کے بعد ہُوا اعمال 13:8 کے مطابق۔ ہمیشہ سچائی سے گمراہی کی طرف لے جانے والی بدارواح ہی ہوتی ہیں جیسا کہ پولس رسول نے افسیوں 13:6-12 میں سکھایا ہے کہ ہماری جنگ خون اور گوشت سے نہیں بلکہ شرارت کہ روحانی فوجوں سے ہے۔

شرارت کی فوجوں کے اثر اور ایمانداروں پر قبضہ سے انکار کا مطلب پولس رسول کے افسیوں ۶ باب کے مطابق کسی بھی خاص نقطے سے قطع تعلق ہے۔

ایمانداروں کے اندر ارواح کے اِسطرح کے رویے کو پیدا کرنیکی وجہ کیا ہے؟ غور کریں کہ غلامی کی روح ایمانداروں پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے جب ایماندار خداوند کے ساتھ گہرے تعلق کے باوجود بھی اِس سے علیٰحدہ نہیں ہوتے۔ مثلاً ۱۔ یوحنا 1:4 کے مطابق نئے عہد نامہ کی کلیسیاء کو کیسے جُھوٹے نبیوں کو آزمانا ہے؟ وہ پہلے نئی پیدائش پا کر سکتے ہیں کسی بھی دوسرے ایماندار کی طرح پھر جھوٹی نبوتوں میں فریب دینوالی روحوں کے وسیلہ گمراہ ہوں جس سے اُنکی مقامی کلیسیاء متاثر ہو جائے۔ پھر ایسے لوگ سمجھ پائیں گے کہ کیسے ایماندار بدروح گرفتہ ہوتے ہیں۔

نکلی ہوئی بدروحیں

آخری حوالے کو اعمال ۱۹ باب میں دیکھا جاتا ہے جہاں پولس کے خاص خاص معجزات رقم ہیں۔

''اور خدا پولس کے ہاتھوں سے خاص خاص معجزے دکھاتا تھا۔ یہاں تک کہ رومال اور پٹکے اُسکے بدن سے چُھوا کر بیماروں پر ڈالے جاتے تھے اور اُنکی بیماریاں جاتی رہتی تھیں اور بُری روحیں اُن میں سے نکل جاتی تھیں۔'' اعمال (11-12:19

جن لوگوں کے درمیان پولس خدمت کرتا بدروحیں اُن میں سے نکل جاتیں اور اعمال 12:19 بیان کرتی ہے کہ جس رومال کو وہ مَسح کرتا اُسکے استعمال سے لوگوں میں سے بدروحیں نکل جاتی تھیں۔ کیا وہ تمام لوگ بے دین تھے جن میں سے بدروحیں نکلیں؟ یہ بڑی مشتبہ بات ہے۔ غور کریں پچھلے اتوار آپکی کلیسیاء میں کتنے بے دین لوگ آئے جنہوں نے شاید مَسح شدہ رومال کی طرف رجُوع کیا۔ کیا امکان کو پہچاننے کا یہ منطق نہیں کہ بدروحوں سے یہ شفائیں اور رہائی زیادہ تر ایمانداروں' اُنکے خاندان اور دوستوں کے درمیان ہوتی تھیں؟ مگر کسی نہ کسی طرح آج ایمانداروں کا بدروحوں کے وسیلہ متاثر ہونا مسیحیت میں مسترد کیا جاتا ہے۔

’’اور ایمان لانے والے مرد وعورت خداوند کی کلیسیاء میں اور بھی کثرت سے آ ملے ۔ یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو سڑکوں پر لا کر چار پائیوں اور کھٹولوں پر لٹا دیتے تھے تا کہ جب پطرس آئے تو اُسکا سایہ اُن میں سے کسی پر پڑ جائے ۔‘‘ (اعمال 14-15:5)

اعمال 14:5 کے مطابق حننیاہ اور سفیرہ کی موت کے بعد ایمانداروں کے درمیان خداوند کا خوف کثرت سے پیدا ہُوا اور بہت سے لوگ خداوند پر ایمان لا کر ایمانداروں میں مل گئے ۔ پھر ایماندار مرد اور عورتیں اپنے بیماروں کی شفاء پاتے ۔ دوسرے شہروں سے بھی لوگ بیماروں اور بدروح گرفتہ لوگوں کی شفاء کیلئے آتے ۔ کیا یہ منطق فرض نہیں کیا جاتا کہ مختلف شہروں سے آنے اور لانے جانے والوں لوگوں میں ایماندار بھی شامل تھے؟

میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں ۔ کیا آج مسیحی کبھی بیمار نہیں ہوتا ؟ اگر وہ یسوع مسیح کے اُنکی بیماری اور شفاء کی قیمت ادا کرنے کی حقیقت کے باوجود آج بھی بیمار ہیں تو پھر کسی بھی شخص کو اپنی شفاء کیلئے کچھ اور کرنا چاہیئے ۔ بجائے (1) یہ فرض کرنے کے کہ نئی پیدائش پانے پر خود بخود شفاء عمل میں آئیگی (جو کہ یقیناً واضح ہوتی ہے مگر ہمیشہ نہیں) یا (2) یہ کہ خدا کی مرضی نہیں کہ شفاء پائیں (جو کہ ۳۔ یوحنا ۲ باب کے مطابق ایک واضح بیان ہے کہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تمام لوگ خوشحال ہوں اور شفاء پائیں جیسا کہ اُنکی جانیں خوشحال ہیں)

جیسے بیماری مسیحی کلیسیاء میں سے نہیں گئی ویسے ہی بدروحوں کا قبضہ بھی ایمانداروں پر سے نہیں ٹوٹا ۔ اِن دونوں پر فتح کا دعویٰ کرنیکے لئے (Exousia Authority) قانونی اختیار کی ضرورت ہے جو کلیسیاء کو دیا گیا ہے اور یسوع مسیح میں ایمان کے وسیلہ حاصل کیا گیا ہے ۔ یہ دلیل دینا کہ آج ایماندار بدروح گرفتہ نہیں ہوسکتے بالکل اِسی طرح ہے یہ کہنا کہ ایماندار بیمار کبھی نہیں ہوسکتا ۔

توازن برقرار رکھنا

کلیسیاء میں میدانِ بدارواح یا تو ذرا سی توجہ کھینچتا ہے خاص طور پر اِس حالت میں کہ آج بہت ساری کلیسیائیں بُری طرح سے متاثر ہیں یا جب کسی شخص کا گھنونے حالات کے باوجود بھی سیکھنا انتہائی ضروری ہو ۔ مگر یاد رکھیں ہوسیع 6:4 میں لکھا ہے کہ خدا کے لوگ عدمِ معرفت سے ہلاک ہوئے پولس رسول افسیوں کی کلیسیاء کو لکھے گئے خط میں یکساں توازن کی ہدایت دیتے ہیں

’’غرض خداوند میں اور اُسکی قدرت کے زور میں مضبوط بنو خداوند کے سب ہتھیار باندھ لو تا کہ تم ابلیس کے منصوبوں کے مقابلہ میں قائم رہ سکو ۔ کیونکہ ہمیں خون اور گوشت سے کُشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اِس دنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں ۔ اِس واسطے تم خدا کے سب ہتھیار

باندھ لو تاکہ بُرے دن میں مقابلہ کرسکو اور سب کاموں کو انجام دے کر قائم رہ سکو۔'' (افسیوں 6:13-10)

بُرا دن تو پہلے سے موجود ہے۔ ابلیس اور اُسکی تاثیروں کے پاس گناہ کے رخنوں، ناپاکی اور نسلی لعنتوں وغیرہ کے ذریعے سالوں کا تجربہ ہے۔ ایماندار کے ہتھیار کے طور پر آپکو اور مجھے یسوع مسیح کے لہو کی ضرورت ہے۔ یہ ایک ایماندار کی واضح ذمہ داری ہے کہ وہ نشوونما پائے اور سیکھے کہ کیسے تعلیم کے زیرِ سایہ رخنہ کو پُر کرے اور خداوند کی پابندی کرے اور رسولوں کے ساتھ رفاقت کرے۔

خداوند یسوع مسیح نے ہمیں تاریکی کے اختیار سے آزاد کیا۔ بالکل اُسی طرح جیسے اُسکے مار کھانے سے ہمیں شفاء ملی۔ جیسے یشوع کی وعدہ کی سرزمین کے لئے فتح بارُودی نہیں تھی نہ ہی ایماندار کی رہائی بارُودی ہے جب تک کہ وہ خداوند کے مکاشفہ کا اطلاق کتابِ مقدس پر نہ کرتے اور حالات کے مطابق جو اضافی ریمہ وہ دیتا ہے اُسکے مطابق عمل نہ کرتے۔

''تم ہوشیار اور بیدار رہو۔ تمھارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیرِ ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کسی کو پھاڑ کھائے۔ تم ایمان میں مضبوط ہو کر اور یہ جان کر اُسکا مقابلہ کرو کہ تمھارے بھائی جو دین میں ہی ہیں ایسے ہی دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔'' (۱ پطرس 5:9-8)

ہمیں ہوشیار اور بیدار ہونا ہے خاص طور پر اُسوقت جب ابلیسی تاثیریں ہماری کلیسیاء اور ہمارے رویے کو متاثر کرنیکے لئے صف آرائی کرتی ہیں۔ معاف کیجئے! وہ تمام بدروحیں جنہیں یسوع، پولس، پطرس اور ابتدائی کلیسیاء کے ایماندار لوگوں میں نکالتے رہے ہیں آج بھی اُن ایمانداروں کے چوگرد ہیں جو اُنکے وجود کا انکار کرتے ہیں ہماری کلیسیائیں کمزور اور مصیبت زدہ ہیں اسلیئے کہ ہمارے پاس کلامِ مقدس کے اختیار کا کمزور فہم ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ابلیس اور اُسکی مکاریوں، قوتوں، تاریکی کے حاکموں اور آسمانی مقاموں میں شرارت کی فوجوں کے خلاف اپنا رویہ جارحانہ بنائیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ پاگل خانوں میں ایسے لوگوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو نئے سرے سے پیدا ہونے والے مسیحی ہیں جو اُن ابلیسی قوتوں کے ذریعے متاثر ہوئے جو جان کے خلاف جنگ کرتی ہیں۔ سوئی ہوئی کلیسیاء کو جگانے کے لئے بڑا وقت درکار ہے۔

خدا کی بھلائی کے لئے اُسکی تعریف ہو جو اُسکے خون کی قدرت کو جاننے کے لئے ہماری آنکھوں کو کھولنے میں مدد کرتی ہے اور کلام کے مطابق ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ اُس ہتھیار کو لے لیں جو خداوند بڑی محبت کہ ساتھ ہمیں دیتا ہے تاکہ اُسکا استعمال ابلیس کی مکاریوں کے خلاف کیا جائے۔ آیئے بلاناغہ اُسکے دسترخوان پر وقت گزاریں اور دانشمند لوگوں کی طرح اُس میں بڑھیں جو توبہ کرتے اور خداوند کے حضور سیکھنے کے مشتاق ہیں۔ آیئے اُس سے بات کریں مگر سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اُسکے مکاشفہ (مَن) کو سُنیں۔ ہم تابعداری کے ساتھ اُسے جواب دیں جب ہمارا عظیم چرواہا اپنی چراگاہ کی

بھیڑوں کے ساتھ کلام کرتا ہے۔

یادرکھیں: ایماندار ابلیسی قوتوں کے حملہ کرنے والی فہرست میں سب سے پہلے آتے ہیں۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو اُنکا مقابلہ کرنا سیکھایا۔۔ مکاشفہ کے وسیلے اُنکو پرکھا اور نکالا جاتا ہے۔ اگرچہ ایک مچھر کو مارنے کے لئے آپکو مکاشفہ کی ضرورت نہیں، تاہم بدروحیں بھی ایسی ہی ہیں۔ ایک جھنجھلاہٹ ایمانداروں کی سوچ سے زیادہ چھوٹی ہے مگر ہمارے محسوس کرنے سے زیادہ نفوذ (پھیلنے) والی ہے۔ بدروحوں کا مقابلہ یسوع مسیح کے دیے ہوئے اختیار کے وسیلے کیا جاسکتا ہے وہ اُسکے (خداوند) نام میں حکم مانتی ہیں۔ خداوند کے مکاشفہ میں پُر اعتماد ہونا اور تاثیروں کا مقابلہ کرنا انتہائی سادہ اور آسان کام ہے۔

افسیوں ۶ باب واضح کرتا ہے کہ اگر ایماندار بخوشی اُسکی قدرت کو پانے کی قیمت اُسکے حضور وقت گزارنا ادا کریں تو آپ خداوند میں مضبوط ہونا سیکھ سکتے ہیں۔ اُسکی قدرت اُس ہتھیار کو استعمال کرنے میں ہے جو وہ دیتا ہے۔ وہ مکاشفاتی مَن کے وسیلہ اِسکو استعمال کرنا سیکھائیگا۔ کیوں نہ اُس سے پوچھا جائے کیوں؟

باب نمبر 11

خداوند کی راہ

چند سال پہلے میں جنوبی مغرب کی ایک ریاست کی پہاڑی پر چڑھ رہا تھا۔ میدان سے سو یا زیادہ کے فاصلے پر میں ایک دشوار گزار جگہ پر پہنچا۔ میں نے ایک ڈھلوان کے نیچے تھوڑا سا اطمینان پایا مگر مزید آگے نہ بڑھ سکا۔ اُس چٹان پر جو ڈھلان کی طرح تھی بس اتنی کوشش کی جاسکتی تھی کہ اُس سے چمٹے رہنا تاکہ نیچے گرنے سے بچ جاؤں۔

میں نے خداوند سے مدد مانگی فوراً جواب مِلا۔ ''دہنی طرف لپک جاؤ'' اچانک میں نے اپنے اندر بے اعتقادی کو پایا۔ کیا مجھے اُس مکاشفے پر ایمان لاکر ویسا کرنا چاہیئے تھا جو خداوند نے فرمایا' یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایسا کرنے سے میں اپنے محفوظ مقام کو کھو بیٹھتا؟ اگر میں ایک دفعہ اُس محفوظ جگہ کو چھوڑ دیتا تو پھر اُسے نہیں پا سکتا تھا۔ میں اپنے پچھلے راستے کو تلاش نہ کرسکا اور زیادہ دیر تک اِسی حالت میں رہنے کی کوشش کافی مشکل کام تھا۔ میرے پاس فقط دو انتخاب تھے کہ یا تو خداوند کے کلام پر بھروسہ کرتا یا اُس وقت تک وہاں رہتا جب تک کہ گر نہ جاتا۔

میں نے خداوند کی تابعداری کرنیکا انتخاب کیا۔ اُسی کے باعث مجھے وہ طاقت ملی کہ دہنی طرف لپکا۔ میرا ہاتھ ایک چٹان کے پوشیدہ حصے پر پڑ گیا جو میری نظر اور پہنچ دونوں سے دُور تھا۔ زبردستی ایسا کرنے سے میں اُوپر چڑھنے میں کامیاب ہوگیا۔ خداوند مجھے مکاشفہ کے وسیلہ راہ دکھایا اور اُسکی آواز پر بھروسہ کرنیکے لئے ایک قابلِ قدر سبق سیکھایا۔

یسوع نے فرمایا ''راہ میں ہوں''

اِس بات پرغور کریں کہ ''خداوند کی راہ'' خداوند کی راہ قابلِ وضاحت ہَے۔

''یسوع نے اُس سے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔'' (یوحنا 6:14)

''خداوند کی راہ'' کا کتابِ مقدس میں اکثر ذکر ہوا ہے خاص طور پر پُرانے عہد نامہ میں۔اکثر اِسکا مطلب ''خداوند کے رویہ یا وہ رویہ جواُسکے لوگوں کا ہونا چاہیئے'' کہ طور پر فرض کیا جاتا ہَے۔کم ہی اِسکو اس سے زیادہ مختصراً واضح کیا گیا اِسکو واضح فرض کیا جاتا ہَے جبکہ کسی قدر یہ کتابِ مقدس کے رویے کو کسی خاص سرگرمی کی بجائے غیر واضح کرتی ہے مگر کلامِ خدا غیر واضح نہیں ہے۔یہ خاص نیت کے ساتھ خاص الفاظ کا استعمال کرتا ہَے۔''خداوند کی راہ'' ایک مخصوص کردار ہے۔

خداوند کی راہ کی وضاحت

ہمیں جاننے کی ضرورت ہے کہ خداوند کی راہ کیا ہے۔ہمیں سیکھنے کی ضرورت ہے کہ اِسکو کیسے تلاش کیا جائے اور اِس پر کیسے قائم رہا جائے۔آیئے اِسکی تلاش شروع کریں کہ یہ کیا ہَے۔

''تب وہ مرد وہاں سے اُٹھے اور اُنہوں نے سدوم کیطرف رُخ کیا اور ابراہام اُنکو رخصت کرنے کو اُنکے ساتھ ہو لیا اور خدا نے کہا کہ جو کچھ میں کرنے کو ہوں کیا اُسے ابراہام سے پوشیدہ رکھوں؟ ابراہام سے تو یقیناً ایک بڑی اور زبردست قوم پیدا ہوگی اور زمین کی سب قومیں اُسکے وسیلہ برکت پائیں گی۔کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں اور گھرانے کو جواُسکے پیچھے رہ جائینگے وصیت کریگا کہ وہ خدا کی راہ میں قائم رہ کر عدل اور انصاف کریں تاکہ جو کچھ خداوند نے ابراہام کے حق میں فرمایا ہے اُسے پورا کرے۔'' (پیدائش 18:19-16)

سدوم اور عمورہ دونوں مقامات روحانی طور پر تاریک تھے۔مکاشفہ کے وسیلہ خدا نے ابراہام پر اپنے ارادے کو ظاہر کیا جو کچھ وہ اِن دوشہروں کے ساتھ کرنے کو تھا جو پورے طور پر بدکاری' لونڈے بازی اور بدعمالی کا شکار تھے۔پیدائش ۱۸ باب کی اِن آیات میں خداوند مکاشفہ دینے کے متعلق بات کررہا ہے کہ فقط اِس مکاشفے کے استعمال کیلیئے ہی ابراہام ایمان میں مضبوط نہ ہوگا (مثلاً ''راہ'') بلکہ اپنے گھرانے کو یہ سونپے گا۔

خدا نے ابراہام سے کہا کہ ''وہ خداوند کی راہ میں قائم رہ کر عدل وانصاف کرے''۔کیوں؟ تاکہ خداوند ابراہام کو ترجیحاتی ایمان سونپ کر اُسے قوموں کا باپ ٹھہرائے۔

لہٰذا اکثر ہم ''خداوند کی راہ'' کو کلام میں سے تحریری حوالے کے طور پر فرض کرتے ہیں۔مگر ابراہام کا یہ واقعہ کتابِ مقدس کے لکھے جانے سے پہلے واقع ہُوا۔ پیدائش کی کتاب کو تحریر کرنیوالا موسیٰ ہے۔ واضح طور پر'' خداوند کی راہ'' پیدائش 19:18 کے مطابق کوئی عام بات یا موضوع نہیں ہے۔ یہ خاص مکاشفہ ابراہام کو ایک خاص کام کو سرانجام دینے کے لئے دیا گیا۔

اکثر کتابِ مقدس میں اِس لفظ ''ڈیرک'' جسکا معنی ''سڑک'' ہے۔ یہ مجازاً خداوند کے لئے استعمال ہُوا ہے اور عمل کی رفتار کا حوالہ دیتا ہے۔مگر اِس سلسے میں یہ فقط عمل کی رفتار ہی نہیں ہے بلکہ خداوند کی راہ اُس بولے ہُوئے مکاشفہ کا حوالہ دیتی ہے جو خدا نے ابراہام کو دیا۔تا کہ ابراہام خداوند کی راہ پر قائم رہ کر اُس خاص مقصد کو پورا کرے جسکے واسطے اُس نے مکاشفہ پایا ۔خروج کی کتاب میں بیابانی سفر کے دوران مسلسل خداوند کی راہ کی وضاحت کی گئی۔

''اور جب فرعون نے اُن لوگوں کو جانے کی اجازت دے دی تو خدا انکو فلستیوں کے مُلک کے راستہ سے نہیں لے گیا اگرچہ اُدھر سے نزدیک پڑتا کیونکہ خدا نے کہا ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ لڑائی بھڑائی دیکھ کر پچھتانے لگیں اور مصر کو لوٹ جائیں۔ بلکہ خدا اُنکو چکر کھلا کر بحرِقلزم کے بیابان کے راستہ لے گیا اور بنی اسرائیل مُلکِ مصر سے مسلح نکلے تھے اور موسیٰ یوسف کی ہڈیوں کو ساتھ لیتا گیا کیونکہ اُس نے بنی اسرائیل سے یہ کہکر کہ خدا ضرور تمھاری خبر لیگا اِس بات کی سخت قسم لے لی تھی کہ تم یہاں سے میری ہڈیاں اپنے ساتھ لیتے جانا۔اور اُنہوں نے سکات سے کُوچ کر کے بیابان کے کنارے ایتام میں ڈیرا کیا اور خداوند اُن کو دن کو راستہ دکھانے کے لئے بادل کے ستُون میں اور رات کو روشنی دینے کے لئے آگ کے ستون میں ہو کر اُنکے آگے آگے چلا کرتا تھا تا کہ وہ دن اور رات دونوں میں چل سکیں۔ وہ بادل کا ستون دن کو اور آگ کا ستون رات کو اُن لوگوں کے آگے سے ہٹتا نہ تھا۔'' (خروج 13:22-17)

وعدے کی سرزمین کیلئے سب سے مختصر اور آسان راستہ فلسطین میں سے گزرنا تھا۔مگر خدا نے اِس راستے کا چناؤ بالکل نہ کیا۔ بلکہ اِسکی بجائے اُس نے دوسرے راستے سے اُنکی رہنمائی دن میں بادل کے ستون اور رات میں آگ کے ذریعے کی۔ یہاں یہ اشارہ جسمانی راستہ سے منزل تک پہنچنے سے کہیں زیادہ بڑھکر ہے۔ خدا کی حقیقی راہ جغرافیہ (وعدہ کی سرزمین) سے کہیں زیادہ بڑھکر تھی۔ یہ روحانی تھی۔ وہ اپنے لوگوں کو اُنکی شکایات بھری زندگی سے نکالنا چاہتا تھا (یعنی مصر کی لعنت سے) اور یہ کہ وہ اُسکی راہ کو جانیں (مکاشفہ کی راہ جسکا انحصار خداوند پر تھا)

''سب حکموں پر جو آج کے دن میں تجھ کو دیتا ہوں تم احتیاط کر کے عمل کرنا تا کہ تم جیتے اور بڑھتے رہو اور جس مُلک کی بابت خداوند نے تمھارے باپ دادا سے قسم کھائی ہے تم اُس میں جا کر اُس پر قبضہ کرو۔اور تو اُس سارے طریق کو یاد رکھنا جس پر

اِن چالیس برسوں میں خداوند تیرے خدا نے تجھکو اِس بیابان میں چلایا تا کہ وہ تجھ کو عاجز کر کے آزمائے اور تیرے دل کی بات دریافت کرے کہ تو اُسکے حکموں کو مانیگا یا نہیں۔ اور اُس نے تجھکو عاجز کیا بھی اور تجھکو بھوکا ہونے دیا اور وہ من جسے نہ تو نہ تیرے باپ دادا جانتے تھے تجھ کو کھلایا تا کہ تجھکو سکھائے کہ انسان صرف روٹی ہی سے جیتا نہیں رہتا بلکہ ہر بات سے جو خداوند کے منہ سے نکلتی ہے وہ جیتا رہتا ہے۔'' (استثنا 8:3-1)

خدا کے بنی اسرائیل کو بیابان میں سے گزارنے کا مطالبہ اُنہیں یہ سیکھانے کی وجہ تھا کہ کیسے مکاشفہ کے وسیلہ زندگی گزاری جائے۔ مکاشفہ کے وسیلہ زندگی گزارنا سیکھنا ایک ایسا عمل ہے جو خداوند کے ساتھ وابستہ دل کی جانچ کا مطالبہ کرتا ہے۔

ایک دفعہ پھر یاد رکھیں کہ خروج کی کتاب اور بعد کے بیابانی واقعات کتابِ مقدس کے تحریر ہونے پر قلمبند ہُوئے۔ ''ہر بات (لفظ) جو خدا کے لوگوں کو زندگی گزارنے کے متعلق کہی گئی یہ وہ مکاشفاتی کلام تھا جو خداوند کے منہ سے نکلا۔ جیسا کہ ابتدائی ابواب ۱۵ اور ۱۰ میں رقم کیا گیا۔ یسوع نے متی ۴:۴ میں ابلیس کو استثنا ۸:۳ میں سے حوالہ دیا کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات ریمہٰ کلام سے جو خداوند کے منہ سے نکلتی ہے۔

یہ مکاشفاتی من خدا کے لوگوں کو بیابان میں پھرنے سے روکنا ہے مکاشفہ کو سننا اور تابعداری کرنا خداوند کی راہ ہے! یہی تو وہ تھا جسکے سننے کے لئے خدا چالیس سال کوشش کرتا رہا کہ اُسکے لوگ کریں۔ حتیٰ کہ اُس نے اِس کام کو بادل کے ستون اور آگ کے ذریعے اور بھی آسان بنا دیا۔

''آؤ ہم جُھکیں اور سجدہ کریں اور اپنے خالق خداوند کے حضور گھُٹنے ٹیکیں کیونکہ وہ ہمارا خداوند ہے اور ہم اُسکی چراگاہ کے لوگ اور اُسکے ہاتھ کی بھیڑیں ہیں کاشکہ آج کے دن تم اُسکی آواز سنتے! تم اپنے دل کو سخت نہ کرو جیسا مریبہ میں جیسا مسّاہ کے دن بیابان میں کیا تھا۔ اُس وقت تمھارے باپ دادا نے مجھے آزمایا اور میرا امتحان کیا اور میرے کام کو بھی دیکھا۔ چالیس برس تک میں اُس نسل سے بیزار رہا اور میں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنکے دل آوارہ ہیں اور اُنہوں نے میری راہوں کو نہیں پہچانا۔'' (زبور 95:10-6)

بنی اسرائیل کے دل کی سختی نے اُنہیں خداوند کی آواز کو سننے سے روکا۔ پس وہ اُس کی راہ سے واقف نہ ہو سکے جو اُنہیں خاص مکاشفہ دینے کو تھی۔ مصری رتھوں سے رہائی پانے کے بعد اُنہیں اپنے دلوں کو نرم کرنا چاہیئے تھا۔ بلاناغہ آسمان سے من کی فراہمی ایک اشارہ ہُوا کرتا تھا اور وہ بُھوک سے بھی زیادہ بیڑے کھانے کے بعد خداوند سے یہ شکایت کرتے کہ من تو ہمیں نیند سے بیدار کرنیکا ایک ذریعہ ہے۔ بادل کا ستون اور آگ شاید غیر معمولی طور پر اُنہیں بتاتی کہ خداوند اُنکے درمیان تھا اور چاہتا تھا کہ وہ خداوند کی ''راہ'' پر بھروسہ کرنا سیکھ لیں۔

آج ہمیں بادل کے ستون اور آگ کی ضرورت نہیں ہے۔ آج موسیٰ کے دنوں کے ساتھ موازنہ کریں، ہمارے پاس ویسا ہی پیمانہ روح القدس کے تحفہ کے طور پر موجود ہے جو یسوع مسیح میں ہے۔ گو یہ ڈرامائی بصری معاونت جیسے ستون اُس وقت بہت اچھے ہیں جب ہم زندہ مسیح کے قدرت والے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں، اکثر ہمیں اُنکی ضرورت نہیں ہوتی۔ تاہم ویسی ہی تکبر بھری آزادی جس نے بنی اسرائیل کی بیابان میں کردار سازی کی (مثلاً اِس بات سے ممانت کہ خداوند اُنکی رہنمائی کرے) آج لوگوں کی کردار سازی کرتی ہے۔ لوگ ہر روز خداوند کے حضور سے من کھانے میں ناکام ہوتے ہیں۔

کیونکہ اگر تم جسم کے مطابق زندگی گزارو گے تو ضرور مرو گے اور اگر روح سے بدن کے کامون کو نیست و نابود کرو گے تو جیتے رہو گے۔ اسلیئے کہ جتنے خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں''۔ (رومیوں 8:14-13)

جسم کی جنگ روح کے خلاف ہے جب لوگ بدن کے کاموں کے موافق چلتے ہیں تو وہ عطا کردہ روح یعنی کلام جو خداوند کے منہ سے نکلتا ہے کے موافق نہیں چل سکتے۔ بنی اسرائیل نے بدن کے کاموں کے موافق چلنے کو ترجیح دی اپنی آنکھوں، کانوں، خوف اور خیالات کی منظوری میں چلے۔ جب ہم روح سے ہدایت سُننا سیکھتے اور اُس پر بھروسہ کرتے ہیں تو ہم اُسکے موافق چلنے میں ترقی کر سکتے ہیں جو کلام ہم خداوند کے حضور سے اپنی روحوں میں پاتے ہیں وہ کلام مکاشفاتی من ہے جس کے وسیلہ ہمیں زندگی گزارنا ہے۔ یہ خداوند کی راہ ہے۔

خداوند کی راہ کیا نہیں ہے

موسیٰ کے دس احکام پانے کا بیان ایک بڑی شاندار گواہی ہے کہ خداوند کی راہ کیا ہے۔ پہاڑ کے اُوپر موسیٰ نے مکاشفہ پایا کہ نیچے خیمہ میں کیا ہو رہا تھا۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند کی راہ کیا نہیں ہے۔

''اور جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ نے پہاڑ سے اُترنے میں دیر لگائی تو وہ ہارون کے پاس جمع ہو کر اُس سے کہنے لگے کہ اُٹھ ہمارے لئے دیوتا بنا دے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اِس مرد موسیٰ کو جو ہم کو مُلکِ مصر سے نکال کر لایا کیا ہو گیا۔''

''تب خداوند نے موسیٰ کو کہا نیچے جا کیونکہ تیرے لوگ جنکو تُو مُلکِ مصر سے نکال لایا بگڑ گئے ہیں۔ وہ اُس راہ سے جسکا میں نے حکم دیا تھا بہت جلد پھر گئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے لئے ڈھالا ہُوا بچھڑا بنایا اور اُسے پوجا اور اُسکے لئے قربانی چڑھا کر یہ بھی کہا کہ اے اسرائیل یہ تیرا وہ دیوتا ہے جو تجھ کو مُلکِ مصر سے نکال لایا۔'' (خروج 32:8-1,7)

مصیبت کے وقت خداوند کا مکاشفہ بڑا اطمینان دیتا ہے اور خدا کے پاس کلام کی بھی کمی نہیں ہے۔ مگر خداوند کے مکاشفاتی من کو حاصل کرنے کی تلاش کو رد کرنا آج کی دنیا میں موسیٰ اور ہارون کے درمیان فرق ظاہر کرتی ہے۔ خداوند کی راہ ہر فردِ بشر

کے لئے اور ہمیں اِسکو جاننے کے متلاشی ہونا ہے اور اِس پر بھروسہ کرنا ہے ۔ ہارون خداوند سے مدد مانگ سکتا تھا کہ کیسے اُن شکایات کرنیوالے لوگوں کے ساتھ پیش آئے ۔ مگر اِسکی بجائے اُس نے ارادہ کیا اور لوگوں کی ایک دوسری راہ کے وسیلہ ضرورت پوری کردی۔ گھمبیر حالت میں خداوند کے مکاشفاتی مَن کی راہ میں بھروسے کی کمی ابلیسی قوتوں کے ذریعے جسمانی اورزاتی بھروسے کے باعث آتی ہے

کیا مصر کے دیوتاؤں نے بنی اسرائیل کو رہائی دی یا ایک آدمی کے خداوند کے مکاشفہ' اُسکی راہ کی تابعداری کے وسیلہ ایسا ہُوا؟ سوال یہ نہیں کہ خداوند کی راہ اُس کلام کو سُننے اور تابعداری کرنے کی راہ ہے جو اُسکے منہ سے نکلتا ہے۔ یہ آج بھی سیکھتا ہے کہ کیسے خدا کے لوگ زندہ رہیں جیسا کہ ملاکی ۶:۳ میں اُسکے مکاشفاتی احکام کی تابعداری کے متعلق ہے ۔ ''میں خداوند لاتبدیل ہوں۔''

جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ اُنکے روحانی رابطے میں خلل پیدا ہو جاتا ہے بالکل اُس ٹیلی فون کی طرح جو گفتگو کے دوران ڈیڈ (Dead) ہو جاتا ہے۔ مکاشفہ کو سننے کی صلاحیت ماند پڑ جاتی ہے ۔ اِسکا مطلب یہ نہیں کہ رابطہ مستقل طور پر ختم ہو گیا بلکہ عارضی طور پر لائن میں خلل پیدا ہو جاتا ہے ۔ گناہ لوگوں کو خدا سے جُدا کرتا ہے اور رابطے میں اُسوقت تک خلل ڈالے رکھتا ہے جب تک کہ اُس کا اعتراف کر کے راستبازی کو بحال نہ کیا جائے۔(۱۔ یوحنا۱:۹) خداوند کی راہ روابط کو پانے کی راہ ہے تا کہ اُنکی تابعداری کی جائے ۔ گناہ' خداوند کی راہ نہیں بلکہ سونے کے بچھڑے اور دوسرے دیوتاؤں کی پرستش جیسا ہے۔ خداوند کی راہ روح کے موافق زندہ خدا کے حضور اُسکے دیئے گئے مکاشفہ کے وسیلہ چلنا ہے ۔

اُسکی آواز سُننے کے وسیلہ راہ کی تلاش

موسیٰ بخوبی جانتا تھا کہ کیسے خداوند سے مکاشفہ کو پایا جائے اور تابعداری کی جائے ۔ خداوند کی مرضی اور خواہش کے متعلق کوئی بھی بات پوشیدہ نہیں کہ وہ ہمیں بلاناغہ ''خداوند کی راہ'' مہیا کرتا ہے۔ ہم سے موسیٰ کی طرح کچھ بھی باز نہیں رکھا جاتا جیسا کہ وہ بلاناغہ خداوند کے حضور اُسکی راہ کا متلاشی ہوتا۔

''اور جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے بات کرتا ہے ویسے ہی خداوند روبرو ہو کر موسیٰ سے باتیں کرتا تھا اور موسیٰ لشکرگاہ کو لوٹ آتا تھا پر اُسکا خادم یشوع جو نُون کا بیٹا اور جوان آدمی تھا مگر خیمہ سے باہر نہیں نکلتا تھا۔ اور موسیٰ نے خداوند سے کہا دیکھ تو مجھ سے کہتا ہے کہ اِن لوگوں کو لے چل پر مجھے یہ نہیں بتاتا کہ تو کسی کو میرے پاس بھیجیگا حالانکہ تو نے یہ بھی کہا ہے کہ میں تجھکو بنام جانتا ہوں اور تجھ پر میرے کرم کی نظر ہے ۔ پس اگر مجھ پر تیرے کرم کی نظر رہے اور یہ خیال رکھ کہ یہ قوم تیری ہی اُمت ہے ۔ تب اُس نے کہا میں ساتھ چلونگا اور تجھے آرام دُونگا۔'' (خروج 33:14-11)

خداوند کی راہ کو تلاش کرنا مشکل نہیں ہے۔ یسوع مسیح نے اِسکی رسائی کو مشکل نہیں بلکہ آسان بنایا ہے۔

''دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہُوا کھٹکھٹاتا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سُن کر دروازہ کھولیگا تو میں اُسکے پاس اندر جا کر اُسکے ساتھ کھانا کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ جو غالب آئے میں اُسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاؤنگا۔ جس طرح میں غالب آ کر اپنے باپ کے ساتھ اُسکے تخت پر بیٹھ گیا۔ جسکے کان ہوں وہ سُنے کہ روح کلیساؤں سے کیا فرماتا ہے۔'' (مکاشفہ 3:22-20)

خداوند کی راہ اُسکی حضوری اور اُسکے کلام کے مکاشفاتی مَن کو سننے میں مل چکی ہے۔ وہ سب جو موسیٰ نے کیا اور وہ سب جو کوئی خدا کے لئے کرنا چاہتا ہے ضرور کرے۔ پر اُسکے حضور داخل ہونا سیکھیں اور اُسکے لبوں سے اُس راہ کی تلاش کریں جس پر وہ جانے کو اُنہیں کہے۔ موسیٰ نے خداوند کیساتھ ہمکلام ہونے اور اُسکی سننے کے متعلق سیکھا۔ لہٰذا ہمیں بھی ایسا کرنا ہوگا اگر ہم اُسکی راہ پر چلنا چاہتے ہیں۔

جیسے ہی ہم دیانتداری سے اُسکی حضوری میں بڑھینگے اور اُسکی آواز سُننے کیلئے ٹھہرینگے خداوند آپ ہمارے لئے مختلف طریقوں سے حیرت انگیز کام کریگا۔ کہیں ہم کسی بات میں ہارون کے ساتھ تو متحد نہیں مثلاً اپنی روشوں میں چلنا' نئی راہ کی پیروی کرنا' جسمانی راہ وغیرہ۔

ہمیں خداوند کو جاننے اور اُسکی مرضی پوری کرنے کے لئے مکاشفہ حاصل کرنا چاہیئے۔ ہمارے لئے سب سے مشکل کام یہ ہے کہ اکثر ہم حاصل شدہ مکاشفے میں قائم نہیں رہتے۔ ہمارا دھیان کاموں کو انجام دے کر اچھا بننے میں ہے مگر اُن کاموں کو کرنے میں اچھا بننا ہے جنکو خاص طور پر خداوند کرنے کو کہتا ہے۔ زیادہ تر لوگوں کے لئے انتہائی مشکل کام وہ ہوتا ہے جب اُس کام کے لئے انتظار نہیں کرتے جو خداوند اُنہیں دینے کو ہوتا ہے۔ (معاملات کو اپنے ہاتھوں میں لینا چاہتے ہیں۔) (ہم خیمہ کے اُن بُت پرست لوگوں کی طرح جنہوں نے موسیٰ کی واپسی کا انتظار نہ کیا۔) جب ہم اپنی آزمائشوں سے نمٹنے کے لئے خداوند کے دسترخوان پر کھانے کو مسترد کرتے ہیں تو اپنے لئے سونے کا بچھڑا بناتے ہیں۔

ہمارا پہلا کام خداوند کی آواز کو سُننے کا کام ہونا چاہیئے اور اپنے دن کے لئے اُسکی راہ میں درست ہونا چاہیئے۔ تاہم ہمارا پہلا کام گھٹنوں کے بل اُسکی حمد و ستائش اور پرستش ہونا چاہیئے تاکہ جو کچھ وہ ہمیں کہنا چاہتا ہے وہ سُنیں۔ اُسکی مہربانی اور رحم کیلئے اُسکی تعریف ہو جو ہمیں دلیری کے ساتھ موسیٰ' ابراہام' پطرس' یوحنا' پولس' فلپس اور اَوروں کی طرح جنہوں نے خداوند کی راہ کی تلاش کے متعلق جانا اِن سب کی طرح ہمیں دلیری سے اُسکے (خداوند) حضور آنے میں حوصلہ دیتے ہیں۔

مقدس میں خداوند کی راہ کی تلاش

خداوند کی راہ اُسکی مقدس میں ملتی ہَے ۔

’’میں خداوند کے کاموں کا ذکر کرونگا کیونکہ مجھے تیرے قدیم عجائب یاد آئینگے ۔ میں تیری ساری صنعت پر دھیان کرونگا اور تیرے کاموں کو سوچونگا۔اَے خدا! تیری راہ مقدِس میں ہے۔کون سا دیوتا خدا کی مانند بڑا ہے؟(زبور77:13-11)

خدا کی راہ مقدس میں ہے یہ وہاں اسلیئے ہے تاکہ ہم اُسکی اصلاح کوسُنیں ۔ یسوع مقدس کا خادم ہَے ۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں ہم اُسکے دسترخوان پراُسکے ساتھ کھاتے ہیں۔مقدس ایک بڑی خاص جگہ ہَے ُپرانے عہدنامہ میں اِسکا ذکر تعظیم کی جگہ کے طور پرہُوا ہے۔اس جگہ آج مقدس کے خادم کے حضور آنے کیلیئے جُوتا پیچھے اُتارنا ہے۔وہ خادم ہمارا بادشاہ یسوع ہَے

’’تم میرے سبتوں کو ماننا اور میرے مقدس کی تعظیم کرنا۔میں خداوند ہوں۔‘‘ (احبار19:30)

’’مقدس کی طرف اپنے ہاتھ اُٹھاؤ اور خداوند کو مبارک کہو۔‘‘ (زبور134:2)

’’خداوند کی حمد کرو۔تم خدا کے مقدس میں اُسکی حمد کرو ۔‘‘ (زبور150:1)

’’اب جو باتیں ہم کہہ رہے ہیں اُن میں سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارا سردار کاہن ہے جو آسمانوں پر کبریا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔اور مقدس اور اُس حقیقی خیمہ کا خادم ہے جسے خداوند نے کھڑا کیا ہے نہ کہ کسی انسان نے۔‘‘(عبرانیوں 8:2-1)

خدا کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ اُسکے لوگ انفرادی طور پراُس خاص مکاشفہ کی پیروی کریں جواُن کو دیا گیا۔مجموعی طور پر وہ ایک اُمت تھے کیونکہ وہ ایک ہی منبع سے ایک ہی آواز سُنتے تھے اسلیئے انفرادی طور پر اِسے جاننا مشکل کام تھا۔بنی اسرائیل نے انفرادی طور پر سننے کو مسترد کرکے اِسکی بجائے کاہنوں کے وسیلہ اُسکی آواز سُننے کا انتخاب کیا۔یہ کاہن اور لاوی اُنکی خاطر مقدس میں خدمت کرنے میں وفادار نہ رہے۔تب خدا نے اُن کے درمیان ایک ایسے شخص کا انتخاب کیا جسکے وسیلہ پھر سے اُس کی آواز کو مقدس میں سُننے کا حق حاصل ہو۔آج یسوع مسیح میں ہماری مقدس تک رسائی ممکن ہَے ۔وہ جگہ جہاں ہم مکاشفہ کے وسیلہ خداوند کی راہ کے متعلق جان سکتے ہیں جو ہمیں دیا گیا۔

---

35 عبرانیوں8:2-1 ’’اب جو باتیں ہم کہہ رہے ہیں اُن میں سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارا سردار کاہن ہے جو آسمان پر کبریاہ کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔اور مقدس اور اُس حقیقی خیمہ کا خادم ہے جسے خداوند نے کھڑا کیا ہے نہ کہ انسان نے۔‘‘

کتابِ مقدس خود بیان کرتی ہے کہ یہ سچائی ہے اور یہ بھی اُن کے لئے زندگی ہے جو اِسکی سنتے ہیں مگر صرف یسوع مسیح فرماتا ہے کہ راہ وہی ہے۔ کیوں؟ کیونکہ ''راہ'' اُس کے حضور سے مکاشفہ پانے کا ایک ''ذریعہ'' ہے۔ مکاشفہ کی راہ مقدس میں ملتی ہے جسکا سردار کاہن یسوع ہے۔ حالانکہ یسوع مجسم کلام ہے جو سچائی اور زندگی ہے۔ کیونکہ مکاشفہ کے طفیل ہمیں یہ سب خدا مہیا کرتا ہے۔ وہ راہ بھی ہے۔ خداوند کی راہ اُسکے لوگوں کے لئے مکاشفہ ہے۔

ساتویں باب میں ہم نے دیکھا کہ ہر بڑے ایمان کی تکمیل کی ایک فہرست عبرانیوں ۱۱ باب میں موجود ہے اُسی مکاشفہ کے باعث ہے جو خداوند سے مِلا۔ محصول کنندہ نے ایمان کی مشق موصول کئے گئے مکاشفہ اور ایمان کو تھامے رکھنے کے لئے کی۔ اُنکی راہ مکاشفے میں چلنے کی راہ تھی مکاشفہ میں ایمان کے ساتھ نا کہ آنکھوں دیکھنے سے۔ یہی وہ ایمان ہے جس کے بغیر خدا کو پسند آنا ناممکن ہے۔

اپنی راہ اُس (خداوند) کو سونپ دیں

اِس بات کو سمجھیں کہ ''خداوند کی راہ'' خدا کے عطا کردہ مکاشفہ کے وسیلہ چلنے پر مشتمل ہے اور ایمان اُس مکاشفہ پر عمل کرتا ہے۔ دی گئی آیات اِس پر ایک نئی روشنی ڈالتی ہیں۔

''خداوند میں مسرور رہ اور وہ تیرے دل کی مُرادیں پوری کریگا۔ اپنی راہ خداوند پر چھوڑ دے اور اُس پر توکل کر۔ وہی سب کچھ کریگا۔ وہ تیری راستبازی کو نور کی طرح اور تیرے حق کو دوپہر کی طرح روشن کریگا۔ خداوند میں مطمئن رہ اور صبر سے اُسکی

آس رکھ۔ اُس آدمی کے سبب سے جو اپنی راہ میں کامیاب ہوتا۔ اور بُرے منصوبوں کو انجام دیتا ہے بیزار نہ ہو۔ قہر سے باز آ اور غضب کو چھوڑ دے۔ بیزار نہ ہو۔ اِس سے بُرائی ہی نکلتی ہے کیونکہ بدکردار کاٹ ڈالے جائینگے لیکن جنکو خداوند کی آس ہے مُلک کے وارث ہونگے''۔ (زبور37:9-4)

جس قدر ہم برکت پانے کے لئے سوچتے یا خدا سے مانگتے وہ اُس سے بڑھکر ہمارے لئے کرتا ہے اور اِسکے لئے ہم کئی مثالیں دیکھ سکتے ہیں۔ مگر کہیں بھی وہ ایسا کرنے کی ضمانت نہیں دیتا۔ تاہم جن چیزوں کی وہ ضمانت دیتا ہے ایسی چیزیں ہیں جو پہلے وہ ہمیں مکاشفہ کے وسیلہ دیتا ہے۔

---

37 عبرانیوں 11:6 ''اور بغیر ایمان کے اُسکو پسند آنا ناممکن ہے۔ اِسلیئے کہ خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیئے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔''

اپنی راہ سونپ دینا ایک اچھی مثال ہے ہماری ہر راہ نہ تو خداوند کو پسند آتی ہے اور نہ ہی قابلِ قبول ہوتی ہے۔ مگر جو ہمیں مکاشفہ مِلا ہمارے لئے ''خداوند کی راہ''۔ یہی ''راہ'' ہے جو وہ ہمیں سے توقع کرتا ہے کہ اُسے سونپ دیں۔ ہمیں ایمان سے اُسکے کلام کا بھروسہ کرنا ہے اور اُسی کلام کے وسیلہ زندگی گزارنی ہے جو خدا کے منہ سے نکلتا ہے۔ اگر ہم اُسکے کلام اور اُسکی راہ کو جاننے کے منتظر ہوتے ہیں تو زمین پر میراث پائیں گے اور خدا یقیناً وہ سب برکات میں دے گا۔

''سونپنا'' کا مطلب خداوند کے سپرد کر دینا ہے۔ اپنی راہ خداوند کو سونپنے کا مطلب اپنی جسمانی راہ خدا کے سپرد کرنا نہیں ہے' پھر دعا میں درخواست کرنا کہ خدا اِسے عزت بخشے۔ پانچویں آیت یہ نہیں فرماتی' ''اے خدا' میں اِس راہ پر چلنا چاہتا ہوں اور یہی میں تیرے سپرد کرتا ہوں'' یہ آیت خداوند کی راہ کو مکاشفہ کے وسیلہ جاننے کے متعلق بات کرتی ہے تاکہ ہم اُس میں خوشی پائیں اور جب ہم وہ راہ اُسکے سپرد کر دیں اور کہیں ''روحِ اقدس میری مدد کرے کہ میں وہی کروں جیسا خداوند نے مجھے کرنے کو کہا ہے'' تو خداوند آپکے لئے ویسا ہی کریگا۔ یہ آیت ہمیں یہی سکھاتی ہے کہ وہ راہ جو خداوند نے ہم پر ظاہر کی اُسی کے سپرد کر دیں۔ پھر ہی ایمان سے اُس مکاشفاتی کلام پر بھروسہ کرنے سے ہم ایسا کر سکتے ہیں۔

یہ کام اِسطرح سے کیوں ہوتا ہے؟ کیونکہ ہم بادشاہ کے حضور سے مکاشفہ لے رہے ہیں۔ اگر ہم بادشاہ کے کہنے پر ایمان سے اِسکو لیتے ہیں تو ہمارے ایمان کے عمل کے پیچھے وہ آپ ہوگا۔ وہ ہماری راستبازی کو نور کی مانند اور دوپہر کی مانند ہماری عدالت کریگا۔

وہ ہمارے ہاتھوں کو جنگ کرنا سیکھائیگا

خدا کی راہ ہر طرح کی صورتحال میں کام کرتی ہے۔ یشوع نے مکاشفہ کی تابعداری کے طفیل یریحو کو فتح کیا۔ اگلی جنگ وہ عی شہر کے خلاف ہار گیا کیونکہ اُس نے مکاشفہ کی ضرورت محسوس نہ کی ۔ اُسے کامیابی فقط اُسی صورت میں ہوئی جب اُس نے مکاشفے کی ضرورت کو محسوس کیا اور خداوند کی راہ کی تابعداری کی ۔ جو خداوند نے خاص مکاشفہ صورتحال کے مطابق حملے کے لئے دیا۔ اگر ہم داؤد کی طرح اُسکی آواز سُننا سیکھتے ہیں تو وہ آپ ہمیں جنگ کرنا سیکھاتا ہے ۔

''اِسلیئے کہ تو میرے چراغ کو روشن کریگا۔ خداوند میرا خدا میرے اندھیرے کو اُجالا کر دیگا۔ کیونکہ تیری بدولت میں فوج پر دھاوا کرتا ہوں اور اپنے خدا کی بدولت دیوار پھاند جاتا ہوں ۔لیکن خدا کی راہ کامل ہَے ۔ خداوند کا کلام تایا ہُوا ہَے وہ اُن سب کی سِپر ہے جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں کیونکہ خداوند کے سوا اور کون خدا ہے اور ہمارے خداوند کو چھوڑ کر اور کون چٹان ہے؟ خدا ہی مجھے قوت سے کمر بستہ کرتا ہے اور میری راہ کو کامل کرتا ہے ۔ وہی میرے پاؤں ہرنیوں کے سے بنا دیتا ہے اور مجھے میری اونچی جگہوں میں قائم کرتا ہَے ۔ وہ میرے ہاتھوں کو جنگ کرنا سِکھاتا ہَے یہاں تک کہ میرے بازو پیتل کی کمان کو جُھکا دیتے ہیں۔'' (زبور18:34-28)

''روشن'' کا لفظ کتابِ مقدس میں خدا کے مکاشفہ کا حوالہ دیتا ہے۔ یہ معروف پیرا گراف اِس طرف توجہ مبذول نہیں کرتا کہ کتابِ مقدس کو یہ تعلیم پانے کے لئے پڑھا جائے کہ کیسے دُشمن پر غالب آئیں بلکہ مقصد یہ سکھانا ہے کہ صورتحال کے مطابق مکاشفہ کیسے حاصل کیا جائے ۔ خدا نے داؤد کو دُشمنوں کے خلاف جنگ کے لئے معرفت کا مکاشفہ دیا۔ ''وہ آپکے چراغ کو روشن کریگا'' مطلب وہ آپکو مکاشفہ دیگا خداوند کا مکاشفاتی کلام کامِل ہَے ۔ یہی وہ خدا کے منہ سے نکلنے والا کلام ہے جس کے مطابق ہمیں زندگی گزارنا ہَے ۔ وہ ہماری سِپر ہے اور اپنی مقدس میں دسترخوان پر وہ ہمیں مکاشفہ دیتا ہے۔ وہ ہمیں داؤد کی طرح سِکھاتا ہَے ۔ اپنے کلام کے وسیلہ۔ اُسکا سیکھانے کا ترجیحاتی طریقہ روح میں کلام کرنے کا ہے ۔

''وہ حلیموں کو انصاف کی ہدایت کریگا۔ وہاں وہ حلیموں کو اپنی راہ بتائیگا۔'' (زبور9:25)

کتابِ مقدس بیان کرتی ہے موسیٰ رویِ زمین پر ایک حلیم آدمی تھا۔ اگر خدا حلیم کو سیکھائیگا اور اگر وہ مکاشفہ کے وسیلہ سکھائے' تو پھر کیا وجہ ہے کہ موسیٰ جیسا آدمی متزلزل مکاشفہ پائے ۔ خداوند کی راہ حلیموں کو مکاشفائی مَن کھلانے کی راہ ہے ۔ ہمیں ہمیشہ خداوند کے حضور فروتن رہنے کی ضرورت ہَے جب بھی ہم اُسکے دسترخوان پر کھانے بیٹھیں۔

اب مجھے خود بخود ''ٹھیک'' نہیں کہنا بلکہ میں حلیم ہو رہا ہوں اور میری فروتنی بڑھ رہی ہے۔ پہلے تو ہمیں حلیم ہونے کا ارادہ

کرنا ہَے ۔ پھر روح القدس سے درخواست کرنی ہے کہ وہ اور زیادہ عاجز ہونے میں ہماری مدد کرے اور ہم اُسکی راہ کو حاصل کرنے کے لئے اُس پر بھروسہ کریں۔ فروتن لوگ وہ ہیں جو اپنے گھٹنوں پر جُھکتے اور اُسکی حمد وستائش کرتے ہیں۔ فروتن لوگ وہ ہیں جو پورے دل سے اُسکے طالب ہوتے ہیں۔ حلیم لوگ وہ ہیں جو اِس بات سے واقف ہیں کہ یسوع مسیح کے بغیر وہ کچھ نہیں کرسکتے۔ حلیم لوگ وہ ہیں جو مسلسل اُسکے حضور جاکر اُس پر بھروسہ کرنا سیکھتے ہیں تاکہ وہ اُن کو راہ دکھائے ۔

اپنے بچوں کو تربیت دینا

خدا کی راہ مکاشفہ کے وسیلہ قیادت کی راہ ہَے ۔ یہ وہ بات ہے جو وہ (خدا) چاہتا ہے کہ اُسکے بچے اپنے ماں باپ سے بھی سیکھیں۔

''لڑکے کی اُس راہ میں تربیت کر جس پر اُسے جانا ہے۔ وہ بوڑھا ہو کر بھی اُس سے نہیں مُڑیگا۔'' (امثال 22:6)

بچوں کی کی گئی تربیت عمر کے آخری حصہ میں بھی وہی رہتی ہَے ۔ بے شمار مسیحی والدین اپنے بچوں کی تربیت کتابِ مقدس میں سے کہانیوں کے ذریعے اور اُنہیں سنڈے سکول بھیجنے سے کرتے ہیں۔ چند کہانیوں اور آیات کے علاوہ اور کچھ بھی اُنہیں یاد نہیں ہوتا پس دُنیاوی اُلجھنوں کا بوجھ اُنکے دلوں کو خدا کی باتوں کی بجائے دبا دیتا ہَے ۔

جس راہ پر ہم بچوں کی تربیت کر رہے ہیں آسان کام نہیں ہَے ۔ امثال 22:6 میں راہ کا مطلب خداوند کی راہ ہے جسکا مطلب خداوند سے مکاشفہ پانا ہَے ۔ بچوں کو شکرگزاری کے ساتھ اُسکے پھاٹکوں اور حمد کرتے ہوئے اُسکی بارگاہوں میں داخل ہونے کے لئے تربیت پانا ہَے ۔ اُنہیں اُسکی مقدس میں داخل ہونے کے لئے تربیت پانا ہے' اُسکی دستک پر دروازہ کھولیں اور اُسکے دسترخون پر کھانا سیکھیں۔ جونہی خدا اُن سے بات کرے اُنہیں اُسکی آواز سُننی ہَے ۔ اور اِسی راہ میں ہمیں اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہَے ۔

ہمارے بچے اُس کے لبوں سے جُدا نہیں ہونگے بلکہ اُسکا انتظار کرینگے اور اپنے دلوں میں اُسکی ہلکی دبی ہوئی آواز کو سننے اور اُسکا جواب دینے سے زیادہ لُطف اندوز ہونگے ؟

اگر ہم بچوں کی تربیت اُسکی آواز میں شادمان ہونے کیلیئے کرتے ہیں تو وہ بے شمار دُنیاوی ''بڑھنے والی تکالیف'' (شہوانی خواہشوں) سے اجتناب کرینگے۔ جب ہم اُسکی حضوری کی شادمانی کا تجربہ کرتے ہیں تو دُنیا کی خوشی کو کتنی آسانی کے ساتھ مسترد کرسکتے ہیں۔ اپنے بچوں کو روح کے موافق چلنے کے لئے تربیت کرنا ہی وہ سب ہے جو خداوند چاہتا ہے کہ اُسکے لوگ اُس راہ میں اپنے بچوں کی تربیت کے لئے کریں۔

راستہ سُکڑا ہے

خداوند کے دسترخوان سے مکاشفاتی من کو ذخیرہ کرنے کے وسیلہ چلنا سے مُراد سُکڑے راستے پر چلنا ہے اِسکے لئے مطالبہ نظم وضبط' خداوند کی طلب اور تابعداری ہے ۔ یہ سُکڑا راستہ غیر واضح تو نہیں مگر اِسکی تلاش کے لئے ایک قیمت ادا کرنی پڑتی ہے ۔

''تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ چوڑا ہے اور وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور اُس سے داخل ہونے والے بہت ہیں ۔ کیونکہ وہ دروازہ تنگ ہے اور وہ راستہ سُکڑا ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے اور اُسکے پانے والے تھوڑے ہیں ۔'' (متی 7:14-13)

سُکڑا سے مُراد مکاشفہ کے وسیلہ چلنا ہے ۔ کیوں؟ کیونکہ اِسکو پانا مشکل تو نہیں مگر اِسکا مطالبہ حلیمی ہے ۔ اِسکا مطالبہ خداوند کے طالب ہونیکی کوشش ہے ۔ اِسکا مطالبہ اُسکی ستائش و پرستش کے خواہشمند ہونا اور شکرگزاری سے اُسکے پھاٹکوں اور حمد کرتے ہوئے اُسکی بارگاہوں میں داخل ہونا اور اِن باتوں کو اپنا طرزِ زندگی بنانا ہے ۔ ہمیں اِن باتوں کو اپنی نہیں بلکہ اُسکی راہ کے وسیلہ طرزِ زندگی بنانا ہے ۔ خداوند کے سُکڑے راستے پر چلنے سے مُراد پورے ایمان سے اُس پر بھروسہ کرنا ہے ۔

گھمنڈ کرنیوالے شخص کے لئے سُکڑا راہ تلاش کرنا مشکل اور غیر واضح ہے ۔ گھمنڈی شخص کہے گا ''خدا نے ہمیں ذہن دے رکھا ہے اور وہ توقع کرتا ہے کہ ہم اُسے استعمال کریں'' کاش کائنات کے خالق کے حضور سے مکاشفہ کے حصول اور تابعداری کی تلاش کسی نہ کسی طرح منفی سوچ کے مخالف ٹھہرے ۔ میرے لئے بھی شخصی طور پر ایسا بیان دینے کے لئے یہ کٹھن گھڑی ہوتی جیسا کہ یہ موسیٰ' نوح' ایلیاہ' یسوع اور پولس رسول کے لئے تھی!

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اپنے ذہنوں کو اپنے طریقے سے نہیں بلکہ اُسکے طریقے سے اُسے جلال دینے کے لئے استعمال کرنا ہے ۔ جب ہم اُسکے ریمہ کی تابعداری کے وسیلہ اُسکے کام کرتے ہیں تو اُسے جلال دیتے ہیں ۔

مکاشفہ کے وسیلے چلنے کا درحقیقت راستہ سُکڑا ہے اور تھوڑے ہی اِسکے متلاشی ہیں کیونکہ تھوڑے ہی اپنے آپکو خاکسار کرنا چاہتے ہیں ۔ یسوع نے بہتیروں کو گلے لگایا مگر تھوڑے لوگ ہیں جو اُسے گلے لگاتے اور روح القدس پر بھروسہ کرتے ہیں جسکا فقط کام ہی اُن لوگوں کی مدد کرنا ہے جو یسوع کے مکاشفاتی من کے راستہ کی تلاش میں ہیں ۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو خود کو اُس کی حضوری میں اُسکی آواز کو سُننے کیلئے منظّم ہونا سیکھتے ہیں ۔

واہ! ہمارا منجی اور خداوند کتنا بھلا ہے ۔ اُس نے اپنے خون کے وسیلہ ہمیں کیسا حق بخشا ہے ۔ ہمیں کیسی مُفت رسائی حاصل ہے کہ دلیری کے ساتھ اُسکے جلالی تخت کے سامنے جائیں اور ایسا اُسوقت ہوتا ہے جب ہم ایسا اُسکے طریقے سے کرتے ہیں اور اُسکے بہت زیادہ طالب ہوتے ہیں ۔

یوحنا 15:8-7[38] ''اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمھارے لئے ہو جائیگا۔ میرے باپ کا جلال اِسی سے ہوتا ہے کہ تم بہت سا پھل لاؤ۔ جب ہی تم میرے شاگرد ٹھہرو گے۔''

یوحنا بپتسمہ دینوالے کی راہ

کتابِ مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ یوحنا بپتسمہ دینوالے کا کام خداوند کی راہ کو تیار کرنا تھا۔ یہ راہ کونسی تھی اور اُسے یہ کیسے تیار کرنا تھی؟

''اُن دنوں میں یوحنا بپتسمہ دینوالا آیا اور یہودیہ کے بیابان میں یہ منادی کرنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ یہ وہی ہے جسکا ذکر یسعیاہ نبی کی معرفت یوں ہُوا کہ بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرو۔ اُسکے راستے سیدھے بناؤ۔'' (متی 3:3-1)

یوحنا بپتسمہ دینوالے کے مقاصد میں ایک خداوند کی راہ کو تیار کرنا بھی تھا۔ خداوند کی راہ کیا ہے؟ یوحنا کیا کرنیکی کوشش کر رہا تھا؟ یوحنا کا مقصد کیا تھا؟ توبہ۔ یوحنا کا مقصد لوگوں کو توبہ کے لئے قائل کرنا تھا۔ توبہ کرنیکا مقصد کیا تھا؟ اِسکا خاص طور پر مقصد تعلق قائم کرنے سے ہے۔ خدا اور انسان کے تعلق کے درمیان رکاوٹوں کو ہٹانا سب سے بڑا مقصد ہے۔ توبہ رکاوٹوں کو ہٹا کر تعلق کو قائم کرنیکے قابل بناتی ہے۔

خداوند کے ساتھ تعلق کا کیا مقصد ہے؟ تا کہ ہم خدا کے ساتھ گہرا خاندانی تعلق اور رفاقت کر سکیں۔ کسی شخص کے نئے سرے سے پید ہونے کے بعد تعلق کی تعمیر سے مُراد خداوند کی راہ کو جاننا ہے۔ ہم کتابِ مقدس کو پڑھنے سے سچائی سے واقف ہوتے ہیں اور زندگی پاتے ہیں۔ وہ ہمیں یسوع کی طرف اشارہ دیتے ہیں اور مسلسل اُس میں مضبوط ہونیکے لئے اچھی صحت

افزاءخوراک حاصل کرنے میں مدد کرتے ہیں ۔مگر مکاشفہ کی راہ کو جاننے کے لئے ہمیں یسوع کے ساتھ باہمی مطابقت رکھی ہے اور سیکھنا ہے کہ کیسے اُسکے دسترخوان سے مکاشفاتی من کھانا ہے ۔دوسرے باب کو یاد رکھیں کہ یسوع مکاشفہ پر اپنی کلیسیاء تعمیر کرتا ہے۔

یسوع نے خداوند کی راہ دکھائی

''اُس وقت فریسیوں نے جا کر مشورہ کیا کہ اُسے کیونکر باتوں میں پھنسائیں ۔پس اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو ہیرودیوں کے ساتھ اُسکے پاس بھیجا اور اُنہوں نے کہا اے اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تو سچا ہے اور سچائی سے خدا کی راہ کی تعلیم دیتا ہے اور کسی کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ تو کسی آدمی کا طرفدار نہیں۔''(متی22:16-15)

فریسیوں اور فقہوں دونوں نے یہ صدا بلند کی کہ یسوع مسیح کی تعلم خدا کے ساتھ تعلق کو قائم کرنے کی تھی۔ پھر بھی اُنہوں نے اِس تعلیم کو نہ مانا اور مسیح کو قبول نہ کیا۔تاہم اُن میں سے کچھ سمجھ گئے کہ یسوع اُنہیں بتانے کی کوشش میں تھا کہ کیسے خدا کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے۔پھر بھی وہ یسوع کے جُرات مندانہ اعلان پر بڑبڑا اُٹھے کہ اُس نے کہا کہ جو مکاشفاتی کلام (ریمہ) اُسے دیا گیا وہ باپ کی طرف سے تھا۔خدا کی راہ وہی راہ تھی جو بیابان میں موسیٰ کو دی گئی اور جسکی تیاری کے لئے یوحنا لوگوں کو پہلے توبہ کے لئے قائل کر رہا تھا۔یہ ہی راہ ہے جو ایلیاہ کے آخری زمانوں میں نبیوں کو دکھائی دی۔کہ خداوند کے مکاشفہ کے وسیلہ راہ پر چلیں۔

چوروں اور ڈاکوؤں کی راہ

''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی دروازہ سے بھیڑ خانہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اور کسی طرف سے چڑھ جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے لیکن جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہَے ۔اُسکے لئے دربان دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اُسکی آواز سنتی ہین اور وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بُلا کر باہر لے جاتا ہَے جب وہ اپنی سب بھیڑون کو باہر نکال چُکتا ہے تو اُنکے آگے آگے چلتا ہے اور بھیڑیں اُسکے پیچھے پیچھے ہو لیتی ہیں کیونکہ وہ اُسکی آواز پہچانتیں ہیں۔مگر وہ غیر شخص کے پیچھے نہ جائیں گی بلکہ اُس سے بھاگینگی کیونکہ غیروں کی آواز نہیں پہچانتیں۔یسوع نے اُن سے یہ تمثیل کہی لیکن وہ نہ سمجھے کہ یہ کیا باتیں ہیں جو ہم سے کہتا ہَے۔''(یوحنا10:6-1)

یہ مکالمہ شاگردوں کے ہاتھوں میں پہنچ گیا۔یسوع اپنے لوگوں کے ساتھ گفتگو کے دوطرفہ تعلق کو قائم کرنیکی بات کر رہا تھا۔ اُسکی راہ اُسکے لوگوں کے ساتھ تعلقاتی گفتگو کے وسیلہ ہَے ۔وہ شخصی طور پر اُسکی آواز سے واقف ہیں۔وہ اُنہیں نام بنام بُلاتا ہَے ۔وہ آپکو بھی اپنی سکونت گاہ میں دسترخوان پر کھانے کے لئے نام لے کر بُلا ئیگا۔

مگر چور اور ڈاکو بھی موجود ہیں۔ یہ مذہبی رہنما ہو سکتے ہیں جو کتابِ مقدس میں سے آیات تو بولتے ہیں مگر خداوند کے دسترخوان سے کھاتے نہیں ہیں۔ وہ کتابِ مقدس کی اُس طرح پیروی کرینگے جیسے فریسیوں نے کی مگر خداوند کی آواز سننے کے وسیلہ اُسکی راہ کی نہ تو پیروی کرینگے نہ ہی اُسے جانچیں گے۔ ایک نمایاں فرق موجود ہے۔ ایک روح کے موافق چلنا ہے اور دوسرا آنکھوں دیکھنا۔ ایک شخص نے یسوع کی مقدس میں داخل ہونا سیکھنے کے وسیلہ اُسکے ساتھ شخصی دوستی کو قائم کرلیا ہے جبکہ دوسرے نے ایسا نہیں کیا۔ ایک تو زندگی کے منبع سے منسلک ہے جبکہ دوسرا دُور ہی سے عمل تشریح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

---

39 یوحنا 8:17 ''کیونکہ جو کلام تو نے مجھے پہنچایا وہ میں نے اُنکو پہنچا دیا اور اُنہوں نے اُسکو قبول کیا اور سچ مان لیا کہ میں تیری طرف سے نکلا ہوں اور وہ ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا۔''

40 یوحنا 39:5

فقط روح لقدس ہی کسی شخص کی مقدس میں داخل ہونے میں مدد کرسکتا ہے۔ مگر چوروں اور ڈاکوؤں کا کردار چرواہے کے ساتھ گہرے تعلق کو رَد کرتا ہے۔ آج ہمارے پاس اِسکی بے شمار مثالین موجود ہیں جن میں روح القدس اور اُس کی نعمتوں کی فراہمی کو مسترد کرنا شامل ہیں۔ دراصل چور اور ڈاکا کو یسوع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگرچہ وہ اُس (یسوع) کو پکاریں سکتے ہیں مگر اُنہیں جواب نہیں ملے گا۔

خداوند کی آواز نہ سُننے کی اس حالت کو بدلنا چاہیئے جسکی وجہ سے گلہ کو چرانے والے خادم (مزدور) اُنہیں لُوٹیں گے اور نفسانی خواہشوں سے بھریں گے۔ نفسانی خواہشات سے بھری کلیسیائیں اُس قیادت کا نتیجہ ہیں جس میں مسلسل خداوند کی راہ کو جاننے کے لئے اُسکے دسترخوان سے کھایا نہیں جاتا۔ توبہ اِس حالت کو فوراً بدل سکتی ہے۔ یہی پیغام مکاشفہ کی کتاب کے دوسرے اور تیسرے ابواب میں سات کلیسیاؤں کو دیا گیا ہے۔

وہ خادم جنہوں نے خداوند کی آواز کو سُننا نہیں سیکھا وہ چور اور ڈاکو ہیں۔ توبہ کے وسیلہ یہ حالت فوراً تبدیل ہوسکتی ہے۔ گلے کا چرواہا بننے کے لئے پہلی لازمی شرط سردار چرواہے کی آواز کو سُننے کے قابل ہونا ہے۔ پہلے ہمیں بھیڑ بننا چاہیئے' اُسکی چراگاہ میں چرنا سیکھنا اور بھیڑ خانہ میں اُسکے پاس محفوظ ہونے کے لئے جانا ہے۔

میں اِس صورتحال کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں ایک ایسا پاسبان تھا جس نے کئی یک طرفہ دعائیں کیں۔ حتیٰ کہ میں نے یسوع مسیح کی خوشخبری کے لئے ایک پاسبان کو بھی مخصوص کیا تھا مگر میں اپنے لئے خداوند کی آواز سے ناواقف تھا۔ اپنے رحم کی بدولت وہ مجھے ایک ایسے مقام پر لے گیا جہاں میں نے محسوس کیا کہ کتنے لوگوں کو میں نے خداوند کے دسترخوان سے کھانے

میں نہ مدد کر کے اُنکے ساتھ زیادتی کی ہے؟ میری کتنی زیادہ پاسبانی کوششیں بھیڑیوں کے حملوں کو پرکھنے میں ناکام ہوئیں اور کتنے زبردست ایماندار نتیجتاً پراگندہ ہوئے؟ میں نے اسکے متعلق سنجیدگی سے سوچا اور خداوند کے تخت کے سامنے توبہ کی۔

ایک بھیڑ جس نے چرواہے کی آواز کبھی نہیں سُنی وہ چراگاہ میں سے اُسکی آواز سُن کر باہر نہیں آئیگی جہاں رات کے پہر میں بھیڑیئے پھرتے ہیں۔ کسی بھی کلیسیاء کو ایسا رِسک (Risk) نہیں لینا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص نہیں جانتا کہ خداوند کی راہ کے مکاشفاتی مَن کو کیسے حاصل کیا جائے تو وہ اپنی راہ کی تلاش کریگا جو بغیر مکاشفہ کے مذہبی راہ ہے۔

خداوند نے اپنے شاگردوں کو یقین دلانے کے لئے واضح طور پر اُس پیغام کو دوبارہ بیان کیا۔

''پس یسوع نے اُن سے پھر کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔ جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں مگر بھیڑوں نے اُنکی نہ سُنی۔ دروازہ میں ہوں اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائیگا اور اندر باہر آیا جایا کریگا اور چارا پائیگا۔ چور نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ میں اسلیئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ مزدور جو نہ چرواہا ہے نہ بھیڑوں کا مالک۔ بھیڑیئے کو آتے دیکھ کر بھیڑوں کو چھوڑ کو بھاگ جاتا ہے اور بھیڑیا اُنکو پکڑتا اور پراگندہ کرتا ہے۔ وہ اسلیئے بھاگ جاتا ہے کیونکہ وہ مزدور ہے اور اُسکو بھیڑوں کی فکر نہیں۔ اچھا چرواہا میں ہوں۔ جسطرح باپ مجھے جانتا ہے اور میں باپ کو جانتا ہوں۔ اُسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں اور میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس بھیڑ خانہ کی نہیں۔ مجھے اُنکو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سُنینگی پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔ باپ مجھ سے اِسلیئے محبت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اُسے پھر لے لوُں۔'' (یوحنا10:7-17)

اگر ہم بطور پاسبان اور خدمتگذار خداوند کے لوگوں کو اُسکی آواز سُننے کے متعلق نہیں بتاتے تو ہم اپنی ذمہ داریوں کو نظرانداز کرتے ہیں۔ ہمارا مطلب گلہّ کی فکر کرنا نہیں کیونکہ فقط یسوع ہی روح القدس کے وسیلہ گلہ کی باقاعدہ فکر کرتا ہے۔ اسلیئے کہ وہ فقط اُسی کے لوگ ہیں۔ بغیر اُسکے رَیمہ مکاشفہ کے خادم اور اُنکی خدمت بے معنی ہے۔ تلخت حقائق' مگر اب اُنکے لئے بہتر ہے سُنیں' توبہ کریں اور خدا کے منہ سے نکلنے والی ہر بات (مکاشفاتی کلام) کے وسیلہ زندگی گزاریں اور باقاعدگی سے اُسکے لوگوں کی فکر کریں۔ ورنہ عدالت سخت اور ہولناک ہوگی۔

یاد رکھیں: ہم سب مسیح کے بدن کے مخصوص اعضاء ہیں۔ ہم سب میں خوبیاں اور صلاحیتیں اُسی کی عطا کردہ ہیں یا وہ عطا کرنے کو ہے۔ روحانی خوبیاں اور لیاقتیں جو اُس نے ہمیں بخشیں ہیں کہ مسیح کے بدن میں اُنکو استعمال کرنے کے قابل ہوں۔ فقط مسیحی ایماندار اپنا کردار ادا کرسکتا ہے اور فقط اُس راہ کے وسیلہ تلاش کرنیکے کہ وہ کردار کیا ہے اور ایسا بلاناغہ خداوند سے

مکاشفہ پانے سے اُس راہ پر چلنے کے وسیلہ ہوگا۔ بنی اسرائیل نے بیابان میں خداوند کے نصاب کو اتفاقی طور پر ٹھیک سے جان لیا۔ یسوع نے سب سے اعلیٰ نام اور مقام پایا۔ خدا کرے کہ ہم اُسکی پیروی کرنے کے لئے سیکھیں اور روح کے موافق چلیں جو ہمیں خداوند کی راہ میں راہنمائی کرنے کے لئے دیا گیا۔

باب نمبر 12 روح القدس کی طرف سے دس اسباق

اِس کتاب کی تیاری کی ایک شام خداوند نے میرے اندر روح القدس کی شخصیت کو جاننے کے لئے شدت پیدا کی۔ ایک ایماندار بھائی فون کال کے دوران میرے لئے نبوت کی کہ روح القدس مجھے بہت سی نایاب باتیں سکھانا چاہتا تھا اور مجھے زیادہ سے زیادہ وقت اپنی مخصوص مقدس جگہ پر گزارنا تھا تاکہ اُس سے سیکھ سکوں۔ ایک بات واضح تھی کہ مجھے بہت زیادہ وقت وہاں گزارنے کی ضرورت تھی اور بعد میں نے ایسا کیا۔

فون کال کے بعد میں نے فوراً روح القدس سے پوچھا کہ مجھے کہاں اُس مقدس جگہ کو تلاش کرنا ہے اور اُس نے فرمایا کہ میرے پلنگ کے پاس ہی فرش پر جہاں میں بالکل اُس وقت موجود تھا۔

میں گھٹنوں کے بل ہُوا، میرا چہرہ فرش کی طرف جُھک گیا۔ میں نے خدا کی تعریف کرنا شروع کی اور کچھ لمحے بعد روح القدس نے میری روح میں بولنا شروع کر دیا۔ اُس نے میری اُن باتوں کا دوبارہ ثبوت دیا جو میرے کانوں کو سننے کے لئے تیز اور نوکیلی ہونگی مگر روح میں اُن کو حاصل کرنے سے خوشی و شادمانی ہوگی۔ اُس نے مجھے بتایا کہ اپنے دل میں نافرمانی کرنے سے باز آؤں اور خدا پر پورے دل سے بھروسہ کروں۔ بے اعتمادی میرے ذہن میں آئی کہ کیسے میں خداوند کی قوت و قدرت کو اپنے سے دُور رکھوں کیونکہ میرے ماضی کی انتہا پسندی اور تعلیمات مجھے قوت اور روح القدس کی نعمتیں پانے سے روکتی رہی خاص طور پر اِس آخر زمانہ میں بھی ایسا ہوتا رہا۔

اگلی صُبح اپنے دفتر میں بھی میں ہر صُبح کے آغاز کی طرح گھٹنوں کے بل ہو کر پرستش کرنے لگا۔ جیسے ہی میں نیچے جُھکا روح القدس نے مجھے فرمایا کہ دفتر کو تیل سے مسح کروں اور میں نے ویسا ہی کیا اور پھر گھٹنوں کے بل ہو گیا۔ اُس نے میری روح میں فرمایا کہ وہ بادشاہ کا خادم ہے اور یہ کہ وہ یہاں بادشاہ (یسوع) کی مرضی پوری کرنے کے لئے موجود ہے۔ اُس نے مجھے بتایا کہ اُسے بادشاہ نے بھیجا کیونکہ میں نے سرِ عام اعتراف کیا تھا کہ میں نے اپنی مرضی بادشاہ یسوع کے سپرد کر دی ہے۔ اسلیئے روح القدس وہاں موجود تھا کہ اُن باتوں کو سیکھے اور حاصل کرنے میں میری مدد کرے جو بادشاہ نے میرے لئے تیار

کیں تھیں۔ اُس صُبح اُس نے یہ باتیں میرے ساتھ کیں۔ اُس نے مجھے دس اسباق دیئے۔

سبق نمبر 1: ''مجھے تم میں کام کرنا ہے یہ اُسوقت ہوگا جب تمھاری مرضی میری ہوجائیگی۔ میں روح میں کام کرتا ہوں اور تم بھی روح میں ایسا کیا کرو۔ تمھاری مرضی میری ہوجائے۔ پھر بادشاہ کے تمام وعدے تمھارے لئے پورے ہوجائینگے۔''

'' پال '' ہمیں زیادہ سے زیادہ وقت اکٹھے گزارنا ہوگا۔ روح میں تم جس قدر کمال حاصل کروگے اُتنا ہی تم بادشاہ کے لئے وقف ہوگے۔''

پھر روح القدس نے فرمایا کہ میں اِن باتوں کو لکھ لوں جو بڑی خوبصورتی کے ساتھ میری روح میں کی گئیں اور میں نے اُنہیں ایک صفحے پر لکھا۔

سبق نمبر 2: ''میں پاک ہوں اور میں روح ہوں۔ میں کچھ اور نہیں ہوسکتا۔ میں زندگی دیتا ہوں اور اُن سب کو قوت اور طاقت دیتا ہوں جو مجھ سے مانگتے ہیں۔ جو اپنی مرضی بادشاہ کو دینا چاہتے ہیں۔ میں ایک خادم ہوں وہ جو خدمت کرنا چاہتے ہیں میرے وسیلہ ایسا کرینگے۔ میرے ساتھ غیر سنجیدہ نہ ہو یا میرے کام کو معمولی نہ لو۔ میں سنجیدہ ہوں اور مجھے بادشاہ کی مرضی پوری کرنا ہَے۔

اِس مقام پر میں نے روح القدس سے معافی مانگی تھی جس پر اُس نے ردِعمل کا اظہار کیا کہ میری توبہ بادشاہ کے لئے خادم کی سی تھی۔ ''خادم کا دل ہمیشہ اور صرف بادشاہ کی پورے ارادے کے ساتھ خدمت کرنا ہے'' کبھی بادشاہ کی مرضی کے خلاف نہ چلنا۔

سبق نمبر 3: ''حقیقی خادم جنگجو ہیں۔ وہ مشکلات کو برداشت کرنا جانتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے مشن پر توجہ دیتے ہیں۔ جب آپ کو کچھ ناممکن لگے تو حیران نہ ہوں۔ یادرکھو میں بھی تمھاری طرح خادم ہوں اور بادشاہ نے مجھے تمھارے لئے بھیجا ہے۔ جو کچھ (خداوند کی طرف سے مکاشفہ) جسمانی طور پر ناممکن لگتا ہے وہ صرف ممکن ہی نہیں ہوتا بلکہ یہ اُسکی مرضی بھی ہوتی ہے۔ جو کائنات کا حاکم ہَے۔ اسلیئے جب آپ اسکے متعلق جان لیں تو اُسکی مرضی پر شک نہ کرو۔ میرا کام بادشاہ کے خادموں کی مدد کرنا ہَے پس ایسے جنگجو بن جاؤ جو جنگ کو ترک نہ کرے۔''

سبق نمبر 4: ''اگر کوئی جنگجو اپنے مالک پر بھروسہ نہیں کرتا تو لڑ نہیں سکتا۔ مجھ پر پورا بھروسہ کرو کیونکہ میں بھروسے پر کام کرتا ہوں۔ یادرکھو جہاں تم مجھ سے جُدا ہوجاؤ گے وہاں میں کام نہیں کرسکتا۔ لٰہذا مجھ پر بے اعتمادی کر کے مجھے رنجیدہ نہ کرنا۔ تمھارے ساتھ کچھ بھی ایسا نہیں ہوسکتا جس سے میں پہلے سے واقف نہ ہوں یا جس کی اجازت نہ دُوں۔''

سبق نمبر 5: ہر سبق کے درمیان میں نے محسوس کیا کہ مجھے روح میں تازہ ہونیکی ضرورت تھی تاکہ اُن مکاشفات کو پالیتا۔ یہ

اسباق لکھنے کے بعد میں دوبارہ پھر گھٹنوں کے بل ہو گیا۔

''آسمان پر اپنی مرضی کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ تمام آنکھیں، تمام دل، تمام مرضی بادشاہ کے اختیار میں ہیں۔ یہ بڑی شادمانی کی بات ہے کہ بادشاہ کی تمام پرستش اور خدمت خوشی کے ساتھ کی جائے۔ اپنی مرضی کی کوئی جگہ وہاں نہیں ہے۔''

سبق نمبر 6: ''اپنے بھیجنے والے کی مرضی کو پورا کرنا میرا کھانا ہے۔ اِس کھانے کو کھانے سے تم اپنی غذائیت حاصل کرو گے۔ اُسکے حضور سے کھانا مثلاً پرکھنا اور بادشاہ کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے تم اُسکے دسترخوان سے کھاؤ گے۔ یہ بات تمھیں روح میں بڑھنے کا شرف دے گی۔''

اِس اثناء میں، میری بیوی میرے لئے ناشتہ لے کر دفتر میں آئی۔ روح میں، میں نے کہا ''ریٹا خدا تمھیں برکت دے'' روح نے فرمایا کہ وہ بھی بادشاہ کی خادمہ تھی۔ ''وہ تمھیں اِسی لئے دی گئی کہ تم بادشاہ کی بہتر طور پر خدمت کر سکو۔ بادشاہ نے اُسکا چناؤ تمھارے لئے کیا تھا اور میں اِسکی زندگی میں ایک عظیم کام کرنے کو ہوں جو تم سے مختلف ہوگا پھر بھی دو ایک دوسرے کے بغیر کچھ بھی نہیں۔''

سبق نمبر 7: ''جب تم روح میں آرام پاؤ تو تمھیں کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تمھاری خدمت کرنا ہے۔ جنگجوؤں کو آرام کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ فقط میں دے سکتا ہوں۔ مجھ میں آرام پاؤ تا کہ میں تمھاری خدمت کر سکوں۔ جنگ میں فتح پانے کے لئے تمھیں مجھ سے زور حاصل کرنا چاہیئے۔''

''تم نے میرے پاک مقام میں جانا سیکھ لیا ہے مگر تمھیں وہاں زیادہ سے زیادہ آرام کرنا ہے تا کہ میں تمھیں گہری باتیں بتا سکوں۔ مجھ میں اطمینان پاؤ۔ عبرانیوں 3:4-16 باب میں اِسکے متعلق رقم ہے۔ کم ہی لوگ خدا میں آرام پاتے ہیں۔ اگر وہ مجھے اجازت دیں تو میں اُنکی رہنمائی کرونگا۔''

سبق نمبر 8: ''اپنی گھڑی پر دیکھو کہ آج تم نے ابھی تک میرے ساتھ کتنا وقت گزارا ہے؟'' میں نے گھڑی دیکھی اور گفتگو میں پچاس منٹ گزر چکے تھے۔

''روح میں وقت کی کوئی معیاد نہیں ہوتی۔ خداوند کے ساتھ دسترخوان پر پاک مقام میں آتے ہوئے وقت کا لحاظ نہیں ہوتا مگر تم دنیاوی معالات میں وقت کو مدِنظر رکھتے ہو۔ لہٰذا روح میں پرستش کے وقت گھڑی ساتھ نہ رکھا کرو۔ تم ضرورت پڑنے پر آرام نہیں پاؤ گے، تم ضرورت پڑنے پر تعلیم نہیں پاؤ گے اور تم جنگ میں زخمی ہونے کے لئے جاؤ گے۔ تم یہ سب برداشت نہیں کر سکتے۔''

''بہت سارے جنگجوؤں نے کبھی روح القدس میں اطمینان پانا نہیں سیکھا ہوتا۔ خداوند کے سپرد کی گئی مرضی روح

میں بہت کچھ سکھا سکتی ہے مگر جو مرضی اُسکی سپردگی میں نہیں ہوتی اُسکا تعلق دنیاوی معاملات سے ہوتا ہے۔ بغیر میری تعلیم پائے وہ تیزی سے جنگ کی طرف بڑھتے ہیں اور جنگ کے مقتولین بن جاتے ہیں۔ بعض اوقات وہ کبھی بازیاب نہیں ہو پاتے۔ اپنی گھڑی میری حضوری میں مت لایا کرو۔''

''میں تمھیں سکھاؤنگا کہ کیسے میری حضوری میں داخل ہونا ہے۔ میں تمام لوگوں کو بادشاہ کے پاس لاتا ہوں۔ یہی میرا کام ہے مگر یہ فقط نجات کے لئے ہی نہیں ہے۔ میرا کام تمام انسانوں کو بادشاہ کے دسترخوان پر لانا ہے تاکہ وہ رفاقت کریں۔ یہ کام کھوئے ہوؤں کو نجات دلانے سے کہیں بڑھکر مطالبہ کرتا ہے۔''

''چند لوگ ہیں جو مجھ میں آرام پاتے ہیں کیونکہ چند ہی اپنی روح میں میری آواز سننے کے لئے مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مجھ سے کہو کہ میں تمھیں دکھاؤں اور میں ایسا کرونگا۔ میں تمھیں دکھاؤنگا کہ کیسے بادشاہ کی قربت کو پانا ہے۔ مجھے اسکے حضور سے یہ پہلا حکم ہے۔''

سبق نمبر 9: ''میں نے تمھیں خادم کہا ہے اور یہی تمھاری بلاہٹ ہے۔ مگر تمھیں یاد رکھنا چاہیئے کہ تم قادرِ مطلق خدا کے بیٹے ہو۔ تم اُسکے بیٹے (یسوع)' بادشاہ کے بھائی ہو اور بادشاہ نے تمھیں اپنا دوست کہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُس نے تمھیں مجھے دیا ہے کہ خدمت میں تمھاری مدد کروں مگر مت بھولو کہ اُسے تمھارے جیسے دوستوں کی ضرورت ہے۔ اُسکی دعوت پر' اُس نے تمھیں اپنے دوست ہونے کے لئے مدعو کیا ہے۔ اِسے تم کچھ وقت تک جانو گے مگر جونہی تم خدمت کے لئے تیار ہو جاؤ اس دوستی کو نہ بھول جانا۔''

سبق نمبر 10: پال' میں چاہتا ہوں کہ تم ہماری اس ملاقات کو اپنی کتاب کا آخری باب بناؤ۔ کسی بھی وقت تم میرے حضور پاک مقام میں جُھک سکتے ہو اور میں تمھیں بہت کچھ سِکھاؤنگا اور روح میں بہت ساری چیزیں دکھاؤنگا مگر تمھارے لئے ہر وقت دروازہ کُھلا ہے۔ میں اِسی طرح بادشاہ کے خادموں کی مدد کرتا ہوں۔''

یاد رکھیں:

1۔ روح میں خداوند کے لئے کچھ کرنے کیلئے آپکو اپنی مرضی روح کے تابع کرنی چاہیئے۔

2۔ روح القدس کو سنجیدگی سے لیں۔ ہمارے بادشاہ' خداوند کی مرضی کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔ اگر ہم روح القدس سے مدد مانگیں تو وہ ہمیں خداوند کی مرضی کو پورا کرنے میں قوت اور زور دیگا۔

3۔ ایسے جنگجو بنیں جو بھاگ جانے کی بجائے برداشت کریں۔ خدواند کی مرضی کو ایک دفعہ پرکھنے کے بعد اُس پر شک نہ کریں۔

4۔روح القدس پر پورا بھروسہ کریں۔

5۔آسمان پر آپکی اپنی مرضی کی کوئی گنجائش نہ ہوگی۔

6۔کھائیں (مثلاً پڑھنا اور کرنا) جو کچھ خداوند کھانے کو دے۔اُسکے دسترخوان سے کھانا سیکھیں۔

7۔اُسکے آرام میں داخل ہوں۔یہ بات آپکو جنگ کے لئے تازہ کرتی ہے۔

8۔روح میں کلام پانے کے لئے اپنی گھڑی پاس نہ رکھیں۔کھانے کے لئے روح القدس اور خداوند کی ہدایت کو پالینا چاہیئے

۔

9۔یسوع آپکا خداوند ہے اُسکی خدمت کریں۔وہ آپکا دوست بھی ہے اُسکے اچھے دوست بن جائیں۔

10۔روح القدس کے ساتھ پاک مقام میں جائیں۔اُسے موقع دیں کہ وہ آپکی راہنمائی کرے۔آپکو دن کے چوبیس گھنٹے اُسکے حضور آنے کا حق حاصل ہے۔